عقائد اہل سنت کا پاسبان
ماہی مجلہ
کلمۂ حق
لاہور
شمارہ نمبر 3 / 2010

مشکل کی اس گھڑی میں سیلاب سے متاثرہ
اپنے ہم وطنوں کا ضرور خیال رکھیں

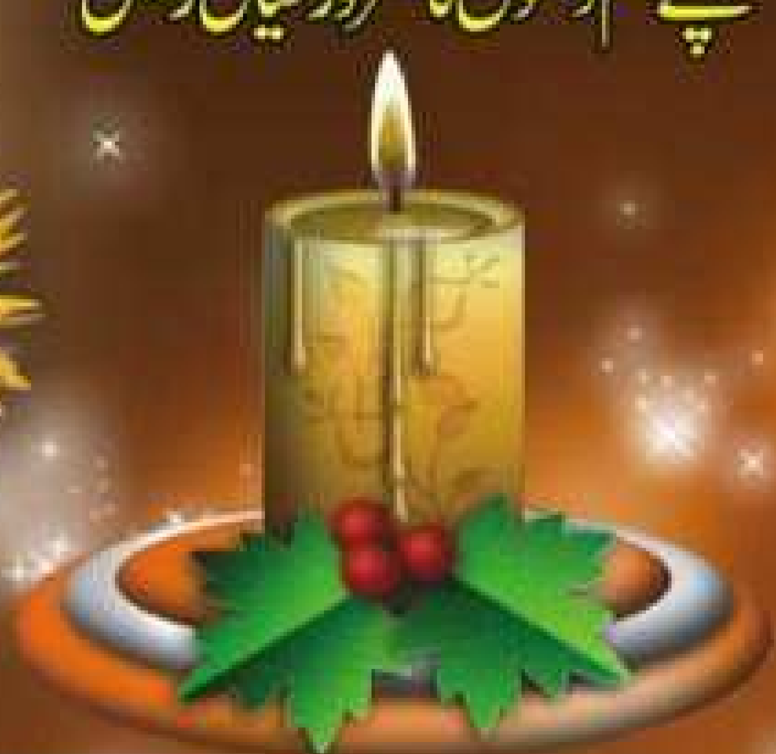

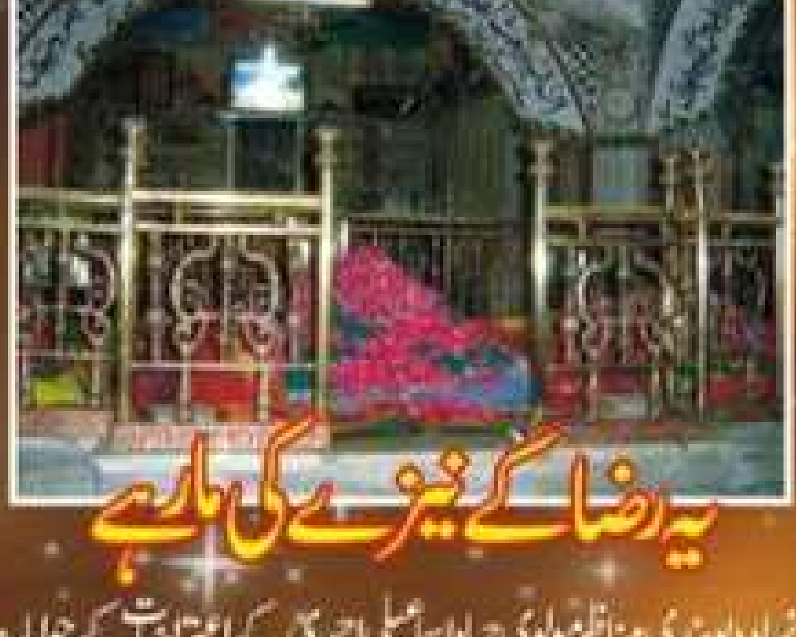

یہ رضا کے نیزے کی مار ہے
(نام نہاد دیوبندی مناظر مولوی حماد اسماعیل احمدی کے اعتراضات کے جوابات)

شیخ عبدالحق محدث دہلوی اور مسلک اعلیٰ حضرت

- گستاخ رسول کی اصل میں خطا ہے
- وہابیوں کے تضادات (قسط دوئم)
- مسئلہ طلاق ثلاثہ پر وہابی فتویٰ کا رد
- اہلسنت پر چند اعتراضات کے جوابات
- سیدنا علی ؓ کے بعد رسول اللہ ﷺ کو اپنا بھائی کہنے والا کذاب ہے
- دیوبندی خود بدلتے نہیں کتابوں کو بدل دیتے ہیں
- دیوبندیوں اور وہابیوں کے عقیدہ ختم نبوت کے ڈھول کا پول
- نام نہاد وہابی طاہر ضیا کے 7 جھوٹ اور ان کی حقیقت

ملنے کے پتے

مکتبہ اعلیٰ حضرت
نزد ستا ہوٹل، داتا دربار مارکیٹ لاہور

کرمانوالہ بک شاپ
گنج بخش روڈ، داتا دربار مارکیٹ لاہور

ظہیر جاوید قریشی
(جامعہ مہریہ ضیاء العلوم) حسن ٹاؤن کاکول روڈ ایبٹ آباد

قادری رضوی کتب خانہ
گنج بخش روڈ لاہور فون: 042-37213575

چوہدری اعجاز احمد (مکتبہ فیضانِ سنت)
آمنہ مسجد ڈھوک علی اکبر (مری روڈ) راولپنڈی فون: 0345-5124811

محمد عدنان عطاری (شافی میڈیکل سٹور)
روہتاس روڈ چونگی نمبر 5 جہلم فون: 0321-5421003

امتیاز قادری (دفتر شباب اسلامی پاکستان)
ہجیرہ شہر۔ راولاکوٹ آزاد کشمیر فون: 0321-5195269

امیر علی رضا قادری (مکتبہ فیضانِ رضا)
ڈاکٹر اختر پلازہ دوکان نمبر 2 ڈھڈیال آزاد کشمیر فون: 0343-5453485

کتاب و سنت

عقائد اہل سنت کا پاسبان

سہ ماہی مجلّہ

کلمۂ حق لاہور

جلد نمبر ۱

شمارہ نمبر ۳

بفیضان نظر

اعلیٰ حضرت امام اہل سنت مجدد دین وملت

مولانا الشاہ امام احمد رضا خان فاضل بریلوی

ایڈیٹر

میثم عباس رضوی

0313-4905969

نائب ایڈیٹر

مولانا محمد یوسف رضوی

مجلس تحقیق

مناظرِ اسلام فاتح وہابیت علامہ محمد حنیف قریشی (راولپنڈی)

مناظرِ اسلام محقق اہل سنت پروفیسر محمد انوار حنفی (کوٹ رادھا کشن)

مناظرِ اسلام پاسبانِ مسلک اہل سنت علامہ غلام مرتضیٰ ساقی مجددی (گوجرانوالہ)

ترجمان مسلک اہل سنت علامہ ابو حذیفہ کاشف اقبال مدنی (شاہ کوٹ)

استاذ العلماء مجاہد اہل سنت علامہ مفتی محمد ظہور احمد جلالی (مانگا منڈی)

ڈاکٹر عمر فاروق (ڈیرہ غازی خان) سید تبسم بادشاہ بخاری (اٹک)

پروفیسر محمد عرفان بٹ (لاہور)

قیمت فی شمارہ 25/- روپے

پاسبانِ اہل سنت وجماعت (لاہور)

عقائد اہل سنت کا پاسبان
سہ ماہی مجلہ کلمۂ حق لاہور

فیضانِ نظر: امام اہلسنت مجدد دین وملت
احمد رضا خان رضی اللہ عنہ فاضل بریلوی

ایڈیٹر: میثم عباس رضوی
نائب ایڈیٹر: مولانا محمد یوسف

حُسنِ ترتیب

مضمون — صفحہ نمبر

اداریہ 03
حمد و نعت .... مفتیٔ اعظم ہند مولانا مصطفیٰ رضا خان و شہید جنگ آزادی مولانا سید کفایت علی کافی مرادآبادی رحمہم اللہ تعالیٰ 04
درسِ قرآن (گستاخ رسول کی "اصل" میں خطا ہے) .... فاضل جلیل علامہ مولانا فیصل رحمانی 05
درسِ حدیث (سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے بعد رسول اللہ ﷺ کو اپنا بھائی کہنے والا کذاب ہے) .... استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا مفتی ظہور احمد جلالی 07
حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی اور مسلک اعلیٰ حضرت (قسط دوم) .... مناظر اسلام فاتح وہابیت علامہ محمد حنیف قریشی 09
مسئلہ طلاق ثلاثہ پر وہابی فتویٰ کا رد .... مناظر اسلام پاسبان مسلک اہلسنت علامہ غلام مرتضیٰ ساقی مجددی 16
مسئلہ رفع الیدین پر فتح مناظرہ کی روداد .... قاری محمد امتیاز ساقی مجددی 20
یہ رضا کے نیزے کی مار ہے (نام نہاد دیوبندی مناظر مولوی حماد اسماعیل احمدی کے اعتراضات کے جوابات) .... میثم عباس رضوی 24
اہلسنت پر چند اعتراضات کے جوابات .... میثم عباس رضوی 53
دیوبندی خود بدلتے نہیں کتابوں کو بدل دیتے ہیں .... میثم عباس رضوی 62
وہابیوں کے تضادات (قسط دوم) .... میثم عباس رضوی 65
دیوبندیوں اور وہابیوں کے عقیدہ ختم نبوت کے ڈھول کا پول .... ڈاکٹر عمر فاروق 70
نام نہاد دیوبندی مناظر کی شکست .... محمد وسیم حسین چشتی 74
نام نہاد وہابی مولوی طاہر ضیا کے 7 جھوٹ اور ان کی حقیقت .... مولانا محمد ارشد قادری 78

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اداریہ

خدائے ذوالجلال کا شکر ہے کہ جس نے اپنے دین متین کا دفاع کرنے کی توفیق عطا کی اور ہمارے کام کو مقبولیت بھی دی کہ کلمہ حق کا دوسرا شمارہ علماء وعوام اہلسنت نے بہت پسند کیا، جس کی وجہ سے کلمہ حق شمارہ نمبر 2 کو دوبارہ شائع کرنا پڑا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اسی طرح احقاق حق اور ابطال باطل کی توفیق دیئے رکھے (آمین)۔ آج کل کفار کی جانب سے ایک طوفان بدتمیزی برپا ہے کہ وہ اسلام پر نت نئے طریقوں سے حملہ آور ہو رہے ہیں۔ کبھی شافع محشر حضور نبی کریم ﷺ کے خاکے بنائے جا رہے ہیں اور کہیں مساجد کے میناروں پر پابندی لگانے کی بات ہو رہی ہے۔ اس لئے آپ سے گزارش ہے کہ ان بیرونی ممالک کے کفار کے خلاف پرزور احتجاج کریں۔ نیز اپنے ملک عزیز میں پائے جانے والے گستاخ فرقے مثلاً وہابی، مرزائی، دیوبندی، شیعہ وغیرہ کی اسلام دشمن سرگرمیوں پر بھی نظر رکھیں کہ یہ فرقے اپنی پیدائش کے وقت سے اس کوشش میں ہیں کہ اللہ کے نور کو بجھا دیں۔

دوسری بات یہ کہ جیسا کہ آپ کے علم میں ہے کہ ملک عزیز پاکستان کا ایک بڑا حصہ سیلاب کی تباہ کاریوں کا شکار ہے جس کی وجہ سے تقریباً ڈیڑھ کروڑ کے قریب عوام متاثر ہوئے۔ آپ سے استدعا ہے کہ رمضان المبارک کے اس مہینے میں (جبکہ نیکیوں کا ثواب 70 گنا بڑھ جاتا ہے) سیلاب سے متاثرہ اپنے بھائیوں کی ضرور امداد کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کا اجرِ عظیم عطا فرمائے گا (انشاء اللہ تعالیٰ)۔ جگہ کی کمی کی وجہ سے فی الحال اتنا ہی عرض کرنا تھا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں قیامت کے روز اپنے حبیب ﷺ کی شفاعت نصیب فرمائے اور ہم سے راضی ہو جائے کہ یہ سب کاوشیں اُس کی رضا و خوشنودی کے حصول کیلئے ہی ہیں۔

میثم عباس رضوی

مدیر کلمہ حق۔ لاہور

حمد باری تعالیٰ

شہزادہ اعلیٰ حضرت حضور مفتی اعظم ہند علامہ مولانا مصطفیٰ رضا خان رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بلبل خوشنوا، طوطی خوش گلو — زمزمہ خواں ہیں گاتے ہیں نغمات ہو
قمری خوش تھا، بولی حق سرہٗ — فاختہ خوش ادا نے کہا دوست تو

اللہ ہو، اللہ ہو، اللہ ہو، اللہ ہو

صبح دم کر کے شبنم سے غسل ووضو — شاہدانِ چمن بستہ صف روبرو
ورد کرتے ہیں تسبیح سبحانہٗ — ہو ولا غیرہٗ ہو ولا غیرہٗ

اللہ ہو، اللہ ہو، اللہ ہو، اللہ ہو

نغمہ سنجانِ گلشن میں چرچا تیرا — چہچہے ذکرِ حق کے ہیں صبح و مسا
اپنی اپنی چہک اپنی اپنی صدا — سب کا مطلب ہے واحد کہ واحد تو

اللہ ہو، اللہ ہو، اللہ ہو، اللہ ہو

نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

مولانا سیّد کفایت علی کافیؔ مرادآبادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

طفیل سرورِ عالم ہوا سارا جہاں پیدا — زمین و آسماں پیدا، مکین و مکاں پیدا
نہ ہوتا گر فروغ نورِ پاک رحمتِ عالم — نہ ہوتی خلقتِ آدم نہ گلزارِ جناں پیدا
شہِ لولاک کے باعث حبیبِ پاک کے باعث — جنابِ حق تعالیٰ نے کیا کون و مکاں پیدا
ظہور ذاتِ اکرم سے فیوضِ خیر مقدم سے — نسیم بوستاں پیدا، بہار گلستاں پیدا
رسول اللہ کی خاطر کیے جن و ملک حاضر — بنایا ماہ و انجم کو، کیے بحر و کاں پیدا
جمالِ حسن میں رعنا، کمالِ خلق میں یکتا — کوئی پیدا ہوا ایسا نہ ہووے گا یہاں پیدا
اُنہیں کے واسطے آدم، اُنہیں کے واسطے حوا — اُنہیں کے واسطے کافیؔ کیے ہیں انس و جاں پیدا

گستاخِ رسول کی "اصل" میں خطا ہے

درسِ قرآن

فاضل جلیل علامہ مولانا محمد فیصل جماعتی (مدرس جامعہ حنفیہ غوثیہ بھاٹی گیٹ)

نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا یَسْطُرُوْنَ ۝۱ مَآ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ ۝۲ وَاِنَّ لَكَ لَاَجْرًا غَیْرَ مَمْنُوْنٍ ۝۳ وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِیْمٍ ۝۴ سورۃ قلم: پارہ 29

ترجمہ: ن، قلم اور اس کے لکھنے کی قسم آپ ﷺ اپنے رب کے فضل سے مجنون نہیں ہیں۔ اور یقیناً آپ ﷺ کیلئے ایسا اجر ہے جو کبھی ختم نہ ہوگا۔ اور بے شک آپ ﷺ خلق عظیم کے مالک ہیں۔

ان آیات طیبات سے لیکر " سَنَسِمُهٗ عَلَى الْخُرْطُوْمِ " تک سولہ آیات حضور نبی اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عظمت کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔

شانِ نزول: کفار مشرکینِ مکہ خصوصاً ولید بن مغیرہ حضور سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر جنون کا بہتان لگاتے تھے، یعنی دیوانہ کہا کرتے تھے۔ اس خبیث لفظ سے قلب مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو تکلیف پہنچتی تھی۔ ان کے اس جھوٹے الزام کی تردید خود خالق کائنات قسم یاد فرما کر، کر رہا ہے اور اپنے محبوب کے دشمنوں کے عیوب بیان فرما رہا ہے تاکہ محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو تسلی ہو۔ رب العالمین نے فرمایا ن کی قسم، قلم کی قسم، انکی تحریر کی قسم اے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم آپ دیوانے نہیں ہو۔ آپ ﷺ کے لئے نہ ختم ہونے والا اجر ہے۔ آپ ﷺ خلق عظیم پر فائز ہیں اور آپ ﷺ کا دشمن اس کے یہ دس عیوب ہیں:

1۔ جھوٹی قسمیں کھانے والا، 2۔ ذلیل، 3۔ طعنہ دینے والا، 4۔ چغل خور ہے، 5۔ بھلائی سے روکتا ہے، 6۔ حد سے بڑھا ہوا ہے، 7۔ سخت گنہگار ہے، 8۔ بد طینت ہے، 9۔ حرام کا بچہ ہے اور 10۔ ہم اس کی تھوتھنی (سور کا منہ) پر داغ لگائیں گے۔

جب یہ آیت طیبہ نازل ہوئی تو ولید بن مغیرہ تلوار لے کر اپنی ماں کے پاس پہنچا اور کہا کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے میرے دس عیب بیان کئے ہیں، نو کو تو میں جانتا ہوں کہ وہ مجھ

میں موجود ہیں، ایک کی کوئی خبر نہیں اسکی تجھے خبر ہے۔ بتا میں حرامی ہوں یا حلالی؟ سچ بولنا ورنہ دیکھ تلوار، میں تیری گردن ماردونگا کیونکہ محمد صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے کبھی جھوٹ بولا ہی نہیں ہے۔ تو اس کی ماں نے کہا جو کچھ تو میرے ساتھ کر رہا ہے یعنی تلوار لے کر گردن پر کھڑا ہے، بتا یہ کام حلالیوں کا ہے یا حرامیوں کا؟ کہنے لگی تو واقعی حرام زادہ ہے، تیرا باپ نامرد تھا اور تھا بہت مالدار۔ اندیشہ ہوا کہ کہیں اس کا اتنا زیادہ مال دوسرے نہ لے جائیں تو میں نے ایک چرواہے سے زنا کروایا جس سے تو پیدا ہوا ہے (تفسیر روح البیان)

ولید بن مغیرہ نے تاجدار انبیاء حبیب کبریا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں ایک جھوٹا کلمہ کہا تھا کہ (معاذ اللہ) آپ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مجنون ہو۔ اللہ تعالیٰ کی غیرت کو یہ گوارا نہیں ہوا۔ ربّ العالمین نے اس کے دس عیوب ظاہر فرمائے جو کہ واقعی اس کے اندر موجود تھے۔ اس سے عظمت مصطفیٰ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے، اور اسی سے معلوم ہوا کہ حضور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی توہین کرنا حرامزادوں کا کام ہے۔ اب ایک دوسری آیت کریمہ کو دیکھئے کہ رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں توہین کرنیوالے اور سرکار کو تکلیف دینے والے کا کیا انجام ہوا۔

اِنَّ الَّذِیۡنَ یُؤۡذُوۡنَ اللّٰہَ وَرَسُوۡلَہٗ لَعَنَہُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنۡیَا
وَالۡاٰخِرَۃِ وَاَعَدَّ لَہُمۡ عَذَابًا مُّہِیۡنًا (سورۃ احزاب آیت 148 پارہ 22)

ترجمہ: بے شک جو لوگ ایذا (تکلیف) دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو ان پر اللہ کی لعنت ہے دنیا اور آخرت میں اور اللہ نے انکے لئے ذلّت کا عذاب تیار کر رکھا ہے (کنزالایمان)

قارئین کرام! اس آیت کریمہ میں اللہ ربّ العالمین نے کوئی قید نہیں لگائی کہ حضور ﷺ کو تکلیف پہنچانے والا کس مذہب سے تعلق رکھتا ہو، کس دین سے اس کا واسطہ ہو، کس جماعت کا وہ نمائندہ ہو، اپنے آپ کو مسلمان کہنے والا ہو یا کوئی کافر ہو، جو بھی ہو میرے محبوب ﷺ کی توہین کرے گا کسی طرح سے انکو تکلیف پہنچائے گا وہ پکا لعنتی یعنی ربّ کی رحمت سے دور ہے اور اس کیلئے ذلیل کر دینے والا عذاب تیار کر کے رکھ دیا ہے جو کہ اس کا منتظر ہے۔

سیّدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے بعد رسول اللہ ﷺ کو اپنا بھائی کہنے والا کذّاب ہے

درس حدیث

استاذ العلماء علامہ مولانا مفتی ظہور احمد جلالی

ان النبی صلّی الله علیه وآله وسلم آخی بین الناس وترک علیا حتی بقی آخرهم لا یری له اخا فقال یارسول الله صلّی الله تعالیٰ علیه وآله وسلم آخیت بین الناس وترکتنی قال لم ترانی ترکتک ترکتک لنفسی انت اخی وانا اخوک فان ذکرک احد فقل انی عبدالله واخو رسوله لا یَدَّعِیها بَعْدُ اِلَّا کَذَّاب۔ ترجمہ: کہ رسول اللہ ﷺ نے مہاجرین وانصار کے درمیان مواخات (بھائی بھائی بنانا) قائم فرمائی تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کسی کا بھائی قرار نہ دیا یہ اکیلے رہ گئے کہ اپنا کوئی بھائی نہ پاتے۔ عرض کیا یارسول اللہ، آپ نے لوگوں کے درمیان مواخات قائم فرمادی ہے اور مجھے چھوڑ دیا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ نہ سمجھنا کہ میں نے تمہیں چھوڑ دیا تمہیں میں نے اپنے لئے الگ رکھا ہے تم میرے بھائی ہو اور میں تمہارا بھائی ہوں۔ اگر کوئی شخص تم سے بات کرے تو کہہ دینا کہ میں اللہ تعالیٰ کا بندہ ہوں اور اس کے رسول ﷺ کا بھائی۔ تمہارے بعد جو شخص میرا بھائی ہونے کا دعویٰ کرے گا وہ بہت ہی بڑا جھوٹا ہے۔ (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ صفحہ ۳۴۳ جلد/۱۱)۔ اس حدیث شریف سے دو باتیں واضح ہوگئیں۔

نمبر 1۔ کہ حضور اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنا بھائی قرار دیا یہ ان کی خصوصیت اور بہت بڑی فضیلت ہے۔ نمبر 2۔ خود کو رسول اللہ ﷺ کا بھائی قرار دینے کی صرف اور صرف حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اجازت ہے ان کے بعد جو شخص رسول اللہ ﷺ کا بھائی کہلوانے کی جسارت کرے گا وہ کذاب ہے۔ یہ بھی ان کی بہت بڑی فضیلت ہے۔ ان ہر دو فضیلتوں کو ماننے والا محب علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور مومن قرار پائے گا اور ان دونوں کا یا ان میں سے کسی ایک کا انکار کرنے والا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مبغض (بغض رکھنے والا) اور منافق ٹھہرے گا۔ جسے ائمہ محدثین خارجی کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ یہ عجیب منظر ہے کہ ابن تیمیہ اور اسماعیل دہلوی نے سیدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی

دونوں فضیلتوں کا انکار کرتے ہوئے اپنے خارجی اور منافق ہونے کا ثبوت دیا ہے۔ ابن تیمیہ کے متعلق خاتم الحفاظ حضرت علامہ امام ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: **وانکر ابن تیمیة فی کتاب الرد علی ابن المطہر الرافضی المواخاۃ بین المهاجرین و خصوصاً مواخاۃ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم لعلی۔** (فتح الباری ص ۳۴۵ ر ۷) ترجمہ: ''کہ ابن تیمیہ نے ابن مطہر رافضی کے رد میں لکھی ہوئی کتاب میں مہاجرین کی مواخات کا انکار کیا ہے بالخصوص حضور اکرم ﷺ کی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مواخات کا''۔ مولوی اسماعیل دہلوی نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خصوصیت کو مٹاتے ہوئے خود کو رسول اللہ ﷺ کا بھائی بنا کر پیش کر دیا اور حدیث شریف کے مطابق منافق اور کذاب قرار پایا چنانچہ مولوی اسماعیل دہلوی لکھتا ہے کہ ''یعنی انسان سب آپس میں بھائی ہیں جو بڑا بزرگ ہو وہ بڑا بھائی سو اس کی بڑے بھائی سی تعظیم کیجئے اور مالک سب کا اللہ ہے بندگی اسی کو چاہیے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اولیاء و انبیاء و امام زادہ پیر و شہید یعنی جتنے اللہ کے مقرب بندے ہیں وہ سب انسان ہی ہیں اور بندے عاجز اور ہمارے بھائی مگر ان کو اللہ نے بڑائی دی وہ بڑے بھائی ہوئے ہم کو ان کی فرماں برداری کا حکم دیا ہم ان کے چھوٹے ہیں''۔ (**تقویۃ الایمان صفحہ 92** مطبوعہ لاہور)۔ اس عبارت میں صاف طور پر خود کو حضور اکرم ﷺ کا چھوٹا بھائی لکھ دیا اور یہ ایسا دعویٰ ہے کہ پوری امت میں سے صرف مولوی اسماعیل کو ہی سوجھا اور یہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کمال ادب ہے کہ بھائی کہنے کی اجازت کے باوجود فقیر کی ناقص معلومات کے مطابق خود کو بھائی نہیں کہا اور یہ حضور اکرم ﷺ کی نگاہ بصیرت کا کمال ہے کہ آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خصوصیت سے نوازتے وقت سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بغض رکھنے والے کی سرکشی کو بھی ملاحظہ فرما لیا اور فرمایا کہ ''**لا یدعیها بعد الا کذاب**'' **ترجمہ:** ''کہ ان کے بعد مجھے بھائی کہنے والا (دعویٰ کرنے والا) کذاب ہی ہوگا''۔ میرا ایمان کہتا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے اسماعیل دہلوی کذاب کی گمراہی کو ملاحظہ فرماتے ہوئے اپنی امت کو خبردار فرما دیا۔ اگر کوئی اعتراض کرے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ کو اپنا بھائی کہا ہے تو عرض ہے کہ یہ واقعہ مکہ شریف کا ہے اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مواخات والا واقعہ مکہ شریف سے مدینہ شریف ہجرت کرنے کے بعد کا ہے۔ اس لئے یہ اعتراض مفید نہیں ہے۔

قسط دوم

شیخ عبدالحق محدث دہلوی اور مسلک اعلیٰ حضرت

مناظر اسلام فاتح وہابیت علامہ محمد حنیف قریشی

نظام تکوین ولی کے سپرد

حضرت غوث پاک فتوح الغیب میں فرماتے ہیں:

"ثم یرد علیک التکوین بعد ازاں رد کردہ میشود برتو و سپردہ میشود بتوھست کردن و پیدا گردانیدن کائنات و تصرف دادہ میشود ترا در عالم بروجہ کرامت و خرق عادت فتکون پس ہست میگردانی و تصرف میکنی در کائنات بالاذن الصریح الذی لاغبار علیہ باذن حق و دستوری آشکارا وروشن کہ نیست غبار و آمیزش الہام و ابہام وشک و شبہ بروے."

(شرح فتوح الغیب صفحہ ۹۹ فارسی)

(ترجمہ) "اے بندے (اللہ فرماتا ہے کہ اے بندے جب تو تقویٰ اختیار کرے گا اور اللہ کا مقرب بنے گا تو) اس کے بعد نظام تکوین تمہارے سپرد کر دیا جائے گا کہ تمھیں بطور کرامت وخرق عادت کائنات میں تصرف کرنے اور پیدا کرنے کا اختیار دیا جائے گا تو پس تم کائنات کو پیدا کرو اور اس میں تصرف کرو ایسے اذن صریح کے ساتھ اور روشن آفتاب کی طرح چمکتے ہوئے دستور کے ساتھ کہ جس میں الہام وابہام کے غبار کی کوئی آمیزش اور شک وشبہ نہیں ہے۔"

غوث پاک اور محدث دہلوی رحمہ اللہ کے کلام سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص بندوں کو امر کن کی طاقت دے کر قوت تصرف عطا فرما دیتا ہے اور وہ باذن اللہ بغیر شک وشبہ کے کائنات میں تصرف کرتے ہیں اور اہل سنت و جماعت مسلک اعلیٰ حضرت بھی یہی ہے اور اس میں ذرا برابر بھی کمی وبیشی نہیں ہمارا عقیدہ بھی یہی ہے کہ تصرف وتکوین کی

ذاتی طاقت اللہ کے پاس ہے اور اللہ کی عطا کردہ طاقت اور اذن سے اولیاء وانبیاء مجبوروں و ناداروں کمزوروں کی مدد کر سکتے ہیں جبکہ نجد کے گندے انڈوں، دیو کے بندوں کا عقیدہ اس کے بالکل خلاف ہے ان کے مذہب و دین کی لاریب کتاب ''تقویۃ الایمان'' کہ جس کا ماننا ان کے نزدیک عین ایمان ہے اس میں ان کے گرو اعظم لکھتے ہیں: ''جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں۔'' (تقویۃ الایمان صفحہ ۴۷)

خدا کے بعد بس وہ ہیں

اطرا و مبالغه بمدح آں حضرت راه ندارد وهر وصف و کمال که اثبات کنند و بهر کمالے که مدح گویند از رتبه او قاصر است الا اثبات صفت الوهیت که درست نیاید (بیت)

مخواں اورا خدا از بهر امر شرع و حفظ دیں
وگرهر وصف کش می خواهی اندر مدحش املا کن

و بحقیقت هیچ یکے جز خدا حقیقت او رانداند وثنائے او فتواند گفت زیرا که اورا چنانچه اوست هیچکس جز خدا نشناسد چنانکه خدارا چوں او کس نشناخت. (اشعة اللمعات جلد 4 صفحه 93 مطبوعه ملتان)

(ترجمہ) اطرا و مبالغہ کو تو حضور کی تعریف میں کوئی راہ نہیں ہر وہ وصف و کمال جو حضور ﷺ کے لیے ثابت کریں اور جس کمال سے حضور کی مدح کریں وہ وصف و کمال حضور کے رتبہ سے قاصر ہے ہاں صرف صفت الوہیت کا اثبات درست نہیں (شعر کا ترجمہ) (حضور کو خدا نہ کہو شریعت کے حکم اور دین کی حفاظت کی وجہ سے۔ اس کے علاوہ جو وصف چاہو حضور کی مدح میں بیان کرو) اور حقیقت محمدیہ کو سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی اور نہیں جانتا اور آپ کی وصف و ثنا کماحقہ کوئی بیان نہیں کر سکتا اس لیے کہ آپ ﷺ کو سوائے اللہ کی ذات کے آپ کے مقام و مرتبے کے مطابق کوئی نہیں پہچان سکتا جس طرح خدا کی ذات کو کوئی نہیں پہچان سکتا۔

سبحان اللہ: کیسا ایمان افروز عقیدہ ہے محدث دہلوی کا۔ ہم اہل سنت اس عقیدہ سے سر مو برابر بھی ادھر ادھر نہیں ہم بھی یہی کہتے ہیں۔

بخدا نہیں وہ خدا نہیں مگر وہ خدا سے جدا نہیں۔

حضور کی ذات اللہ کے بعد سب سے کامل و اتم ہے اور وصف و کمال آپ پر ختم اور آپ کی حقیقت و مقام سوائے پروردگار کے کوئی پہچان نہیں سکتا اور کائنات میں آپ کا کوئی ثانی نہیں۔ محدث دہلوی مزید لکھتے ہیں:

فضائل سید المرسلین ازحد عدد و حصر خارج است و احاطه نمی کند بدان علوم اولین و آخرین و نمی داند آن رابکنه حقیقت مگر پروردگار عزوجل. (اشعة اللمعات جلد 4 صفحه 465)

(ترجمہ) ”حضور کے فضائل حد اور شمار اور حصر سے خارج ہیں اور اولین اور آخرین کے علوم ان کا احاطہ نہیں کر سکتے اور حقیقت محمدیہ کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔“

شیخ محقق ایک مقام پر لکھتے ہیں:

وحقیقت آں است که هیچ فهم و هیچ قیاس بحقیقت مقام آں حضرت چنانچه هست نه رسد و هیچ کس اورا خیال که او هست بجز خدا نشانسد. (مدارج النبوت جلد اول صفحه ۳۲)

(ترجمہ) ”اور حقیقت یہ ہے کہ کوئی فہم و قیاس حضور اکرم ﷺ کے مقام کی حقیقت اور آپ کے حال کی کنہ (یعنی انتہا) کو آپ کے خدا کے سوا کوئی پہچان نہیں سکتا۔“

شیخ صاحب مزید لکھتے ہیں:

بحقیقت حمد خدا و نعت مصطفےٰ راجز خدا کے نیارد گفت و گوهر ایں راز راجز دست قدرت حق نتواند سفت. ازاں که هیچ احدی اوراچوں خدا نشناسد چنانچه خدارا چوں وے هیچ کس نشناخت خداست و بنده خدا خدا است و ه بنده او دیگراں سمیه طفیلی اویند.

(مکتوبات علی ہامش اخبار الاخیار ص ۲)

(ترجمہ) ”حقیقت میں اللہ کی حمد اور نبی کی نعت کو اللہ کے سوا کوئی نہیں بیان کر سکتا اور اس راز کے گوہر کو قدرت کے ہاتھ کے کوئی نہیں پرو سکتا۔ اس لیے کہ کوئی حضور کو خدا کی طرح نہیں پہچانتا جیسا کہ خدا کو حضور کی طرح کسی نے نہ پہچانا۔ خدا ہے اور بندہ، خدا ہے اور آپ بندہ۔ باقی تمام بندے آپ ﷺ کے طفیلی ہیں۔“

اور شیخ صاحب بالآخر یہاں تک لکھ گئے کہ:

ومجمل اعتقاد در حق سید کائنات آنست که هر چه جز مرتبه الوهیت است از کمالات و کرامات اثبات کنند کائنا ما کان. (مرج البحرین صفحہ ۶۱)

(ترجمہ) ''اور مسلمانوں کا سید عالم ﷺ کے بارے میں مجمل اعتقاد یہ ہونا چاہیے کہ مرتبہ الوہیت کے سوا جتنے کمالات اور کرامات ہیں وہ سب حضور کے حق میں ثابت کرے۔'' ایک اور جگہ فرماتے ہیں۔

درباب نگهداشت ادب آنجناب آنست که هرچه دراے مرتبه الوهیت و صفاتِ قدس حق ست عزوعلا ازهر کمال و منقبت که باشد اور ثابت ست۔

مخوان اورا خدا از بهر امر شرع و حفظ دین
دگر هر وصف کش میخوا هی اندر مدحشن املا کن

جمیع مراتب و کمالات صوری و معنوی در عبده و رسوله مندرج ست و عبودیت خاصه و مخصوص ذات شریف اوست که بنده حقیقی جز او کس نتواند بود خدا خداست و بنده او دیگر همه بندگان طفیلی (صفحه ۹۴ مکتوبات علی هامش اخبارالاخیار)

''آپ کے ادب و احترام کا ضابطہ یہ ہے کہ مرتبہ الوہیت اور صفات خداوندی کے...... تمام مناقب وکمالات آپ کے لیے ثابت ہیں۔

(شعر کا ترجمہ) (حضور کو خدا نہ کہو شریعت کے حکم اور دین کی حفاظت کی وجہ سے۔ اس کے علاوہ جو وصف چاہو حضور کی مدح میں بیان کرو)

یعنی دین و شریف کی حفاظت کی وجہ سے آپ کو خدا تو نہ کہو اس کے علاوہ جو وصف وکمال تم چاہو آپ کی مدح میں ثابت کرو تمام صوری و معنوی کمالات عبدہ و رسولہ میں داخل ہیں عبودیت خاصہ آپ کے ساتھ مخصوص ہے آپ کے علاوہ بندہ حقیقی کوئی نہیں ہوسکتا خدا خدا ہے اور آپ بندہ دوسرے تمام بندے آپ ہی کے طفیلی ہیں۔''

(مکتوبات علی ہامش صفحہ ۹۴ مطبوعہ لاہور)

اب دیو کے بندوں کا عقیدہ ملاحظہ فرمائیں اور دیکھیں کہ اس عقیدے سے بغض و بے ادبی کس طرح ٹپک رہی ہے اور کیا یہ ہے دعوت توحید؟ اُمتِ اسماعیلیہ کے امام اول شاہ اسماعیل دہلوی رقمطراز ہیں:

جیسا ہر قوم کا چودھری اور گاؤں کا زمیندار سو ان معنوں کہ ہر پیغمبر اپنی امت کا سردار (تقویۃ الایمان ۲۷) دوسری جگہ یہی شہیدِ لیلیٰ نجد، یوں رقمطراز ہے:
مخلوق ہونے میں چاند اور سورج اور نبی اور ولی برابر ہیں۔ (تقویۃ الایمان صفحہ ۴۳)
وہابی دیوبندی مذہب کے امام اول کی یہ دریدہ دہنی بھی ملاحظہ فرمائیں لکھتے ہیں:
انسان آپس میں سب بھائی ہیں جو بڑا بزرگ ہو وہ بڑا بھائی ہے سو اس کی بڑے بھائی کی سی تعظیم کیجئے۔ (تقویۃ الایمان)
اور مزید لکھتے ہیں: اور جو کوئی پیغمبروں کی تعریف میں حد سے بڑھ جائے گا تو خدا ہی کی بے ادبی کرے گا اور اس سے اس کا دین بالکل برباد ہو جائے گا۔ (تقویۃ الایمان)

میت کی روح جمعرات کو اپنے گھر لوٹتی ہے

در بعض روایات آمده است که روح میت می آید خانه خود را شب جمعه پس نظر می کند که تصدق میکند از وے یا نه

(ترجمہ) ''بعض روایات میں ہے میت کی روح جمعرات کو اپنے گھر آتی ہے اور دیکھتی ہے کہ اس کے لیے اس کے پس ماندگان نے صدقہ کیا ہے یا نہیں۔''
(اشعۃ اللمعات جلد اول صفحہ ۷۱۵ مطبوعہ ملتان)
حضرت محدث دہلوی کی اسی تصریح کی وجہ سے اہل سنت جمعرات کو خصوصی طور پر مومن مردے کے لیے صدقہ و خیرات اور دعا کرتے ہیں جبکہ علمائے دیوبند کے نزدیک یہ عمل بدعتِ سیئہ ہے۔ اکابرین کے اس اپنا عقیدہ محبوب کو بدعت سیئہ قرار دینا دیوبندیوں وہابیوں کے عقیدے کو ظاہر کرتا ہے کہ ان کا عمل نئی پیداوار ہے۔

ارواح مومنین نفع دے سکتی ہیں

ومقرر است نزد اهل کشف و کمال از ایشان تاآنکه بسیارے رافیوض و فتوح از ارواح رسیده و ایں طائفه رادر اصطلاح ایشان اویسی خوانند. امام شافعی گفته است قبر موسیٰ کاظم تریاق مجرب است مراجابت دعا را.

(اشعۃ اللمعات جلد اول صفحہ ۷۱۵ مطبوعہ ملتان شرح سفر السعادۃ صفحہ ۲۷۲ مطبوعہ لاہور)
(ترجمہ) ''اہل کشف و کمال کے ہاں یہ طے شدہ بات ہے کہ اولیائے کرام سے

مدد حاصل کرنا جائز ہے یہاں تک کہ بہت سے حضرات کو ان کی ارواح سے فیوض وفتوح حاصل ہوئے ہیں اور اس گروہ صوفیہ کی اصطلاح میں انھیں اویسی کہتے ہیں۔ امام شافعی فرماتے ہیں حضرت موسیٰ کاظم کی قبر انور قبولیت دعا کے لیے تریاق مجرب ہے۔"

محدث دہلوی کی اسی تصریح کی بدولت ہم اہل سنت و جماعت اولیائے کرام کے مزارات پر حاضر ہو کر ان کے توسل سے اپنی مشکلات کے حل کے لیے اللہ کی بارگاہ میں دست دعا دراز کرتے ہیں جبکہ دیو کے بندوں کا اس پر واویلا مچانا کسی سے ڈھکا چھپا نہیں اور وہ مزارات اولیاء کی حاضری، ارواح اولیاء سے استمداد کو شرک قرار دیتے ہیں۔ (تقویۃ الایمان) ان دیو کے بندوں کا امام شافعی جیسی ہستیوں کے بارے میں کیا فتویٰ ہوگا؟ جو اہل بیت کے عظیم القدر امام حضرت موسیٰ کاظم کی قبر اطہر کو قبولیت دعا کا مجرب نسخہ قرار دے رہے ہیں۔

قبر میں شجرہ طریقت رکھنا

حضرت محدث دہلوی اپنے والد گرامی کے بارے میں فرماتے ہیں۔

"وچون وقت رحلت قریب تر آمد فرمودند بعضے ابیات و کلمات که مناسب معنی عفو و مغفرت باشد در کاغذی بنویس و باکفن همراه کنی"

(ترجمہ) والد بزرگوار نے انتقال سے تھوڑی دیر پہلے فرمایا وہ اشعار اور دعائیں جو عفو مغفرت کے لیے مناسب حال ہوں ایک کاغذ پر لکھ کر میرے کفن کے ساتھ رکھ دینا۔ (۳۰۹ فارسی)

حضرت شیخ عبدالحق اس کے بعد مزید بیان فرماتے ہیں کہ ان کے والد صاحب نے مزید فرمایا کہ:

و فرمودند که در جواب منکر و نکیر بنویس ربی اللّٰہ و نبی محمد و شیخی شیخ عبدالقادر الجیلانی."

(ترجمہ) اس کے بعد مزید فرمایا کہ منکر نکیر کے جواب میں لکھو! اللہ میرا رب ہے محمد رسول اللہ میرے نبی ہیں اور شیخ عبدالقادر جیلانی میرے شیخ ہیں۔

(اخبار الاخیار صفحہ ۳۰۹ مطبوعہ لاہور)

اگر دیوبندی وہاں موجود ہوتے تو حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ

کے والد گرامی سے پوچھتے کہ منکر نکیر کے جواب میں یہ کہنا کہ ''شیخ عبدالقادر جیلانی میرے شیخ ہیں'' شریعت میں ثابت ہے؟

حضرت محدث دہلوی نے ۲۱ ربیع الاول ۱۰۵۲ ہجری کو ۹۴ برس کی عمر میں وصال فرما آپ نے وصال سے قبل جو وصیت فرمائی اس میں پہلی بات یہ تھی:

اگر درینجا اجل رسید بالاےء حوض شمسی که جائے پاکان ومغفوران است دفن کنند.

(ترجمہ) ''اگر مجھے اس جگہ پر موت آ جائے تو میرے جسد کو حوض شمسی کے کنارے سپرد خاک کرنا کیونکہ یہ جگہ نیک اور بخشے ہوئے لوگوں کا مسکن ہے۔''

اور مزید لکھا:

وبدیوار بالیں طاق بسازند و شجره پیران دراں نهند.

(ترجمہ) ''میری قبر کے سرہانے ایک طاق بنایا جائے اور پیران طریقت کا شجرہ اس میں رکھا جائے۔''

اور مزید فرمایا کہ: **ولوح قائم کنند که دروے تاریخ ولادت و فوت یا برخے از احوال تحصیل و سفر و اوقات آنرا باختصار نوشته بکنند.**

(ترجمہ) ''میری قبر پر ایک تختی لگائی جائے کہ جس پر تاریخ ولادت و وصال درج کی جائے اور تختی کے ایک طرف تحصیل علم اور سفر کے احوال کو بھی مختصر لکھا جائے۔''

(المکاتیب والرسائل صفحہ ۴۲۱)

محدث دہلوی علیہ الرحمہ کی اس وصیت میں واضح طور پر اللہ والوں کے پڑوس میں دفن ہونے، پیران طریقت کے شجرہ کو قبر میں رکھنے اور قبر پر تختی کندہ کروانے کا حکم ہے اگر اس وقت دیوبند کے گاندھی نواز مولوی ہوتے تو شیخ محقق سے پوچھتے کہ جناب کیا نبی پاک صحابہ کبار، اہل بیت عظام، تابعین وائمہ طاہرین کے ادوار میں مذکورہ وصیت کی گئی؟

اور کیا یہ بدعت نہیں ہے؟ ان دیوبندی وہابیوں کا بات بات پر شرک و بدعت کا فتوئی ان کے بدباطن ہونے کی بین دلیل ہے، کیا جواب ارشاد فرمائیں گے دیو کے بندے اس بارے میں؟ کیونکہ ان کے اکابرین تو قبروں میں بزرگوں کے شجرے کو بدعت قرار دیتے ہیں۔ (فتاویٰ دیوبند جلد اول) (جاری ہے)

مسئلہ طلاق ثلاثہ پر ایک وہابی فتویٰ کا رد

مناظر اسلام پاسبان مسلک اہلسنت ابوالحقائق
علامہ غلام مرتضیٰ ساقی (گوجرانوالہ)

الاستفتاء

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام اس مسئلہ میں کہ بندہ عابد اقبال ولد محمد نواز مغل ساکن نوشہرہ روڈ گوجرانوالہ نے اپنی زوجہ تسنیم بی بی دختر محمد امین مغل قاضی احمد ضلع نواب شاہ کو مورخہ 15/8/2009 میں بوجہ عدم اطاعت اور نافرمانی کے تین طلاق دے دی جس کی تفصیل تحریر ھذا کے ساتھ لف ہے جس کے متعلق وہابیوں کا ایک فتویٰ بھی منسلک ہے جس میں رجوع کی اجازت دی گئی ہے کہ "نیا حق مہر مقرر کر کے ولی کی اجازت سے لڑکی مذکورہ سے اس کا خاوند دوبارہ نکاح کر سکتا ہے مذکورہ صورت میں حلالہ کی بھی ضرورت نہ ہے کہ یہ لعنتی لوگوں کا کام ہے" اس لیے آپ کی خدمت میں گذارش ہے کہ قرآن وسنت کی روشنی میں ہماری رہنمائی فرمائی جائے اور حقیقت حال سے آگاہ فرمائیں۔

والسلام

محمد مرتضیٰ تبسم نقشبندی (کھیالی بائی پاس گوجرانوالہ)

الجواب بعون الملک العزیز الوھاب۔ نحمدہٗ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم اما بعد!

تین طلاقوں کو ایک قرار دینے والے وہابی، نجدی، مفتی، الیاس اثری کا فتویٰ پیش کیا گیا ہے جو کہ سراسر غلط اور دھوکہ و مغالطہ پر مبنی ہے۔ اس فتویٰ میں نہ صرف یہ کہ مسائل غلط بتائے گئے ہیں بلکہ حوالہ جات بھی درست نہیں لکھے گئے، اپنے مذہب کو بچانے کی خاطر وہابی نجدی لوگ ایسے مردود اور باطل فتوے دن رات دیتے رہتے ہیں اور بجائے شرمانے کے اپنی چالاکی یا جہالت پر اتراتے رہتے ہیں جن لوگوں کو نہ قرآن کی آیات کے نمبرز کا پتہ اور نہ ہی مسلم شریف جیسی متداول کتب کے صفحات کا صحیح علم ہے وہ وہابیوں کے مفتی بنے پھرتے

ہیں اور بڑے فخر سے "حافظ" اور "شیخ الحدیث" کہلاتے ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

عوام الناس پر رعب جھاڑنے کے لیے وہابی مفتی نے "صحیح مسلم" کا حوالہ دے کر روایت تو نقل کر دی لیکن اتنے نابلد ہیں کہ اس کا صحیح مفہوم بھی نہ سمجھ سکے۔ یا جان بوجھ کر حق بات چھپائی ہے۔ دیکھئے! ان کی جماعت وہابیہ کے معتبر "مفتی" اور چوٹی کے "محدث" ابو سعید شرف الدین دہلوی نے اسی مسلم کی روایت کے دس جواب لکھے ہیں اور انہوں نے صاف صاف لکھا ہے کہ:

☆ اس روایت میں مجلس واحد کا ذکر نہیں۔

☆ محدثین نے اس میں کلام (جرح و اعتراض) کیا ہے۔

☆ اس روایت میں یہ تفصیل نہیں ہے کہ یہ تین طلاقوں والے مقدمات رسول اللہ ﷺ اور شیخین (سیدنا صدیق اکبر اور سیدنا فاروق اعظم) کے سامنے پیش ہو کر فیصلہ ہوتا تھا۔ (شرفیہ بر فتاویٰ ثنائیہ جلد ۲ صفحہ ۲۱۶)

یعنی پیش کی گئی روایت میں یہ عبارت ہرگز ہرگز موجود نہیں ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور سیدنا ابوبکر و سیدنا عمر رضی اللہ عنہما کے سامنے کوئی آدمی تین طلاقیں دے کر آیا اور انہوں نے اسے ایک طلاق قرار دیا ہو۔ ایسا کوئی واضح اور صریح حوالہ ہو تو لاؤ۔

☆ جس مسلم سے انہوں نے وہ روایت (جس پر محدثین کا کلام و اعتراض ہے) نقل کی اسی مسلم شریف میں سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان ہے کہ "جب تم نے اپنی بیوی کو ایک طلاق یا دو طلاقیں دیں تو تم رجوع کر سکتے ہو کیونکہ فان رسول اللہ ﷺ امرنی بھذا و ان کنت طلقتھا ثلاثا فقدحرمت علیک حتی تنکح زوجاً غیرک الحدیث (مسلم جلد ۱ صفحہ ۴۷۶) رسول اللہ ﷺ نے مجھے یہی حکم دیا اور اگر تم نے بیک وقت تینوں طلاقیں دے دیں تو عورت حرام ہو گئی جب تک وہ دوسرے خاوند سے نکاح نہ کرے۔ اس روایت کو امام مسلم نے متعدد اسناد سے نقل کیا ہے، اور مقام مسرت ہے کہ "ثلاث" کا معنی خود وہابی مفتی نے ہی "بیک وقت" کر دیا ہے۔ ایسی واضح روایت اگر وہابیوں کے پاس ہو تو پیش کریں۔ یاد رہے یہی روایت بخاری جلد اول صفحہ ۷۹۲ پر بھی موجود ہے۔

☆ امام بخاری کا اپنا موقف بھی یہی ہے کہ تین طلاقیں تین ہی ہوتی ہیں۔ (بخاری جلد ۲ صفحہ ۷۹۱، فتاویٰ اہلحدیث جلد ۱ صفحہ ۷)

☆ امام بخاری نے اپنے مؤقف میں احادیث بھی نقل کیں اور آیتیں بھی۔ وہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ اس شخص نے اپنی زوجہ کو تینوں طلاقیں دے دیں، اس نے (دوسرے مرد سے) نکاح کیا اس نے بھی طلاق دے دی تو رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ وہ پہلے کے لیے حلال ہے؟ فرمایا: نہیں جب تک دوسرے مرد سے جماع نہ کرلے (بخاری جلد۲ صفحہ۷۹۱) امام بخاری لکھتے ہیں علم والے یہی کہتے ہیں کہ جب مرد تینوں طلاقیں دے دے تو عورت حرام ہوجاتی ہے (بخاری جلد۲ صفحہ۷۹۲) اور علماء کا فتوئی ہے کہ تینوں طلاق والی عورت جب تک دوسرے شوہر سے نکاح نہ کرے پہلے کے لیے حلال نہیں (اس پر انہوں نے قرآن کی آیت بھی پیش کی ہے)۔(بخاری جلد۲ صفحہ۷۹۲)

☆ وہابی مفتی کی پیش کی گئی روایت کا جواب اسی مسلم کے حاشیہ میں امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے دے دیا ہے۔

☆ وہابی مفتی نے مسلم کا صفحہ۴۷۵ لکھا جب کہ اصل حوالہ مسلم جلد۱ صفحہ۴۷۷ ہے۔ انہوں نے سورت بقرۃ کی آیت نمبر۲۳۱ لکھا جبکہ صحیح نمبر۲۳۲ ہے۔ یہ وہابی مفتیوں کی تحقیق، علم، شعور وآگہی کا حال ہے۔

☆ وہابی مفتی کا کہنا کہ "اب نیا حق مہر باندھ کر نیا نکاح کرسکتا ہے" جھوٹ ہے کیونکہ تین طلاقوں کے بعد بیوی شوہر پر حرام ہے جب تک کسی دوسرے شوہر سے نکاح نہ کرے۔ قرآن وسنت، صحابہ وتابعین اور فقہاء ومحدثین کا یہی فیصلہ ہے۔

☆ مفتی وہابیہ نے نکاح کے لیے ولی کی اجازت کی شرط بھی لگائی ہے جبکہ یہ بھی غلط ہے عاقلہ بالغہ عورت اپنے نکاح میں خود مختار ہے ولی کی اجازت شرط نہیں ہے لہٰذا مذکورہ عورت دوسرے خاوند سے نکاح کرے وہ طلاق دے دے تو بعد از عدت جس سے چاہے نکاح کرسکتی ہے۔

☆ وہابی مفتی کا یہ جملہ بھی غلط ہے کہ "ولی کی اجازت سے نکاح کرسکتا ہے" کیونکہ قرآن پاک میں نکاح کرنے کی نسبت مرد کی طرف نہیں بلکہ عورت کی طرف کی گئی ہے جیسا کہ ان کی لکھی ہوئی آیت سے ظاہر ہے (ان ینکحن ازواجھن)

لیکن انہوں نے اس کا ترجمہ نہ کر کے وہابیت کا دفاع کیا ہے۔

☆ خیر سے آخر میں وہابی مفتی صاحب حلالہ پر بھی برسے اور یہ ان لوگوں کی عادت ہے کہ طلاق کے مسئلہ میں اس پر ضرور برسنا ہوتا ہے انہوں نے کہا کہ "حلالہ کرانے کی ضرورت نہیں ہے یہ تو لعنتی لوگوں کا کام ہے" بتایا جائے کہ اگر "حلالہ" کی ضرورت نہیں تو کیا "حرامہ" کرانے کی ضرورت ہے۔ اگر حلالہ لعنتی لوگوں کا کام ہے تو حرامہ کرنے والے وہابی لوگ کون ہیں؟ اصل میں چونکہ وہابی لوگ تین طلاق کو ایک قرار دے کر قرآن و حدیث اور جمہور امت کی مخالفت کرتے ہوئے پہلے شوہر کے لیے عورت کو جائز کہتے ہیں جو کہ خالص زنا اور سراسر حرام ہے لہٰذا ایسے حرام پسندوں کو "حرامہ" ہی سے محبت ہونی چاہیے وہ بے چارے "حلالے" کی حمایت کیسے کر سکتے ہیں۔ اب یہ بھی جان لیجئے کہ قرآن و حدیث کی روشنی میں حلالہ کا مطلب یہی ہے کہ جس عورت کو تین طلاقیں ہو جائیں وہ عدت کے بعد دوسرے شوہر سے نکاح کر لے اگر وہ طلاق دے دے تو وہ اب عدت گزار کر پہلے خاوند سے نکاح کر سکتی ہے۔ حلالہ کا یہ مطلب خود وہابیوں نے بھی تسلیم کر رکھا ہے ملاحظہ ہو! فتاویٰ اہلحدیث جلد۲ صفحہ۴۶۲، فتاویٰ ثنائیہ جلد۲ صفحہ۲۸۳، حلالہ کی شرعی حیثیت صفحہ۱۰۷، صفحہ۱۰۸ از رانا شفیق پسروری، اگر حلالہ لعنتی لوگوں کا کام ہے تو اس کی حمایت کرنے والے وہابی لوگ کس قدر لعنت کے مستحق قرار پاتے ہیں، یہ فیصلہ وہابی نجدی مفتی الیاس اثری ہی کریں گے کیونکہ ہم کہیں گے تو شکایت ہو گی۔

ان تفصیلات سے واضح ہو گیا کہ وہابی مفتی کا فتویٰ دھوکہ اور فریب کاری کا مظاہرہ ہے حقیقت یہی ہے کہ مذکورہ عورت تین طلاقوں کے بعد اپنے خاوند پر حرام ہو چکی ہے جب تک وہ دوسرے خاوند سے نکاح نہ کر لے پہلے خاوند کے لیے ہرگز ہرگز حلال نہیں ہے۔ قرآن و حدیث اور جمہور امت کا اسی پر اجماع و اتفاق ہے۔ ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

الراقم

ابو الحقائق غلام مرتضی ساقی مجددی

۲۷ محرم ۱۴۳۱ھ بمطابق ۱۴ جنوری ۲۰۱۰ء

فتح مناظرہ

قاری محمد امتیاز ساقی مجدد

الحمدللہ رب العالمین،والصلوٰۃ والسلام علی رحمۃ للعالمین وعلیٰ آلہٖ وصحبہٖ و امتہٖ اجمعین.

مسئلہ رفع یدین نماز کا ایک فروعی اور ائمہ اربعہ کا بھی اختلافی مسئلہ ہے۔ مقلدین مذاہب اربعہ میں سے ہر کوئی اپنی تحقیق پر عمل پیرا ہے اور دوسرے پر کوئی نفرت وتنقید روا نہیں رکھی جاتی۔ لیکن بدقسمتی سے غیر مقلد وہابی گروہ نے اسے اس طرح اچھال رکھا ہے جیسے یہ کوئی کفرواسلام کا مابہ امتیاز امر ہو۔

سادہ لوح عوام کو اسی مسئلہ پر اکساتے، ورغلاتے اور آہستہ آہستہ انہیں اپنا ہم نوا بنا کر پوری طرح گمراہ و بے ادب بنانے کی سرتوڑ سعی بے کار میں مبتلا رہتے ہیں۔ حالانکہ یہ ایسا مسئلہ ہے جس پر ان کے اکابر بھی آج تک کسی ایک مؤقف پر جمع نہیں ہو سکے۔ اگر بعض الوہابیہ اس کے متعلق فرض، واجب، سنت مؤکدہ اور سنت ثابتہ غیر منسوخہ اور نہ کرنے سے نماز میں خلل، نقص اور کمی کا قول کرتے ہیں۔ تو ان کے مقابلہ میں ایسے اکابر وہابیہ، نجدیہ بھی موجود ہیں جو اختلافی رفع یدین کو مستحب، غیر ضروری، فروعی، نہ کرنا باعث ملامت نہیں، چھوڑ دینے سے نماز میں کوئی نقص نہیں آتا، نہ کرنا بھی ثابت بلکہ نہ کرنا بھی سنت ہے اور آخری عمل نہ کرنا، کا بھی قول کرتے ہیں۔ حتیٰ کہ وہابی غیر مقلدوں کے ''شیخ الکل فی الکل'' نذیر حسین دہلوی نے یہاں تک کہہ دیا کہ اس مسئلہ ''رفع یدین'' میں لڑنا جھگڑنا تعصب اور جہالت سے خالی نہیں (فتاویٰ نذیریہ جلد اول صفحہ ۴۴۱)

لیکن چونکہ وہابیت نام ہی ''تعصب اور جہالت'' کا ہے اس لیے وہابی حضرات مسئلہ رفع یدین پر آئے دن لڑتے اور جھگڑتے رہتے ہیں۔

اسی تعصب و جہالت کا اظہار جب ان لوگوں نے ''رنگ محل لاہور'' میں کیا، تو زندہ دلان لاہور اہلسنت نے ان کا محاسبہ کیا، اور بات مناظرہ تک پہنچ گئی، اہلسنت نے چیلنج

قبول کرلیا اور شرائط طے ہوگئیں۔ دعویٰ، جواب دعویٰ اور دیگر اصول طے کرنے کے بعد سولہ (16) مئی 2010ء مناظرہ کے لیے تاریخ مقررہ ہوگئی، بالآخر وہ دن بھی آگیا جس دن حق و باطل کا فیصلہ ہونا تھا، وہابیوں نے مناظرے کے لیے ''عمر صدیق'' کا نام پیش کیا (یہ شخص خود کو ناقابل تسخیر اور وہابیوں کا سلطان المناظرین سمجھتا ہے اور چرب زبان بھی بننے کی کوشش میں سرگردان ہے) اور صدر مناظر بابر سلفی کو مقرر کیا۔ جبکہ اہلسنت کی طرف سے صدر مناظر ترجمان اہلسنت، فضیلۃ الشیخ حضرت علامہ ابو الحقائق غلام مرتضی ساقی مجددی دامت برکاتہم، جبکہ مناظر وہابیہ کی فرعونیت کا علاج کرنے کے لیے فاضل نوجوان مولانا راشد محمود رضوی متعلم جامعہ نعیمیہ لاہور، بطور مناظر اہلسنت مقرر کیے گئے، مولانا راشد رضوی کا نام سنتے ہی وہابیوں کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں کہ کیا ایک طالب علم ان کے ''سورے'' کا مقابلہ کرے گا؟

وہابیوں کا دعویٰ تھا کہ ''نماز شروع کرتے وقت، رکوع جاتے اور سر اٹھاتے وقت اور نماز کی تیسری رکعت کے شروع میں رسول اللہ ﷺ رفع یدین کرتے تھے اور یہ عمل تا حیات رہا۔''

جبکہ اہلسنت نے جواب دعویٰ میں کہا کہ کسی صحیح، صریح، مرفوع غیر مضطرب حدیث سے وفات تک یہ عمل ثابت نہیں ہے۔

ہم نے وہابیوں سے بار بار یہی مطالبہ کیا کہ اپنے دعویٰ کے مطابق کوئی حدیث پیش کرو۔ مناظر اہلسنت نے یہ بھی کہا کہ عمر صدیق! آپ کو وہابی مناظر ہونے پر بڑا گھمنڈ ہے اور سلطان المناظرین کہلاتے پھرتے ہو اور میں ابھی زیر تعلیم ہوں، میں اپنے شیوخ کی موجودگی میں پورے وثوق سے کہتا ہوں کہ تین گھنٹے تو کیا پوری رات گذر جائے، آپ کو اتنا وقت اور بھی دے دیا جائے لیکن اپنے دعویٰ پر ایک بھی مطلوبہ دلیل پیش نہیں کرسکتے۔

اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور حضور اکرم ﷺ کی رحمت کاملہ سے سنی مناظر کی یہ بات سچ ثابت ہوئی، ہمارا مطالبہ آخر وقت تک ان کے سر پر چیلنج بن کر گھومتا رہا لیکن وہابی مناظر اپنے لاؤ ولشکر اور اپنے ''گرو'' صفدر عثمانی اور اپنے ''دلجانی'' داؤد ارشد سمیت سر سے چوٹی تک کا زور صرف کرنے کے باوجود مطلوبہ معیار کی کوئی ایک دلیل بھی پیش نہ کرسکا۔ وہابیہ کی پیش کردہ تمام روایات میں کسی جگہ بھی اختلافی رفع یدین کے ''تا حیات'' کرنے

کے متعلق کوئی الفاظ نہ تھے۔

جب وہابی شاطر کو صحیح حدیث سے اپنا موقف ثابت ہوتا دکھائی نہ دیا تو شارحین اور حاشیہ نگاروں کے حوالے پڑھنے لگا اور اماموں کے دامن میں پناہ طلب کرنے لگا۔ جب اسے سمجھایا گیا کہ تو نے اپنا دعویٰ امتیوں کے اقوال سے نہیں ''حدیث نبوی'' سے پیش کرنا ہے تو پھر وہ مکروفریب پر اُتر آیا۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت کے مختلف ٹکڑے پڑھنے شروع کردیئے اور پھر خود ہی مسند حمیدی اور ابوعوانہ پر آگیا، اس موقع پر سنی مناظر نے اسے آڑے ہاتھوں لیا اور کہا وہابی مناظر صاحب! ہم نے حدیث ابن عمر میں اضطراب ثابت کیا تھا اور آپ نے کہا کہ تعارض دور ہوسکتا ہے لیکن اس وقت جو حدیث ابوعوانہ وغیرہ سے پڑھی ہے، چونکہ عقل سے اندھے ہیں اس لیے، حقیقت سے ناواقف رہے، یہ دیکھئے! یہ تو ہمارے مؤقف کو ثابت کر رہی ہے، اللہ کے فضل سے جو روایت ہم نے پڑھنی تھی وہ آپ نے خود ہی پڑھ دی ہے۔ اس روایت میں دوٹوک واضح طور پر سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ ﷺ کی نماز کا طریقہ بتا دیا ہے کہ آپ صرف نماز کے شروع میں رفع یدین فرماتے تھے، رکوع وسجود کے وقت نہیں کرتے تھے، اس کے جواب میں وہابی مناظر نے کہا کہ محدث نے باب رفع یدین کرنے کا باندھا ہے۔ تو ہم نے بتایا کہ باب محدث کی رائے ہے، وہابیو! بتاؤ تم اہل حدیث ہو یا اہل باب؟

اس مناظرہ میں وہابیوں نے (حسب سابق) بے اصولی بلکہ اصول شکنی کا مظاہرہ کیا۔ صفدر عثمانی نے بلاوجہ ٹانگ اڑانے کی کوشش کی اور ایک مرتبہ تو صراحۃً جھوٹ بھی بولا، حضرت ساقی صاحب نے کہا کہ اصول مناظرہ کے مطابق آپ اس قابل ہیں کہ آپ کو باہر نکال دیا جائے اور خوب مٹی پلید کی، اس کے منہ پر ثابت کیا کہ وہ کذاب اور دجال ہے۔

الحمدللہ! وہابیوں کے تمام دلائل کا جواب ان کے ''وڈیروں'' کی کتابوں سے دے کر ان کا منہ توڑ دیا۔ دوسروں کی غلطیاں نکالنے والے وہابیوں کے اس ''بچو جمورے'' کے اپنے الفاظ اور عبارات نہایت غلیظ تھیں۔ علامہ ابن عبد البر کو ''ابن البر'' پڑھا تو ہم نے کہا کہ یہ کلمہ کفر ہے پہلے اس سے توبہ کرو لیکن وہابی توبہ سے محروم رہتے ہیں، وہ جس طرح اپنے موقف کو ثابت نہ کرسکے اپنے اس کفر کو بھی اپنی ناکامی کی علامت کے طور پر اپنے چہروں پر سجائے ساتھ لے گئے۔ اور اہل سنت کے مطالبے کو پورا نہ کرسکے، یوں ''فرعون وہابیت'' کا

سر کچل گیا اور اہل سنت کے چہروں پر روشنی مچل رہی تھی۔

مناظرہ کے منتظم نے وہابیوں سے کہا کہ تمہارے پلے کچھ نہیں لہٰذا کتابیں اُٹھاؤ اور چلتے بنو! اسی پر نعرہ ہائے تکبیر و رسالت و مسلک حق اہلسنت زندہ باد کے نعروں سے فضا گونج اُٹھی۔ سچ ہے جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقاً۔

وہابی مولوی کی امام عالی مقام سیدنا امام حسین ◆ کی شان میں بدترین بکواس

میثم عباس رضوی

وہابی مولوی ابوعتیق امین خادم نے اپنی کتاب ''معارف یزید'' میں مندرجہ ذیل بکواسات کی ہیں۔

1- ''اگر بنظر غور دیکھا جائے تو صاف روشن ہے کہ واقعہ کربلا نے اسلام زندہ کرنے کی بجائے اسلام کو مردہ کر دیا ہے۔''

(معارف یزید صفحہ 15 مطبوعہ انجمن شبان اہلحدیث رجسٹرڈ کاموکے)

2- ''حضرت امام حسین کی صریح غلطی ہے کہ جب یزید مسلمان تھا تو پھر بیعت نہ کی۔''

(معارف یزید صفحہ 35 مطبوعہ انجمن شبان اہلحدیث رجسٹرڈ کاموکے)

3- ''غور کریں کہ وہ کون سا اسلام ہے؟ جو حضرت امام کی شہادت سے زندہ ہوا ہے اگر نہ شہید ہوتے تو اسلام مردہ ہو جاتا۔''

(معارف یزید صفحہ 12 مطبوعہ انجمن شبان اہلحدیث رجسٹرڈ کاموکے)

4- امام حسین کے بارے میں مزید لکھتا ہے کہ ''آپ (امام حسین) نے امام حق (یزید) کے خلاف خروج کیا تھا۔''

(معارف یزید صفحہ 13 مطبوعہ انجمن شبان اہلحدیث رجسٹرڈ کاموکے)

5- ''خلافت کو اپنا حق خیال کرتے ہوئے اقتدار کی خاطر حضرت امام حسین نے یہ سفر اٹھا رکھا تھا۔''

(معارف یزید صفحہ 10 مطبوعہ انجمن شبان اہلحدیث رجسٹرڈ کاموکے)

مندرجہ بالا حوالوں میں سے اگر کوئی حوالہ جعلی یا من گھڑت ہو تو فی حوالہ ثابت کرنے والے کو ایک کروڑ روپیہ انعام دیا جائے گا۔ یہ انعام مجھ سے بذریعہ عدالت بھی طلب کیا جا سکتا ہے۔

اعلان منجانب میثم عباس رضوی

یہ رضا کے نیزے کی مار ہے

نام نہاد دیوبندی مناظر مولوی حماد اسماعیلی احمدی کے اعتراضات کے جوابات میں (میثم عباس رضوی)

کلمہ حق کے گزشتہ شمارہ میں عاشق مصطفیٰ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد دین وملت معجزہ من معجزات سیّد المرسلین مولانا احمد رضا خان فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کافر اور گستاخ کہنے والے مولوی حماد دیوبندی کا "پوسٹ مارٹم" کیا گیا تھا اور دیوبندی مولویوں کے حوالہ جات نقل کئے گئے تھے ،جس میں دیوبندی علماء نے اعلیٰ حضرت عظیم البرکت کو رحمۃ اللہ لکھا ہے اور مطلقاً اہلسنت و جماعت بریلوی کو مسلمان مانا ہے۔ دیوبندی مولوی حماد اسماعیلی احمدی سے میرے کچھ مطالبات تھے جنکا اس نے جواب نہیں دیا۔ ملاحظہ فرمائیں۔

1: میں دیوبندیوں سے پوچھتا ہوں کہ اعلیٰ حضرت کے ساتھ تقریباً 33 علماء حرمین اور تقریباً 263 علماء ہندوستان نے بھی دیوبندیوں پر کفر کا فتویٰ دیا ہے، ان سب کو چھوڑ کر صرف اعلیٰ حضرت پر ہی تبرّا کرنا کہاں کا انصاف ہے؟

2: میں مولوی حماد دیوبندی سمیت ان تمام دیوبندیوں کو جو اعلیٰ حضرت کو کافر کہتے ہیں یہ چیلنج دیتا ہوں کہ دیوبندی اپنے اکابرین کی تحریرات سے ثابت کریں کہ انہوں نے اعلیٰ حضرت عظیم البرکت کو اللہ عزّ وجل اور رسول ﷺ کا گستاخ قرار دیتے ہوئے کافر کہا ہو۔ اور اگر یہ ثابت نہ کر سکے تو حدیثِ صحیح کے مصداق ایک مسلمان کو بلاوجہ کافر کہہ کر خود کافر ہوئے یا نہیں؟

قارئین کرام مولوی حماد دیوبندی نے "راہ سنت" شمارہ نمبر 7 میں میرے اداریہ کا جواب دینے کی ناکام کوشش کی ہے (جیسا کہ آپ اگلے صفحات میں ملاحظہ کریں گے) لیکن میرے ان مطالبات کا جواب نہیں دیا۔ اس کے برعکس مولوی حماد دیوبندی نے کئی ایسی باتیں کہہ دیں جو کہ ہمارے حق میں اور دیوبندی مذہب کے خلاف ہیں۔ مولوی حماد دیوبندی کے مضمون کا جواب ملاحظہ کریں۔

ضروری نوٹ: مولوی حماد دیوبندی نے مجھے میثم عباس رضا خانی کہا ہے لہذا میں بھی مولوی حماد کو سید احمد اور اسماعیل دہلوی کی وجہ سے احمدی اور اسماعیلی کہنے میں حق بجانب ہوں۔

اعتراض نمبر 1- دیوبندی مولوی حماد اسماعیلی احمدی نے اپنے مضمون کے آغاز میں لکھا ہے "میثم عباس

بریلوی کی طرف سے بندہ کی بعض تحریروں پر اور اہل سنت کے بعض علماء پر اعتراضات کیے گئے ہیں۔ان اعتراضات کے سلسلے میں میثم صاحب اپنے پیش رو مولوی احمد رضا خان صاحب کے نقش قدم پر چلے ہیں، جس طرح احمد رضا خان صاحب نے اپنی کم فہمی کی بنا پر ساری زندگی سنیوں (یعنی دیوبندیوں) پر سب وشتم کرتے رہے حتیٰ کہ بریلوی فرقہ بنالیا۔اسی طرح میثم عباس صاحب اپنی کم فہمی کی بنا پر صحیح بات سمجھ نہ سکے (راہ سنت صفحہ 22)

جواب: قارئین آپ نے ملاحظہ کیا کہ مولوی حماد دیوبندی یہ کہہ رہا ہے کہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ اور راقم الحروف نے کم فہمی کی وجہ سے دیوبندیوں پر اعتراضات کیے ہیں۔

پہلی بات: مولوی حماد دیوبندی کی اس تحریر سے کذاب زمانہ امام المحرفین ڈاکٹر خالد محمود دیوبندی کا رد تو ہوگیا جس نے اعلیٰ حضرت عظیم البرکت کے بارے میں اپنی خباثت کا مظاہرہ کرتے ہوئے مطالعہ بریلویت جلد اوّل میں جگہ جگہ اعلیٰ حضرت کو انگریز کا ایجنٹ کہا اور لکھا ہے کہ انگریز کے کہنے پر دیوبندیوں کی عبارات کو غلط معنی پہنائے۔نیز اس مذکورہ دیوبندی نے ایک کتاب بنام دھما کہ لکھی جس کے "ان ٹائٹل" پر لکھا ہے کہ "چودھویں صدی میں انگریز کے اشارے پر جس شخص نے مسلمانوں میں تفرقہ ڈالا اور تکفیر کی"۔

دوسری بات: مولوی حماد دیوبندی کا یہ کہنا کہ یہ کم فہمی ہے جس کی بنا پر اعلیٰ حضرت نے دیوبندیوں کی عبارات کو نہیں سمجھا، تو تمہاری اطلاع کیلئے عرض ہے کہ یہی کم فہمی تمہارا امام اعظم امام المحدثین انور شاہ کشمیری دیوبندی بھی کر چکا ہے۔حوالہ ملاحظہ ہو۔

1۔اشرف علی تھانوی کی حفظ الایمان کے بارے میں کہتا ہے کہ "نفی علم غیب نبوی ﷺ کیلئے یہ بھی کہہ دیا گیا کہ علم غیب جزئی تو پاگلوں کو بھی ہوتا ہے۔یہ بھی ایک بے محل منطقی طریقہ کا استدلال تھا" (انوار الباری جلد 16 صفحہ 464 مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان)۔یعنی تھانوی نے شانِ رسالت کا لحاظ نہیں کیا۔

2۔مولوی احمد رضا بجنوری دیوبندی لکھتا ہے کہ "حضرت مولانا قاسم صاحب ہمارے اکابر دیوبند میں نہایت عظیم وجلیل شخصیت تھے اور علوم وحقائق کے بحرِ ناپیدا کنار ہمارے حضرت شاہ صاحب (یعنی انور شاہ کشمیری) بھی ان کی علمی تحقیقات کو بڑی عظمت واہتمام کے ساتھ بیان فرمایا کرتے تھے مگر بعض

چیزوں پر نقد فرماتے تھے مثلاً فرمایا کہ حضرت مولانا قدس سرہٗ نے بالذات و بالعرض کو ہر کتاب میں چھیڑا ہے اور بالعرض کے علاوہ مجاز اور واسطہ فی العروض کا لفظ بھی اطلاق کیا ہے، چنانچہ صلوٰۃ مقتدین کو مجاز اور صلوٰۃ امام کو بالذات کہا نیز حضور علیہ السلام کی نبوت کو بالذات کہا اور بقیہ انبیاء علیہم السلام کی نبوت کو بالعرض کہا۔ اس پر اس عالم نے اعتراض بھی کیا کہ پھر تو اور انبیاء کی نبوت ہی نہ رہی۔ مجھ سے حضرت الاستاذ مولانا محمود الحسن صاحب نے بیان کیا تو میں نے یہی کہا اعتراض تو قوی ہے۔ (انوار الباری جلد 15 صفحہ 214 مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان)۔ خود ساختہ دیوبندی مناظر خود دیکھ لو تمہارا دیوبندی مولوی، قاسم نانوتوی کی تحذیر الناس کا رد کر رہا ہے اور ایک دیوبندی قاسم نانوتوی کو ختم نبوت کا منکر کہہ رہا ہے۔ اگر اعلیٰ حضرت نے کہا تو ان پر تبرّا کیوں؟

نیز دیوبندی حکیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی نے کہا "جب مولانا محمد قاسم صاحب رحمۃ اللہ نے کتاب تحذیر الناس لکھی تو سب نے مولانا محمد قاسم صاحب کی مخالفت کی، مگر مولانا عبدالحیٔ صاحب" (قصص الاکابر صفحہ 164 مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان) بتاؤ مولوی حماد اسماعیلی احمدی کیا قاسم نانوتوی کی مخالفت کرنے والے ہندوستان کے تمام علماء کم فہم تھے؟ ان سب کے بارے میں بھی ویسے ہی تبرّا کرو جیسے اعلیٰ حضرت کے بارے میں کرتے ہو۔

3۔ براہین قاطعہ کی عبارت (جس میں شیطان کے علم کو نبی پاک ﷺ کے علم سے زیادہ کہا گیا ہے) پر فتویٰ کفر مولانا رحمت اللہ کیرانوی سمیت دیگر علماء حرمین شریفین نے دیا۔ (ملاحظہ ہو تقدیس الوکیل صفحہ 362 تا 445 مطبوعہ لاہور) مولوی حماد دیوبندی! کیا ان سب نے بھی کم فہمی کا مظاہرہ کیا ہے؟

4۔ رہ گئی رشید احمد گنگوہی کے فتویٰ کفر والی بات تو گنگوہی نے وقوع کذب باری تعالیٰ کے قائل کو کافر نہ کہا جس کی وجہ سے مختلف اطراف کے علماء نے گنگوہی کا ردّ کیا۔ گنگوہی کو جواب کی توفیق نہ ہوئی۔ گنگوہی کے مرنے کے بعد دیوبندیوں نے کہا کہ گنگوہی وقوع کذب باری تعالیٰ کا قائل نہیں، امکانِ کذب باری تعالیٰ کا قائل ہے۔ خیر امکان کذب کے عقیدہ کو بھی (جس کا اصل محرک اسمعیل دہلوی مردود ہے) دیوبندی علماء نے گستاخی کہا ہے ملاحظہ کریں:

بوادر النوادر صفحہ 209 پر تھانوی نے لکھا ہے کہ "حق تعالیٰ کو خالق کل شئی کہنا درست ہے اور خالق الکلاب والخنازیر کہنا بے ادبی ہے۔ چونکہ مسئلہ متنازع فیہا ایسی قبیل سے ہے اس لئے بعد

واجب سمجھنے اعتقاد عموم قدرت لکل شئ ممکن و اعتقاد تنزہ عن کل نقیضہ کے خصوص کے ساتھ انہیں کلام کرنے کو میں مستحسن نہیں سمجھتا'' (بوادر النوادر صفحہ 209 مطبوعہ ادارہ اسلامیات لاہور) کیا سمجھے مولوی حماد اسماعیلی احمدی جی! اب میں دیوبندی مولوی مذکور کے ایک اور ضرب رسید کرتا ہوں۔ مولوی خالد محمود مانچسٹروی نے مطالعہ بریلویت جلد اوّل صفحہ 334 میں امکان کذب کے بارے میں لکھا ہے کہ'' ہمارے علماء امکان کذب کے لفظ کو ابہام سوء ادب کی وجہ سے بے ضرورت اطلاق کرنے کو منع فرماتے ہیں'' (مطالعہ بریلویت صفحہ 334 جلد اوّل مطبوعہ المعارف لاہور) کچھ سکون ہوا نام نہاد دیوبندی حماد اسماعیلی احمدی جی کو؟ جگہ کی کمی کی وجہ سے بہت مختصر مختصر لکھ رہا ہوں ورنہ یہ موضوع بہت تفصیل کا متقاضی ہے۔ الحمدللہ میں نے ثابت کر دیا ہے کہ جس کو مولوی حماد دیوبندی نے اعلیٰ حضرت عظیم البرکت کی کم فہمی کہا ہے وہ مولوی حماد کی خباثت ہے۔ مولوی حماد اسماعیلی احمدی! تم اپنے حکیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی کا دیوبندیوں کے بارے میں ارشاد سنو۔ تھانوی کہتا ہے کہ'' چھینٹ چھینٹ کر تمام احمق میرے ہی حصے میں آگئے'' (الافاضات الیومیہ جلد اوّل صفحہ 431 مطبوعہ جامعہ اشرفیہ لاہور)۔ پھر اسی الافاضات الیومیہ میں ایک اور جگہ کہتا ہے کہ'' سارے بدفہم اور بدعقل میرے ہی حصہ میں آگئے'' (الافاضات الیومیہ جلد اوّل صفحہ 274 مطبوعہ جامعہ اشرفیہ لاہور)۔ پتہ چلا کہ بدفہم اور بدعقل دیوبندی ہیں نہ کہ ہم اہل سنت۔ مولوی حماد کا ہم اہل سنت کو کم فہم کہنا اس کی اپنی شقاوت قلبی ہے۔ اب مولوی مذکور پہ یہ لازم ہے کہ مذکورہ بالا باتوں کا جواب دے یا یہ تسلیم کرے کہ علمائے دیوبند کی عبارات گستاخی و توہین پر مشتمل ہیں۔ اپنے مضمون میں مولوی حماد دیوبندی نے اپنے زعم باطل میں میرے کچھ جھوٹ گنوائے ہیں جس کی حقیقت آپ ملاحظہ کریں کہ جھوٹ مولوی حماد اسماعیلی احمدی نے بولے ہیں یا میں نے؟

اعتراض نمبر 2۔ کلمہ حق کے اداریہ میں، میں نے لکھا تھا کہ مناظر اسلام مولانا عبدالتواب صدیقی سے میں نے دیوبندیوں سے مناظرہ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا کہ میں دیوبندیوں کی کفریہ عبارات پر مناظرہ کرنے کیلئے تیار ہوں، جو چاہے میرے ساتھ مناظرہ کر لے۔ اس کے جواب میں مولوی حماد دیوبندی نے کہا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ مدعی علیہ کی بات معتبر نہیں ہوتی جج بھی عدالت میں مدعی علیہ کے بیانات پر فیصلہ نہیں دیتا اس لئے کوئی غیر جانبدار گواہی پیش کرنی چاہئے تھی جو کہ ہمارے

پاس ویڈیو کی صورت میں موجود ہے جس میں عبد التواب بھاگا تھا۔

جواب: مولوی حماد دیو بندی! یہ بھی تمہارا دجل و فریب ہے کہ مناظر اسلام مولانا عبد التواب صدیقی مناظرہ سے بھاگ گئے تھے۔

اعلان: اگر دیو بندی دجال مولوی حماد ویڈیو میں یہ دکھا دے کہ مولانا عبد التواب صدیقی ویڈیو میں موجود ہیں اور انہوں نے ویڈیو میں راہ فرار اختیار کی ہے تو میں لکھ کر دوں گا کہ اس معاملہ میں دیو بندی سچے ہیں۔ لیکن قارئین کرام اعلیٰ حضرت عظیم البرکت کا یہ ادنیٰ غلام کہے دیتا ہے کہ دیو بندی مر تے مر جائیں گے لیکن یہ ثابت نہیں کر سکیں گے (انشاء اللہ تعالیٰ)۔

دوسری بات جو مولوی حماد نے لکھی ہے کہ مدعی علیہ کی بات معتبر نہیں ہوتی جو جج مدعی علیہ کے بیانات پر فیصلہ دے وہ اس قابل نہیں کہ جج بنے (راہ سنت شمارہ نمبر 7 صفحہ نمبر 23)، تو جناب مدعی کی بات بھی معتبر نہیں ہوتی۔ جج بھی کبھی صرف مدعی کے بیان پر فیصلہ نہیں دیتا جب تک کہ مدعی اپنا دعویٰ ثابت نہ کر دے ثبوت کے ساتھ۔

قارئین کرام کے لئے ایک لطیفہ: مولوی حماد اسماعیلی احمدی نے راہ سنت صفحہ 23 پر لکھا ہے جس کا مفہوم ہے کہ فریقین میں سے کسی کی بات پر فیصلہ نہیں ہوتا جب تک غیر جانبدار ثبوت نہ ہو۔ جو جج غیر جانبدار ثبوت کے بغیر فیصلہ دے وہ جھوٹا ہے۔ جبکہ اس سے پہلے صفحہ 13 پر دیو بندی دجال مولوی حماد نے دیو بندیوں کیلئے ایک خوشخبری کا اعلان کیا ہے، جس میں ایک فتح کا اعلان کیا ہے کہ ایک دیو بندی مولوی کو چک 127 میں اہلسنت مناظر پر فتح ہوئی ہے۔ (i) جس کا کوئی غیر جانبدار ثبوت نہیں دیا (ii) نہ ہی یہ لکھا ہے کہ موضوع مناظرہ کیا تھا (iii) مدعی اور مدعی علیہ فریقین میں سے کون تھا؟ اپنی تحریر کی رو سے دیو بندی مولوی حماد دجال خود کاذب ثابت ہوا کہ اسکی تحریر کے بموجب گواہی غیر جانبدار ہونی چاہئے۔ جو جج مدعی علیہ کے بیان پر فیصلہ دے وہ جج کے منصب کے قابل ہی نہیں اور یہاں مولوی حماد دیو بندی نے فریقین میں سے ہوتے ہوئے اپنی فتح کا اعلان کیا بغیر کسی غیر جانبدار ثبوت کے۔ اس لئے یہ بھی اس جج کی طرح بے انصاف اور جھوٹا ہے۔ بتاؤ نام نہاد دیو بندی مناظر! ہے کوئی معقول جواب تمہارے پاس؟

اعتراض نمبر 3۔ اس کے بعد مولوی حماد نے لکھا ہے کہ مولانا عبدالتواب صاحب کے اس بیان سے ثابت ہوتا ہے کہ عبدالتواب بریلویوں کی کفریہ عبارات پر مناظرہ کیلئے تیار نہیں ہیں اس لئے اس کا ذکر نہیں کیا اور کہا کہ میں دیوبندیوں کی کفریہ عبارات پر مناظرہ کیلئے تیار ہوں۔ بریلویوں کی عبارات کا ذکر نہیں کیا۔

جواب: پہلی بات تو یہ ہے کہ میں نے مولانا عبدالتواب صدیقی سے جتنا پوچھا انہوں نے اس کا اتنا جواب دیا۔ دوسری بات یہ کہ مولانا عبدالتواب صدیقی کا ہم اہلسنت و جماعت کے دفاع میں مناظرہ کرنے سے انکار کا ذکر کہاں موجود ہے؟ مولوی حماد دیوبندی اس کا ثبوت دینا تم پر لازم ہے۔ بصورت دیگر اپنا جھوٹا ہونا تسلیم کرلو۔

تیسری بات کہ یہ جو ہر بات میں نصر اللہ قادری کو عبدالتواب کا وکیل لکھتے ہو، اس کا کوئی ثبوت ہے؟ مولانا عبدالتواب صدیقی سے میں نے بالمشافہ جا کر پوچھا ہے کہ اس شخص کو آپ نے اپنا وکیل مقرر کیا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے اسے اپنا وکیل مقرر نہیں کیا۔ اب قارئین فیصلہ آپ پر ہے کہ دیوبندیوں میں دیانت نام کی کوئی چیز ہے؟ بغیر کسی وکالت نامہ کے اس شخص کو عبدالتواب صدیقی صاحب کا وکیل کہنا دیوبندیوں کا دجل وفریب ہے۔ دیوبندی مولوی حماد اسماعیلی احمدی! مجھے یہ بتاؤ کہ اگر کوئی دیوبندی تمہاری طرف سے آ کر مولانا عبدالتواب صدیقی صاحب کو تمہارے وکالت نامے کے بغیر مناظرہ کا کہے اور جب اس کا چیلنج قبول کر کے اسے مناظرہ کے لئے کہا جائے تو وہ تمہاری تحریر نہ پیش کر سکے۔ تو کیا یہ کہنا درست ہے مولوی حماد دیوبندی دجال مناظرہ کرنے سے فرار اختیار کر گیا ہے؟ اس کے جواب کا انتظار رہے گا۔

اعتراض نمبر 4۔ میں نے کلمہ حق کے اداریہ میں لکھا تھا کہ مناظرہ ہوئے بغیر دیوبندیوں کا اپنی فتح کا اعلان کرنا دیوبندیوں کی بھڑک مارو ذہنیت کا عکاس ہے، تو اس کے جواب میں دیوبندی مولوی حماد نے کہا یہ سب پر واضح ہے کہ عبدالتواب صدیقی نے مناظرہ سے فرار اختیار کیا ہے لہذا یہ کہہ کر اپنی جان نہیں چھڑائی جا سکتی۔

جواب: مختصر طور پر یہ کہتا ہوں کہ یہ تمہاری بڑھک ہے کہ اپنے گھر میں بیٹھ کر چیلنج کرتے رہو جب تمہیں کہہ دیا گیا ہے کہ تم راولپنڈی میں مناظر اسلام فاتح وہابیت علامہ محمد حنیف قریشی صاحب کے پاس

اپنے پانچ ذمہ دار اشخاص کو بھیجو جو مناظرہ کی ذمہ دار کو قبول کر کے شرائط مناظرہ طے کریں۔ پھر تم میدان میں آنے کی ہمت کیوں نہیں کرتے؟ اس لئے کہ کہیں تمہارے پول نہ کھل جائیں۔

اعتراض نمبر 5: کلمہ حق کے اداریہ میں میں نے کہا کہ دیوبندی راہ فرار اختیار کرنے کی خاطر نا معقول شرائط ذکر کرتے ہیں اسکے جواب میں حماد نے اپنی شرائط ذکر کی ہیں وہ ملاحظہ فرمائیں۔

1۔ گفتگو حسام الحرمین کے مطابق ہوگی اور حسام الحرمین کی ترتیب پر ہوگی۔

2۔ احمد رضا خان کی کفریہ عبارات پر گفتگو پہلے ہوگی۔

پھر لکھا ہے کہ جس کتاب کی وجہ سے علمائے دیوبند کو کافر کہا جا رہا ہے اس کے مطابق بحث کرنا کیوں نا معقول نظر آرہا ہے؟

جواب: نا معقول کہنے کی وجوہات یہ ہیں کہ دیوبندی مجلّہ ''راہ سنت'' کے ان ٹائٹل پر ''بیاد'' کے تحت مشہور دیوبندی مناظر مولوی منظور نعمانی کا نام لکھا ہے۔ مولوی منظور نعمانی نے اپنے مناظروں میں اپنے اکابرین کا ناکام دفاع کرنے کی کوشش کی ہے۔ کبھی یہ نہیں کہا کہ احمد رضا کے کفر پر پہلے مناظرہ کرو، اس کو نا معقول کہنے کی وجہ یہ ہے کہ سو سال سے زائد عرصہ سے دیوبندی ہم اہلسنت کو عشق رسول ﷺ میں غلو کرنے والا کہتے آئے ہیں (فقیر کے پاس کئی حوالہ جات موجود ہیں) اب انہوں نے پانسا پلٹا ہے اور اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ سمیت دیگر کئی علماء اہلسنت کو اللہ اور رسول اللہ ﷺ کا گستاخ کہہ رہے ہیں۔ آخر یہ کس وجہ سے ہے؟ جواب تمہارے ذمہ ہے۔ اس کی صرف ایک وجہ سمجھ میں آتی ہے کہ دیوبندی چور مچائے شور والے فارمولے پر عمل پیرا ہیں کہ ہماری گستاخیوں کا عوام الناس کو پتہ نہ چلے اور ہم اپنے فریق مخالف کے بارے میں کافر کافر گستاخ گستاخ کا جھوٹا پروپیگنڈہ کریں تا کہ ہمارا فریق دفاعی پوزیشن پر آجائے۔ میں پوچھتا ہوں کہ جو احساس مولوی حماد دیوبندی وغیرہ کو ہوا ہے منظور نعمانی کو نہیں تھا؟ کہ اپنے اکابرین کی عبارات سے پہلے احمد رضا اور دیگر علماء اہلسنت کے کفریات پر مناظرہ کرنا ہے؟ جواب دو مولوی حماد دیوبندی؟ رہی حسام الحرمین کی ترتیب کے مطابق مناظرہ کرنے والی بات تو اس پر مناظرہ کرنے سے ہم کو انکار نہیں، لیکن اپنی دوسری شرط کو اپنے اکابرین سے ثابت تو کر کے دکھاؤ کہ انہوں نے اعلیٰ حضرت کو گستاخ رسول قرار دیتے ہوئے کافر کہا ہو۔

دوسرا جواب: جوابی مضمون کی تیاری کے سلسلے میں مولوی الیاس گھمن دیوبندی کی تقریر کا

اقتباس سنا جس میں مولوی الیاس گھمن نے کہا ہے کہ میں اپنے اکابرین کی عبارات پر مناظرہ کیلئے تیار ہوں چاہے کوئی بھی جگہ ہو۔لیکن مولوی حماد دیو بندی نے کہا ہے کہ پہلے اعلیٰ حضرت کے کفر پر بات ہوگی بعد میں اکابرین دیو بند کی عبارات پر بات ہوگی۔ چونکہ مولوی حماد دیو بندی اور مولوی الیاس گھمن کا آپس میں ہی اتفاق نہیں ہے کہ کس ترتیب پر پہلے مناظرہ کرنا ہے؟اس لئے ان دونوں کو چاہیے کہ پہلے خود اپنا اختلاف ختم کریں۔اور ان سے یہ بھی مطالبہ ہے کہ اپنا موقف وہ پیش کریں جو تمہارے اکابرین کا مصدقہ ہے۔اس لئے کہ ہمارا موقف ہمارے اکابرین سے ثابت ہے کہ" دیو بندی اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کے گستاخ ہیں،اس لئے یہ کافر ہیں" جبکہ دیو بندیوں کا یہ موقف کہ" اعلیٰ حضرت اللہ ورسول اللہ ﷺ کے گستاخ ہیں لہذا کافر ہیں"۔ مولوی حماد دیو بندی ومولوی الیاس گھمن دیو بندی و مولوی رب نواز حنفی دیو بندی وغیرہ تمام نام نہاد دیو بندی اپنے اکابرین سے ثابت نہیں کر سکتے۔یہ اعلیٰ حضرت کے اس ادنیٰ غلام کا چیلنج ہے۔

اعتراض نمبر 6۔ مولوی حماد نے اپنے مضمون میں ایک اعتراض یہ بھی کیا ہے کہ حسام الحرمین بریلوی فرقہ کے وجود کا سبب بنی ہے، بریلوی قیامت تک اسے سچا ثابت نہیں کر سکتے۔

جواب: یہ مولوی حماد کا وہ سیاہ جھوٹ ہے کہ اس پر جتنی بھی لعنت کی جائے کم ہے۔مولوی حماد دیو بندی تمہیں جھوٹ بولتے ہوئے شرم آنی چاہئے،تفرقہ تو تقویۃ الایمان نے ڈالا۔تقویۃ الایمان 1223ھ بمطابق 1826/27ء میں شائع ہوئی (مقدمہ تقویۃ الایمان صفحہ 15 از غلام رسول مہر) جبکہ اعلیٰ حضرت کی پیدائش 1856ء میں ہوئی۔تقویۃ الایمان اعلیٰ حضرت کی پیدائش سے تقریباً 29 سال پہلے چھپ کر لڑائی جھگڑے کروا چکی تھی۔تمہارے امام مولوی اسماعیل دہلوی نے تقویۃ الایمان میں مسلمانوں کو مشرک،کافر بنا کر برصغیر میں نہ ختم ہونے والا انتشار پیدا کیا گیا۔تقویۃ الایمان کی وجہ سے ہندوستان میں وہابی اور دیو بندی فرقے وجود میں آئے۔آؤ تمہیں تمہاری کتابوں سے مختصر مختصر میں یہ دکھاؤں کہ تفرقہ کس نے ڈالا۔تمہارا حکیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی اپنی کتاب ارواح ثلاثہ میں لکھتا ہے کہ اسماعیل دہلوی نے تقویۃ الایمان پیش کی اور کہا کہ" میں نے یہ کتاب لکھی ہے اور میں جانتا ہوں کہ اس میں بعض جگہ ذرا تیز الفاظ بھی آگئے ہیں اور بعض جگہ تشدد بھی ہوگیا ہے مثلاً ان امور کو جو شرک خفی تھے شرک جلی لکھ دیا گیا ہے،ان وجوہ سے مجھے اندیشہ ہے کہ اس کی اشاعت سے شورش

ضرور ہوگی"۔ پھر چند سطور بعد مزید لکھا ہے کہ "میں نے یہ کتاب لکھ دی ہے، گو اس سے شورش ہوگی مگر توقع ہے کہ لڑ بھڑ کر خود ٹھیک ہو جائیں گے" (ارواح ثلاثہ صفحہ 83،84 مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ اردو بازار لاہور)۔ آنکھیں کھول کر پڑھو کہ تمہارا امام کہہ رہا ہے کہ اس میں تیز الفاظ ہیں اور اس کی وجہ سے لڑائی جھگڑے ہوں گے، مگر لڑ بھڑ کر ٹھیک ہو جائیں گے۔ افسوس تمہارے امام مولوی اسماعیل دہلوی کو پتہ بھی تھا کہ اس کتاب سے لڑائی جھگڑا ہوگا لیکن پھر بھی اس کتاب کو شائع کرنے سے باز نہ آیا۔ تقویۃ الایمان کے گستاخانہ انداز کا اقرار مولوی اشرف علی تھانوی کو بھی ہے جیسا کہ تھانوی نے اپنے فتاویٰ میں لکھا ہے "تقویۃ الایمان میں بعض الفاظ جو سخت واقع ہو گئے ہیں، تو اس زمانہ کی جہالت کا علاج تھا"۔ اس کے چند سطر بعد اشرف علی تھانوی دیوبندی مزید لکھتا ہے "اب جو بعضوں کی عادت ہے کہ ان الفاظ کو بلا ضرورت بھی استعمال کرتے ہیں، یہ بے شک بے ادبی اور گستاخی ہے"۔ (امداد الفتاویٰ جلد 5 صفحہ 382،383 مطبوعہ ادارہ اشرف العلوم مولوی مسافر خانہ کراچی)

دیوبندیو! تمہارے اشرف علی تھانوی نے بھی مان لیا کہ تقویۃ الایمان کا لب ولہجہ بے شک بے ادبی اور گستاخی پر مشتمل ہے۔

تمہارا "امام اعظم" مولوی انور شاہ کشمیری بھی تقویۃ الایمان سے ناخوش ہے، ملاحظہ ہو "میں تقویۃ الایمان سے زیادہ راضی نہیں ہوں" (ملفوظات محدث کشمیری صفحہ 178 مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان) کچھ سطروں کے بعد لکھا ہے کہ "میں اس لئے راضی نہیں ہوں کہ محض ان عبارات کی وجہ سے بہت سے جھگڑے ہو گئے ہیں"۔ (ملفوظات محدث کشمیری صفحہ 178 مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان) ایک سطر کے بعد تقویۃ الایمان کے بارے میں قاسم نانوتوی کا قول بھی نقل کیا ہے، ملاحظہ ہو "یہی بات کہ میں راضی نہیں ہوں اس رسالہ (تقویۃ الایمان) سے مجھے مرحوم حضرت مولانا نانوتوی سے بھی پہنچی ہے" (ملفوظات محدث کشمیری صفحہ 76 مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان)

بتاؤ مولوی حماد کچھ طبیعت صاف ہوئی یا نہیں؟ اب اگر شرم وحیاء ہے تو حسام الحرمین اور میرے اعلیٰ حضرت کے بارے میں بکواس کرنے سے پہلے ان عبارات کو پڑھ لینا میرے پاس اور بھی حوالہ جات ہیں صرف اختصار کی وجہ سے نقل نہیں کر رہا۔

رہی حسام الحرمین کی سچائی ثابت کرنے والی بات تو حسام الحرمین سچی ہے، تم جیسے کذاب

کے کہنے سے جھوٹی نہیں ہو جائے گی۔ حسام الحرمین کی سچائی دیکھنی ہو تو حسام الحرمین اور الصوارم الہندیہ میں علمائے حرمین و ہندوستان کی تصدیقات دیکھ لو۔

اس کے علاوہ ردّ شہاب ثاقب ورد سیف یمانی از علامہ مفتی محمد اجمل سنبھلی رحمۃ اللہ علیہ، تحقیقات از فقیہ اعظم ہند مولانا شریف الحق امجدی علیہ الرحمۃ، وقعات السنان، ادخال السنان، الموت الاحمر، مفتی اعظم ہند مولانا مصطفیٰ رضا خان رحمۃ اللہ علیہ، تقدیس الوکیل حضرت العلام مولانا غلام دستگیر قصوری علیہ الرحمۃ ودیوبندی مذہب وغیرہ کتب بالخصوص ملاحظہ کرو جس سے حسام الحرمین کی صداقت تم پر آشکار ہو گی۔ اپنی خباثت کی وجہ سے تم کو یہ نظر نہ آئے تو الگ بات ہے، لیکن انصاف پسند قارئین ہم اہلسنت کی صداقت اور دیوبندیوں کی خباثت کو ضرور جان جائیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

اعتراض نمبر 7: دیوبندی مولوی حماد نے ایک یہ بھی اعتراض کیا ہے کہ حسام الحرمین کو سچا ثابت کرنے کی باری آتی ہے تو سب حلوے والے بھائی یا حلوہ کہہ کر بھاگتے نظر آتے ہیں۔

جواب: دیوبندی مولوی حماد نے ہم اہلسنت پر حلوہ کھانے کا اعتراض تو جڑ دیا ہے لیکن اپنی چارپائی کے نیچے ڈنڈا نہیں پھیرا۔ دیوبندی کذاب! آؤ تمہیں آئینہ دکھاؤں۔

پہلا جواب: حلوہ کھانے میں دیوبندیوں کو تکلیف کیوں ہوتی ہے؟ وجہ بیان کی جائے۔

قارئین کرام! دیوبندیوں کے امام ربانی مولوی رشید احمد گنگوہی کا حلوہ کھانے کا شوق ملاحظہ کریں۔ مولوی اشرف علی تھانوی نے بیان کیا ہے کہ ”ایک صاحب نے حضرت گنگوہی سے عرض کیا تھا کہ حضرت دانت بنوا لیجئے فرمایا کیا ہوگا، دانت بنوا کر پھر بوٹیاں چبانی پڑیں گی۔ اب تو دانت نہ ہونے کی وجہ سے لوگوں کو رحم آتا ہے، نرم نرم حلوہ ملتا ہے“ (الافاضات الیومیہ جلد اوّل صفحہ 431 مطبوعہ جامعہ اشرفیہ لاہور)۔ دیوبندی مولوی حماد اسماعیلی احمدی! انصاف کی بات تو یہ ہے کہ جس طرح اہلسنت کا مذاق اڑایا ہے بالکل اسی طرح اپنے گرو رشید احمد گنگوہی کا بھی مذاق اُڑاؤ۔

دوسرا جواب: اگر حلوہ کھانا باعث اعتراض ہے تو پھر مٹھائی کھانا بھی قابل اعتراض ہونا چاہیے۔

ذیل میں دیوبندی اکابرین کی مٹھائی سے ”شدید محبت“ کے واقعات ملاحظہ کریں۔

دیوبندیوں وہابیوں کے امام مولوی اسماعیل دہلوی سے کسی نے کہا کہ دُعا کرو تو مولوی اسماعیل

دہلوی نے جواب دیا "میری دُعا تو مٹھائی کے بغیر چپکتی نہیں۔ اس پر ایک شخص نے وعدہ کیا کہ سب جہاز کے لوگوں کو مسقطی حلوہ کھلواؤں گا" (ارواح ثلاثہ صفحہ 82 مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ اُردو بازار لاہور)۔ دیکھا دیوبندی مولوی حماد تمہارے امام کی تو دُعا بھی مٹائی کے بغیر قبول نہیں ہوتی۔

اپنے گرو دجال اعظم مولوی حسین احمد مدنی کی مٹھائی سے شدید محبت کے واقعات بھی پڑھ لو۔ مولوی ابوالحسن بارہ بنکوی دیوبندی نے لکھا ہے کہ "حضرت (حسین احمد مدنی) رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مٹھائی کھلایئے۔ والد صاحب سے فرمایا مٹھائی آپ کھلایئے میں تو آپ کا مہمان ہوں۔ مگر حضرت نے کچھ دیر تو مزید اصرار کیا اور جب دیکھا کہ اس طرح کام نہیں چلتا تو والد صاحب کو پچھاڑ کر جیب سے روپے نکالے اور مٹھائی منگائی (شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی کے حیرت انگیز واقعات صفحہ 189 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ اُردو بازار کراچی)۔

حسین احمد مدنی کی مٹھائی سے شدید محبت کو ملاحظہ کیا۔ حسین احمد مدنی ہی کا ایک اور واقعہ ملاحظہ کریں۔ حاجی بدرالدین صاحب ساکن اینچولی ضلع میرٹھ ہمیشہ حضرت (حسین احمد مدنی) رحمتہ اللہ علیہ کے جاں نثاروں مزاج شناسوں اور مخصوص خدام میں سے رہے ہیں۔ وہ جب بھی مجلس میں ہوتے کسی نہ کسی عنوان سے مٹھائی ضرور طلب کی جاتی۔ کبھی مقدمہ جیتنے کی خوشی میں، کبھی زمین کی خریداری کے سلسلہ میں اور کبھی نواسہ وغیرہ کی پیدائش کی تقریب میں۔ اگر موصوف مٹھائی کھلانے سے انکار کرتے تو ان کی تلاشی لی جاتی اور جو کچھ برآمد ہوتا وہ حضرت (حسین احمد مدنی) رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں پیش کردیا جاتا، اس میں سے جس قدر مناسب سمجھتے مٹھائی کا حکم فرما دیتے (شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی کے حیرت انگیز واقعات صفحہ 194 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ اُردو بازار کراچی)۔

نوٹ: یہی واقعہ (شیخ الاسلام حضرت حسین احمد مدنی واقعات وکرامات کی روشنی میں صفحہ 77 مصنف مولوی رشید الدین حمیدی دیوبندی مطبوعہ اسلامی کتب خانہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی میں بھی مذکور ہے)۔

مزید ملاحظہ کیجئے:

ایک مرتبہ ایسا ہوا کہ عشاء کے وقت حضرت (حسین احمد مدنی) رحمتہ اللہ علیہ مہمان خانہ سے اُٹھ کر مکان میں وضو کرنے تشریف لے گئے۔ کچھ (دیوبندی) حضرات جو تاک میں تھے حضرت کے تشریف لے جاتے ہیں حاجی صاحب پر ٹوٹ پڑے، مگر روپیہ حاصل کرنے میں کامیاب نہ ہوسکے یہاں تک کہ اس چھینا جھپٹی میں کئی جگہ سے حاجی صاحب کا کرتہ بھی پھٹا اور جو حصہ پھٹنے سے بچ گیا تھا اُسے خود حاجی صاحب نے پھاڑ

کر بالکل نا قابل استعمال بنادیا۔ جب حضرت رحمۃ اللہ علیہ وضو کر کے باہر تشریف لائے تو حاجی صاحب نے آگے بڑھ کر اپنی مظلومیت اور کرتے کی تباہی کا پورا پورا مظاہرہ کیا۔ حضرت نے فرمایا" آپ نے مٹھائی کیوں نہیں کھلائی ؟" (حسین احمد مدنی کے حیرت انگیز واقعات صفحہ 195 مولوی ابوالحسن باری بنکوی)

ضروری نوٹ: یہ واقعہ شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنی واقعات و کرامات کی روشنی میں صفحہ 77 مصنف رشید الدین حمیدی دیوبندی مطبوعہ اسلامی کتب خانہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی میں بھی مذکور ہے۔

قارئین آپ نے ملاحظہ کیا کہ حسین احمد مدنی اور اسکے دیوبندی معتقدین مٹھائی کے کتنے شوقین ہیں؟ دیوبندیوں کے امام مولوی قاسم نانوتوی کو بھی مٹھائی کھانے کا بہت شوق تھا، دیوبندی حکیم الامت اشرف علی تھانوی کی زبانی ملاحظہ کریں۔

مولانا محمد قاسم صاحب کے پاس آپ کے خادم مولوی فاضل حاضر تھے۔ مولانا نے اُن کو مٹھائی تقسیم کرنے کے واسطے فرمایا (کیونکہ مولانا کا کوئی جلسہ مٹھائی سے خالی نہ تھا اگر کہیں سے آئی ہوئی نہ ہوتی تو خود منگوا کر تقسیم فرماتے) انہوں نے تقسیم کردی (ارواح ثلاثہ صفحہ 255 مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ اُردو بازار لاہور)

دیوبندیوں کا امام مولوی قاسم نانوتوی بھی مٹھائی کا بہت دلدادہ تھا۔ نیز اپنے حکیم الامت اشرف علی تھانوی کے دادا کا واقعہ بھی یاد کرو کہ جو مرنے کے بعد قبر سے مٹھائی لے کے گھر آیا، تفصیل کیلئے کتاب "اشرف السوانح" ملاحظہ کریں۔ دیوبندی مولوی حماد نے ہمیں حلوہ والے کہا، جس کا منہ توڑ جواب میں نے رشید احمد گنگوہی کے حوالے سے دیا اور دیگر دیوبندی اکابرین سے ثابت کیا کہ وہ مٹھائی کے بہت زیادہ شوقین تھے۔ لہذا مولوی حماد کے جواب میں ترکی بہ ترکی دیوبندیوں کو مٹھائی والے کہنا چاہیے۔ اب اگر دیوبندی مذکور میں غیرت ہوئی تو دوبارہ اہلسنت پر طعن نہیں کریگا۔

اعتراض نمبر 8: کلمہ حق کے اداریہ میں میں نے لکھا تھا کہ جب دیوبندی اکابر نے اللہ عزّ وجل اور رسول اللہ ﷺ کی شان میں بکواسات کیں تو اعلیٰ حضرت عظیم البرکت نے دیوبندی اکابر کو بذریعہ خطوط ان عبارات سے رجوع اور توبہ کرنے کا کہا، لیکن دیوبندی اکابر نے ڈھیٹ پن کا مظاہرہ کرتے ہوئے توبہ سے انکار کیا۔ اس کا جواب دیتے ہوئے مولوی حماد اسماعیلی احمدی نے کہا ہے کہ یہ سب الزام ہے اس کو احمد رضا (اعلیٰ حضرت) ثابت نہ کر سکے، نیز الزام اور چیز ہے اور اختلاف اور چیز۔ الزام یہ ہوتا ہے کہ ایک فریق دوسرے فریق پر کوئی شے لازم کرے لیکن دوسرا اس سے انکار کرے اور اختلاف یہ ہوتا ہے کہ ایک فریق دوسرے پر کوئی شے لازم کرے اور دوسرا اس کا اقرار کرے تو یہ اختلاف ہوگا۔ اس لئے احمد رضا (اعلیٰ حضرت) نے دیوبندیوں پر الزامات لگائے

جن کا دیوبندی انکا کرتے ہیں۔

جواب: دیوبندی مولوی حماد نے اپنا ایک اصول بیان کیا ہے کہ الزام وہ ہوتا ہے جسے فریق مخالف تسلیم نہ کرے اور الزامات کو رد ہی کیا جائے (1) اس کے جواب میں مجھے بتایا جائے کہ قادیانی بھی اپنے اوپر لگائے جانے والے الزامات میں سے اکثر کو نہیں مانتے، تو کیا دیوبندی مولوی حماد کے اصول کے مطابق وہ بھی سچے ہوئے کہ وہ انکار کرتے ہیں؟ (2) اور دیوبندی ہم اہلسنت و جماعت کی کتابوں میں سے عبارات کو قطع برید کر کے جو ناحق الزامات لگاتے ہیں، ہم ان کا انکار کرتے ہیں تو ہم پر اعتراض کیوں کرتے ہو؟ اس وقت تمہارا اصول کہاں جاتا ہے؟ یا صرف اپنے دفاع کیلئے یہ اصول نکالا ہے؟ (3) مجھے یہ بھی بتایا جائے کہ کیا ہر الزام جھوٹا ہی ہوتا ہے؟ جواب دو دیوبندی مولوی حماد!

دیوبندی مولوی حماد اسماعیلی احمدی نے مولانا ارشد القادری علیہ الرحمۃ کا ایک حوالہ بھی نقل کیا ہے، ملاحظہ کریں ''علماء دیوبند۔۔۔نصف صدی سے سارے جہاں میں مورد الزام ہیں''۔ اس سے یہ تاثر دینے کی کوشش کی ہے کہ دیوبندیوں پر صرف الزام ہی ہیں ان کی حقیقت کچھ نہیں ہے۔

جواب: دیوبندی مولوی حماد نے لفظ ''مورد الزام'' سے اپنا دفاع کرنے کی کوشش کی ہے، کہ ہم پر صرف الزام ہے، حقیقتاً ہم پر ثابت نہیں۔ دیوبندی مولوی حماد اسماعیلی احمدی! یہ دیکھو فیروز اللغات میں مورد الزام کے معنی لکھے ہیں ''جس پر کوئی الزام وارد ہو، ملزم'' اب ملزم کے معنی بھی فیروز اللغات میں دیکھو جس میں ملزم کے معنی 1۔قصوروار، 2۔گناہ گار، 3۔الزام لگایا ہوا لکھے ہیں۔ ملزم کے معنی گناہ گار اور قصوروار کے بھی ہیں۔ لیکن دیوبندی مولوی حماد نے یہاں مغالطہ دینے کی کوشش کی ہے کہ الزام جھوٹا ہی ہوتا ہے، یہ اس کی نری جہالت ہے۔ اس کے اصول کے مطابق تو دنیا میں کوئی بھی قصوروار نہ ٹھہرے کہ ہر ایک انکار کرتا جائے اور دیوبندی مولوی حماد اسماعیلی احمدی کے اصول کے مطابق سچا قرار پاتا جائے۔ مولانا ارشد القادری علیہ الرحمۃ نے تو دیوبندیوں کے کفریات پر کتابیں لکھیں مناظرے کئے اور تم ان کی عبارت سے مغالطہ دینے کی کوشش کر رہے ہو۔ مولوی حماد اسماعیلی احمدی! مزید تفصیل کیلئے مولانا ارشد القادری کی کتابیں (زلزلہ، زیروزبر، تبلیغی جماعت، دعوت انصاف) پڑھو تاکہ تمہاری آنکھیں کھلیں، ان کتابوں میں انہوں نے اہلسنت اور دیوبندی مذہب میں اختلافات کی وجوہات کا ذکر کیا اور دیوبندی عقائد کا رد کیا ہے۔

اعتراض نمبر 9۔ میں نے کلمہ حق میں لکھا تھا کہ علماء حرمین نے حسام الحرمین میں دیوبندیوں پر فتویٰ کفر دیا اس کا جواب دیتے ہوئے مولوی حماد اسماعیلی احمدی نے کہا کہ احمد رضا نے جھوٹی عبارتیں پیش کیں۔

جواب: قارئین کرام دیوبندی اپنے اکابرین کے کفر پر پردہ ڈالنے کیلئے طرح طرح کے جھوٹ بولتے ہیں جیسا کہ آپ نے ملاحظہ کیا حماد اسماعیلی احمدی کا یہ کہنا کہ اعلیٰ حضرت نے جھوٹی عبارتیں پیش کر کے فتویٰ حاصل کیا۔ اس کا منہ توڑ جواب ملاحظہ کریں۔ دیوبندیوں کے رئیس المناظرین مولوی مرتضیٰ حسن چاند پوری نے لکھا ہے کہ" ہاں اگر علمائے حرمین شریفین کے سامنے علمائے دیوبند کے تصنیف کردہ کتابیں پیش کر کے اس پر کفر کا فتویٰ لیتے تو تب البتہ فاضل بریلوی کو ہم بھی سچا کہتے" (مجموعہ رسائل چاند پوری صفحہ نمبر 758 مطبوعہ انجمن ارشاد المسلمین لاہور)۔ آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ دیوبندی عالم کے بقول اگر اعلیٰ حضرت کتابیں پیش کر کے فتویٰ لیتے تو پھر اعلیٰ حضرت سچے ہوتے۔ آیئے اعلیٰ حضرت عظیم البرکت کی سچائی کا ثبوت ملاحظہ کیجئے۔ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت "حسام الحرمین" میں فرماتے ہیں:

"ہم مرزا قادیانی کتاب "اعجاز احمدی" اور "ازالۃ الاوہام" پیش کرتے ہیں۔ ہم رشید احمد گنگوہی کے ایک فتویٰ کا فوٹو پیش کرتے ہیں۔ ہم مولوی رشید احمد گنگوہی کی کتاب "براہین قاطعہ" پیش کرتے ہیں جو اس نے اپنے ایک شاگرد مولوی خلیل احمد انبیٹھوی کے نام سے شائع کر کے تقسیم کی ہے۔ ہم اشرف علی تھانوی کی کتاب "حفظ الایمان" سامنے لاتے ہیں۔ آپ ان کتابوں کو سامنے رکھیے اور ان خط کشیدہ عبارات کو غور سے پڑھیے اور جہاں جہاں انہوں نے اپنے عقائد کا اظہار کیا ہے۔ کیا یہ لوگ اپنی ان عبارات اور باتوں سے دین کی بنیادی ضروریات کو مسخ نہیں کر رہے؟" (حسام الحرمین صفحہ 15 مطبوعہ لاہور)۔

الحمد للہ اعلیٰ حضرت کی سچائی دیوبندی اصول کے مطابق میں نے دکھا دی کہ اعلیٰ حضرت نے علمائے حرمین شریفین کے سامنے اصل کتابیں بھی پیش کیں۔ اب ہے کوئی جواب تمہارے پاس؟ اے نام نہاد دیوبندی مناظر، اعلیٰ حضرت عظیم البرکت کے خلاف بکواس کرنے والے، دجال دیوبند، اعلیٰ حضرت کے اس غلام نے الحمد للہ تمہارا ناطقہ بند کر دیا ہے۔

اعتراض نمبر 10: مولوی حماد نے کہا کہ اعلیٰ حضرت کے ساتھ حرمین میں برا سلوک ہوا، اس کا حال شہاب ثاقب، مقدمہ شہاب ثاقب اور مطالعہ بریلویت میں پڑھو۔

جواب: کسی نے کہا تھا کہ جھوٹ اتنا بولو کہ اس پر سچ کا گمان ہو مولوی حماد اسماعیلی احمدی اس پر سختی سے عمل

پیرا ہے۔ جسکی وجہ سے یہ جھوٹ پر جھوٹ بولتا چلا جا رہا ہے۔ دیوبندی دجال کو ''شہاب ثاقب'' جیسی بدنام زمانہ کتاب کا نام لیتے ہوئے شرم نہ آئی کہ اس میں تمہارے گرو حسین احمد مدنی کانگریسی نے اپنے زعم باطل میں اعلیٰ حضرت کو لاجواب کرنے کیلئے ایسی مکاری کی کہ شاید کسی نے نہ کی ہو۔ دیوبندی دجال کے ''شیخ الاسلام'' حسین احمد مدنی دیوبندی دجال اعظم کا شہاب ثاقب میں پہلا دجل ملاحظہ کریں، لکھتا ہے کہ

(i) ''جناب شاہ حمزہ صاحب مارہروی مرحوم خزینۃ الاولیاء طبوی کانپور صفحہ 15 میں ارقام فرماتے ہیں، علم غیب صفت خاص ہے ربّ العزۃ کی جو عالم الغیب والشہادۃ ہے'' (شہاب ثاقب صفحہ 278 مطبوعہ دار الکتاب لاہور)

(ii) حسین احمد مدنی دوسرا من گھڑت حوالہ بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ ''جناب بندہ درہم و دینار صاحب کے دادا یعنی مولوی رضا علی خان صاحب ہدایت الاسلام مطبوعہ صبح صادق سیتاپور صفحہ 30 میں فرماتے ہیں'' (شہاب ثاقب صفحہ 278 مطبوعہ دار الکتاب لاہور)۔ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ نے ''ابحاث اخیرہ'' میں ان دو کے علاوہ اور بھی جعلی کتابوں کے نام گنوائے ہیں جو دیوبندیوں نے گڑھیں۔

چیلنج: مولوی حماد دیوبندی، مولوی الیاس گھمن دیوبندی اور تمام دیوبندیت کو یہ اعلیٰ حضرت کی طرف سے چیلنج ہے کہ اگر تم میں شرم و حیا ہے تو اپنے ''شیخ الاسلام'' حسین احمد مدنی دیوبندی کو سچا ثابت کرنے کے لئے ان کتابوں کو دنیا کے سامنے لاؤ ورنہ اقرار کرلو کہ حسین احمد مدنی سے اعلیٰ حضرت کا جواب نہ بن سکا اس لئے اس نے یہ کتابیں گھڑی ہیں جواب تمہارے ذمہ ہے۔

شہاب ثاقب مقدمہ شہاب ثاقب اور مطالعہ بریلویت کے پڑھنے کا مشورہ دینا مولوی حماد دیوبندی کو مفید نہیں کیونکہ میں نے گزشتہ صفحات میں ثابت کردیا ہے کہ دیوبندی جعلساز ہیں اور اپنے مخالف کو نیچا دکھانے کیلئے جعلسازی کرنے سے بھی باز نہیں آتے۔ اس لئے دیوبندی کتب میں درج روایات ہم پر حجت نہیں۔

دیوبندیوں کی جعلسازی کی نئی مثال: دیوبندی مجلّہ ''راہ سنت'' کی انتظامیہ نے سیدی امام

احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی علمی کتاب ''نطق الہلال'' مطبوعہ سنی رضوی کتب خانہ گلشن کالونی فیصل آباد میں کئی جگہ تحریف کر کے شائع کیا۔ دیوبندیوں نے بددیانتی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنی نسلی و خاندانی فن کاری کے مطابق اصل کتاب کو کتر بتر کر 47 صفحات کی بجائے اسکے صرف 15 صفحات شائع کئے۔ اس کتاب میں تحریفات کی بھر مار کی گئی ہے اور ان نجدی دیوبندیوں نے اس مبارک کتاب میں یہودیانہ تحریف کرتے ہوئے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تاریخ ولادت 12 ربیع الاوّل کو نکال کر 8 ربیع الاوّل لکھ دی ہے (انا للہ وانا الیہ راجعون)۔

مولوی حماد دیوبندی دجال نے اعلیٰ حضرت کی اس کتاب میں تحریف کر کے اپنے شیخ الاسلام مولوی حسین احمد مدنی دیوبندی کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کی ہے۔ ان خبیثوں نے یہ سمجھا کہ شاید ہماری اس عیاری کا کسی کو پتہ نہیں چلے گا لیکن اعلیٰ حضرت کے اس غلام نے ان کی اس عیاری کو پکڑا اور دیوبندی مجلّہ راہ سنت والوں کو ان کی اس عیاری پر مطلع کیا۔ 8 ماہ سے زائد ہو چکے ہیں دیوبندیوں نے اس کا کوئی جواب نہیں دیا۔ رجسٹری کی رسید بندہ کے پاس محفوظ ہے۔ قارئین کرام! کیا یہ دیوبندی اب بھی اس قابل ہیں کہ ان کی کسی بات کا اعتبار کیا جائے؟ مولوی حماد احمدی اسماعیلی دجال! بتاؤ اس دجل وتحریف کا تمہارے پاس کوئی معقول جواب ہے؟ اس کا جواب دینا بھی تم پر لازم ہے۔ رہی بات اعلیٰ حضرت کے ساتھ سلوک کی، تو اس کے لئے ''حسام الحرمین، کفل الفقیہ، فتاویٰ الحرمین اور الدولۃ المکیہ'' وغیرہ کتب میں علمائے حرمین شریفین کی تقاریظ دیکھو جن میں کیسے عظیم الشان القابات سے اعلیٰ حضرت عظیم البرکت کو نوازا گیا ہے۔ گنگوہی اندھے کی طرح تمہاری بصارت انہیں نہ پڑھ سکے تو الگ بات ہے۔

اعتراض نمبر 11۔ کلمہ حق کے اداریہ میں میں نے لکھا تھا کہ حسام الحرمین کی تائید فاتح دیوبندیت امام المناظرین شیر بیشہ اہلسنت مولانا حشمت علی خان رضی اللہ عنہ نے ہندوستان کے 268 علماء سے حاصل کی تو اس کے جواب میں مولوی حماد دیوبندی دجال نے کہا کہ ہم نے بھی ''براۃ الابرار'' میں 350 سے زائد علماء سے اپنی تائید حاصل کر کے شائع کی تھا جس کے نتیجے میں رضا خانیت پورے ہندوستان میں ہر جگہ سے بھاگنے پر مجبور ہو گئی تھی۔

جواب: براۃ الابرار میرے پاس موجود نہیں، لیکن حماد اسماعیلی احمدی! کیا ''براۃ الابرار'' بھی دیوبندیوں

کی شائع شدہ "فیصلہ خصومات" جیسی تو نہیں؟ جس میں تقریباً 600 اشخاص کے نام لکھے ہیں، نہ کوئی پتہ نہ کوئی اشارہ کہ جن کے اس میں نام ہیں وہ مولوی ہیں بھی یا نہیں، اور ان کے سامنے انکی عبارات پیش کیں بھی ہیں کہ نہیں؟ کیونکہ دیوبندیوں کی عبارات اس قدر سنگین ہیں کہ کسی عام بندہ کے سامنے بھی رکھی جائیں تو وہ بھی ان عبارات کے لکھنے والوں پر چار حرف بھیجتا ہے۔ تو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ عالم دین کے سامنے وہ عبارات رکھی جائیں اور اس کو ان عبارات میں کفر نظر نہ آئے؟ براۃ الابرار بھی دیوبندیوں کی فریب کاری ہی معلوم ہوتی ہے، جیسا کہ اکابرین دیوبند اعلیٰ حضرت کے خلاف کتابیں گھڑ چکے ہیں (تفصیل کیلئے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کی کتاب "ابحاث اخیرہ" ملاحظہ کریں) اور خود مولوی حماد دیوبندی کی دجل وفریب پر مبنی شائع شدہ "جعلی نطق الہلال" اور اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کی "اصلی نطق الہلال" ملاحظہ کریں جس کی قدرے تفصیل پچھلے صفحات میں آپ ملاحظہ کر چکے ہیں۔ رہا مولوی حماد دیوبندی کا یہ کہنا کہ براۃ الابرار کے جواب میں رضاخانیت پورے ہندوستان میں ہر جگہ سے بھاگنے پر مجبور ہو گئی، تو یہ سراسر جھوٹ ہے۔ میں مولوی حماد دیوبندی سے پوچھتا ہوں کہ کیا ہندوستان سے اہلسنت وجماعت (بریلوی) ختم ہو گئے ہیں (نعوذ باللہ)۔ اگر جواب میں کہو کہ نہیں تو پھر تمہاری پہلی بات جھوٹ ثابت ہوئی اور اگر کہو کہ ہاں اہلسنت وجماعت ختم ہو گئے ہیں (نعوذ باللہ) تو یہ تمہارا سفید جھوٹ ہے جیسا کہ تم شہاب ثاقب میں پیش کی جانے والی جعلی کتب اور اپنی شائع کردہ "جعلی نطق الہلال" کا ثبوت قیامت تک نہیں دے سکتے (انشاء اللہ تعالیٰ)۔

اعتراض نمبر 12۔ دیوبندی مولوی حماد اسماعیلی احمدی کو اس کی بھی بہت تکلیف ہے کہ میں نے مولانا حشمت علی خان رحمۃ اللہ علیہ کو فاتح دیوبندیت وامام المناظرین لکھا ہے۔ مولوی حماد نے کہا ہے کہ یہ بھی میثم صاحب کا جھوٹ ہے مولانا حشمت علی کو منظور نعمانی کے ہاتھوں شکستیں ہوئیں فتوحات نعمانیہ دیکھیں۔

جواب: جس طرح مولوی حماد اسماعیلی احمدی کو تکلیف ہے اسی طرح انڈیا میں بھی دیوبندیوں کو تکلیف ہوئی تھی اور انہوں نے فاتح دیوبندیت امام المناظرین مولانا حشمت علی خان لکھنوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلاف بھدرسہ ضلع فیض آباد (انڈیا) میں 1948 میں مقدمہ کیا لیکن اس مقدمہ میں دیوبندیوں کو ذلت وخواری نصیب ہوئی کہ ایک ہندو جج نے مولانا حشمت علی خان لکھنوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق

میں فیصلہ دیا مولانا حشمت علی خان نے دیو بندیوں کے کفریات کو کھول کھول کر عام فہم انداز میں بیان کیا۔دیو بندیوں کی اس عبرتناک شکست کی داستان پڑھنے کے لئے فیصلہ کن مناظرے میں موجود فرحت افزا فتح مبین نامی رسالہ پڑھیے اور اگر عدالت کے اصل فیصلے کو ملاحظہ کرنا ہو تو کتاب سیرت امام احمد رضا خان قادری علیہ الرحمۃ صفحہ 277 تا 304 مصنفہ مولانا بدرالدین احمد رضوی قادری نوری کتب خانہ دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ لاہور کا مطالعہ کریں۔فاتح دیو بندیت امام المناظرین مولانا حشمت علی خان لکھنوی رضی اللہ تعالی عنہ نے دیو بندیت پر وہ کاری ضربیں لگائیں ہیں کہ ان کی شدت سے آج بھی دیو بندیت چلا رہی ہے اور جہاں بھی مولانا حشمت علی خان رضی اللہ تعالی عنہ کا نام مبارک آجائے تو ان کی تکلیف میں اور اضافہ ہو جاتا ہے۔مولوی حماد نے دجل کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ مولانا حشمت علی خان لکھنوی رضی اللہ تعالی عنہ کو منظور نعمانی سے شکستیں ہوئیں۔یہ ایسا جھوٹ ہے جس پر میں چار حرف بھیجتا ہوں۔منظور نعمانی کی شکستوں کی داستان پڑھنے کیلئے فیصلہ کن مناظرے میں شامل ''روداد مناظرہ سنبھل'' اور ''روداد مناظرہ ادری'' پڑھو تا کہ تمہاری آنکھیں کھلیں کہ جسے تم فاتح لکھتے ہو وہ شخص شکست خوردہ ہے۔یہی تمہارا ''فاتح بریلویت'' ہے نا جو مناظرہ بریلی کے بعد اپنا ماہانہ رسالہ ''الفرقان'' بریلی سے بند کر کے لکھنو لے گیا؟ بتاؤ مولوی حماد یہی وہ تمہارا فاتح بریلویت ہے نا جو بعد میں مناظرہ کرنا چھوڑ گیا جیسا کہ منظور نعمانی خود لکھتا ہے کہ ''کئی سال پہلے کی بات ہے کہ ایک بڑے مخلص دوست نے بریلوی فتنہ کی طرف پھر سے توجہ کرنے کے لئے کہا۔مجھے بڑے اصرار سے اور بار بار لکھا اور میرے کسی عذر کو قبول نہیں کیا،تو میں نے آخر میں ان کو لکھا تھا کہ آپ یوں سمجھ لیجئے کہ اب سے 30۔35 سال پہلے محمد منظور نام کا جو آدمی یہ کام کرتا تھا اب وہ اس دنیا میں نہیں رہا۔اس کی جگہ اب اسی نام کا ایک دوسرا آدمی ہے اور وہ بے چارہ اس کام کا بالکل نہیں ہے ۔والسلام'' محمد منظور نعمانی 11 جون 1973ء دفتر الفرقان لکھنو(بریلوی فتنہ کا نیا روپ صفحہ نمبر 8 مطبوعہ ادارہ اسلامیات لاہور)

اعتراض نمبر 13۔میں نے کلمہ حق میں لکھا تھا کہ دیو بندی اعلیٰ حضرت عظیم البرکت پر تبرّا اس وجہ سے کرتے ہیں کہ انہوں نے دیو بندیوں کو کافر کیوں کہا؟ اس کا جواب دیتے ہوئے مولوی حماد نے جھوٹ فریب سے کام لیا اور کہا'' ہمارے علماء نے کبھی بھی اعلیٰ حضرت کو اس وجہ سے مطعون نہیں کیا کہ اس نے

ہمیں کافر کہا بلکہ گستاخیوں اور مشرکانہ عقائد کی وجہ سے مشرک کہا"

جواب: مولوی حماد دیوبندی نے یہاں بھی صریح جھوٹ بول کر اپنے اعمال کو مزید سیاہ کیا ہے۔ یہاں حماد دیوبندی نے کہا ہے کہ دیوبندیوں نے کبھی بھی اعلیٰ حضرت کو اس وجہ سے مطعون نہیں کیا کہ انہوں نے دیوبندیوں کو کافر کہا ہے۔ جبکہ مولوی حماد دیوبندی نے اپنی بات کی تغلیط کرتے ہوئے اسی مضمون میں اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ پر طعن کرتے ہوئے لکھا ہے کہ" وہ جھوٹ کی بنا پر علمائے ربانیین کی تکفیر کرتے ہیں اور تکفیر کی ایسی بوچھاڑ کرتے ہیں کہ جوان کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر مثلاً پیر کرم شاہ مولانا قاسم نانوتوی رحمہ اللہ کی تکفیر نہیں کرتے لہٰذا احمد رضا کے فتوئی کے مطابق پیر کرم شاہ کافر اور جو پیر کرم شاہ کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر اور جو اس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر۔ اس لئے خاں صاحب کو مکفر المسلمین کا خطاب دیا گیا" (راہ سنت صفحہ 29،30 شمارہ نمبر 7)

قارئین آپ نے وہ مثال تو سنی ہوگی کہ" دروغ گو را حافظہ نباشد" اس لئے آپ نے ملاحظہ کیا کہ اپنے مضمون میں ایک جگہ مولوی حماد دیوبندی نے کہا کہ ہم نے کبھی اعلیٰ حضرت پر اس وجہ سے طعن نہیں کیا کہ انہوں نے دیوبندیوں کی تکفیر کی ہے اور پھر آپ نے مندرجہ بالا اقتباس ملاحظہ کیا یہ طعن نہیں تو اور کیا ہے کہ اعلیٰ حضرت کو مکفر المسلمین کا خطاب دیا جارہا ہے۔ یہ ہے دیوبندی مذہب کا وہ خاصہ یعنی ان کی تضاد بیانی اور جھوٹ۔ اس کے جواب میں مولوی حماد دیوبندی احمدی اسماعیلی جی کیا لکھتے ہیں؟ نیز اپنے گرو دجال اعظم حسین احمد مدنی کی کتاب شہاب ثاقب ہی دیکھ لو جس میں اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کو 640 موٹی موٹی گالیاں اس وجہ سے دی گئی ہیں کہ انہوں نے دیوبندیوں کی تکفیر کی ہے (ان گالیوں کی تفصیل رد شہاب ثاقب مصنف اجمل العلماء مفتی محمد اجمل سنبھلی مطبوعہ ادارہ غوثیہ رضویہ مصری شاہ پر ملاحظہ کریں)

مولوی حماد دیوبندی نے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کے خلاف بکواس کرتے ہوئے اپنے زعم باطل میں انکی کچھ گستاخیاں گنوائی ہیں۔ ان کو صرف اشارۃً ذکر کیا ہے، بندہ چونکہ ان کے اعتراضات سے کافی حد تک واقف ہے اس لئے پہلے اعتراض کو ذکر کرکے اس کا جواب دیا جائے گا۔ جواب ملاحظہ کریں۔

اعتراض نمبر 14۔ احمد رضا خان صاحب نے اللہ کے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جہنم کا بچھڑا ہوا لکھا۔

جواب: دیوبندی دجال نے صرف اتنا ہی لکھا ہے کوئی حوالہ اور کوئی عبارت پیش نہیں کی۔ اصل میں مولوی حماد دیوبندی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کے ایک شعر پر اعتراض کر رہا ہے، شعر ملاحظہ کریں

حجاب اُٹھنے میں لاکھوں پردے ہر ایک پردے میں لاکھوں جلوے

عجب گھڑی تھی کہ وصل و فرقت جنم کے بچھڑے گلے ملے تھے

قارئین کرام آپ اندازہ کریں کہ جس جاہل کو اعلیٰ حضرت کا ایک شعر سمجھ میں نہ آئے وہ اعلیٰ حضرت کو گستاخ کہہ رہا ہے۔ یہ اس کی عقل کا قصور ہے یا پھر اس کا دجل کہ جس کا مظاہرہ کیے بغیر دیوبندیت کو پھیلایا نہیں جا سکتا۔ اسی لئے اعلیٰ حضرت کے شعر کو توڑ مروڑ کر پیش کر رہا ہے۔ مولوی حماد اس شعر کے دوسرے مصرعے پر اعتراض کر رہا ہے کہ معاذ اللہ اس میں اللہ عزوجل اور اس کے رسول ﷺ کو جنم کے بچھڑے کہہ کہ گلے ملوایا جا رہا ہے جو کہ اس کی خباثت ہے اور کچھ نہیں۔ وصل (ملاپ) فرقت (جدائی) جنم (خلقت) اس مصرعے میں "وصل و فرقت" کو جنم (خلقت) کے بچھڑے کہہ کر گلے ملنے کا ذکر ہے نہ کہ اللہ عزّ وجل اور رسول اللہ ﷺ کے ملنے کا۔ پھر اعتراض کیوں؟

اعتراض نمبر 15۔ مدینہ منورہ کے نور کو مجرا کہا۔

جواب: اوّل تو اس کا مجھے پتہ نہیں کہ کس نے لکھا ہے۔ دوسری بات دیوبندیوں کے ذہن میں چونکہ گند بھرا ہوتا ہے اس لئے ان کا ذہن بھی گند ہی کی طرف جاتا ہے۔ دیوبندیو! "مجرا" کا مطلب "لغات فارسی" میں سلام، تسلیمات لکھا ہے (صفحہ نمبر 776)۔ اگر کسی نے ایسا لکھا بھی ہے تو اس کا مطلب ہے کہ کہ مدینہ منورہ کے نور کو سلام۔ میں پوچھتا ہوں کہ اس میں اعتراض کی کیا بات ہے؟ اس پر اعتراض کی وجہ یہ سمجھ میں آتی ہے کہ چونکہ تم مدینہ والے آقا ﷺ کے دشمن ہو اس لئے مدینہ کے نور کو سلام کرنا تمہیں کب گوارا ہو سکتا ہے؟

اعتراض نمبر 16۔ حضرت یوسف علیہ السلام کی توہین کی۔

جواب: دیوبندی نے یہاں بھی حسب معمول شعر نقل نہیں کیا لیکن مجھے اندازہ ہے کہ جس شعر کی طرف مولوی حماد کا اشارہ ہے وہ شعر ملاحظہ کریں۔

روئے یوسف سے فزوں تر حسن روئے شہ ہے

پشت آئینہ نہ ہو انباز روئے آئینہ

مولوی حماد دیوبندی یہ شعر حدائق بخشش حصہ سوم صفحہ 64 پر ہے اور یہ حصہ سوم ہمارے لئے معتبر نہیں ہے۔اس کے باوجود اس کے اشعار کو ہمارے خلاف پیش کرنا بے شرمی ہے جیسا کہ ''راہ سنت'' صفحہ 31 شمارہ 7 میں تم خود یہ لکھ چکے ہو کہ ''الزام یہ ہے کہ ایک فریق دوسرے پر کوئی شے لازم کرے اور دوسرا اس کا انکار کرے'' (راہ سنت صفحہ 31 شمارہ 7) اسکے چند سطر بعد تم نے مزید لکھا ہے کہ ''الزامات کا یقیناً انکار ہی کیا جائے گا'' (راہ سنت صفحہ 31 شمارہ 7) اعلیٰ حضرت پر اعتراض کرتے وقت اپنے اس اصول کو کیوں بھول گئے کہ جب ہم کہتے ہیں کہ حدائق بخشش حصہ سوم کی نسبت اعلیٰ حضرت کی طرف مشکوک ہے تو اس کے باوجود اعتراض کیوں؟

اعتراض نمبر 17: ازوج مطہرات کی ان میں گستاخی (نوٹ: تصحیح نقل کا التزام رکھا گیا ہے)

جواب: کمپوزنگ کی غلطی کی وجہ سے ان لکھا گیا اصل میں دیوبندی شان لکھنا چاہتا ہوگا۔مولوی حماد نے یہاں ملفوظات کی عبارت پر اعتراض کیا ہے گو کہ اس نے عبارت کو نقل نہیں کیا پہلے قارئین مکمل عبارت ملاحظہ کریں۔اعلیٰ حضرت نے فرمایا کہ ''سیدی محمد بن عبدالباقی زرقانی فرماتے ہیں کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی قبور مطہرہ میں ازواج مطہرات پیش کی جاتی ہیں وہ ان کے ساتھ شب باشی فرماتے ہیں''۔ قارئین ملاحظہ فرمائیں کہ دیوبندی اعتراض کرتے ہیں کہ یہ حضور اور ازواج مطہرات کی گستاخی ہے کہ ان کے لئے شب باشی کا لفظ استعمال کیا ہے۔جس کا مطلب صحبت ہے لیکن یہ بھی دیوبندیوں کی نری جہالت ہے۔شب باشی کا لغوی معنی ہے رات گزارنا اگر دیوبندی اسے نہیں مانتے تو مجھے اس کا جواب دیں۔

جواب نمبر 1۔دیوبندیوں کے ''امام اعظم'' انور شاہ کشمیری کے ملفوظات کے حاشیہ میں لکھا ہے'' جو علمائے دیوبند ان دنوں وہاں رہتے تھے انہوں نے کوششیں کیں کہ شب باشی آپ کی مسجد نبوی ﷺ میں ہو'' (ملفوظات محدث کشمیری صفحہ 244 مرتب مولوی احمد رضا بجنوری دیوبندی مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ چوک فوارہ ملتان) دیوبندیو کیا اب بھی یہی مطلب لوگے کہ انور شاہ کشمیری کو مسجد نبوی میں دیوبندیوں نے کسی دیوبندی عورت کے ساتھ صحبت کرنے کی دعوت دی تھی؟

جواب نمبر 2۔ایک اور حوالہ ملاحظہ کریں۔تبلیغی جماعت کے شیخ الحدیث مولوی زکریا نے ''فضائل اعمال'' میں لکھا ہے نقل کیا ہے کہ ''جو شخص بھوکے کو روٹی کھلائے یا ننگے کو کپڑا پہنائے یا مسافر کو شب باشی

کی جگہ دے حق تعالیٰ شانہٗ قیامت کے دن کے ہولوں سے اس کو پناہ دیتے ہیں" (فضائل اعمال صفحہ 644 مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی) بتاؤ مولوی حماد کیا یہاں بھی یہی مطلب سمجھو گے کہ جو دیوبندی کسی مسافر کو دیوبندی عورت سے "صحبت" کرائے اس کو قیامت کے ہولوں سے پناہ ملے گی؟ جواب دینا لازم ہے۔

جواب نمبر 3۔ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ نے یہ عبارت امام زرقانی سے نقل فرمائی ہے "دیوبندیوں کو چاہیے کہ امام زرقانی پر بھی اعتراض کریں اور امام زرقانی نے محدث ابن عقیل سے نقل کی ہے اس لئے دیوبندیوں کو چاہیے کہ اعلیٰ حضرت کے علاوہ ان دو پر بھی وہی تبرا کریں جو اس عبارت کو نقل کرنے کی وجہ سے اعلیٰ حضرت پر کیا جاتا ہے۔ کیا خیال ہے مدیر راہ سنت مولوی حماد احمدی اسماعیلی؟

اعتراض نمبر 18۔ پیران پیر کی گستاخی کر کے ان کو رضاعی بیٹا نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ثابت کرے۔

جواب: مولوی حماد کو چاہئے کہ اوّل تو اس کا حوالہ دے کہ یہ کہاں لکھا ہے؟ نیز قارئین آپ غور کریں کہ غوث پاک کو سرکار دوعالم ﷺ کا رضاعی بیٹا کہنا اُن کی گستاخی کیسے ہے؟ اگر اُمت میں سے کسی کو حضور ﷺ کا رضاعی بیٹا بننے کی سعادت نصیب ہوتی تو یہ اُس کے حق میں سعادت ہے نہ کہ گستاخی۔ اسے گستاخی کہنا دیوبندیوں کی خباثت ہے اور کچھ نہیں۔ اس اعتراض سے قارئین مولوی حماد کی عقل کا اندازہ کریں کہ یہ دیو کا بندہ کس قدر عقل کا مالک ہے

اعتراض نمبر 19: احمد رضا چاہیں تو صحابی رسول کو کافر لکھیں۔

جواب: مولوی حماد نے ملفوظات کی جس عبارت پر اعتراض کیا ہے پہلے وہ ملاحظہ کریں "ایک بار عبدالرحمٰن قاری اپنے ہمراہیوں کے ساتھ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اونٹوں پر آن پڑا۔ چرانے والے کو قتل کیا اور اونٹ لے گیا"

1۔ مولوی حماد دیوبندی سے میرا سوال ہے کہ عبدالرحمٰن قاری نام کا کوئی صحابی بتاؤ پھر اعتراض کرنا۔ عبدالرحمٰن قاری نام کا کوئی صحابی نہیں۔

2۔ دوسری بات جو شخص رسول اللہ ﷺ کے اونٹوں پر حملہ کرے اونٹ لے جائے، چرانے والے کو قتل کر دے کیا وہ صحابی ہو سکتا ہے؟ اور جو اسے صحابی کہے اُس کے بارے میں کیا حکم ہے؟

3۔ کتابت کی غلطی کی وجہ سے عبدالرحمٰن قاری لکھا گیا اور کتابت کی غلطی کے بارے میں اپنے گرو رشید

احمد کی مصدقہ کتاب براہین قاطعہ پڑھو جس میں کتابت کی غلطی پر اعتراض کرنے والے کے بارے میں کہا ہے کہ ”حسن علی نام کوئی مدرس نہیں اور جس حسن علی کے دستخط ہیں خوامخواہ اس پر مطاعن لفظی کرنی بھی دور از دیانت ہے کیونکہ مطبع کی غلطی کا احتمال قوی ہے۔ چنانچہ اس فتوے میں بہت الفاظ غلط موجود ہیں پر حسن ظن کرنا اور کاتب کی صاحب مطبع کی غلطی پر محمل کرنا مناسب تھا مگر یہ تو جب ہوتا کہ مولف (مولوی حماد دیوبندی) کو حسن ظن پر عمل کرنا مدنظر اور اندیشہ آخرت ہوتا اور چونکہ تخطیہ معنوی (معنوی غلطی نکالنے) کا تو مولف (مولوی حماد دیوبندی) کو سلیقہ و ملکہ نہیں تخطیہ لفظی (لفظی غلطی نکالنے) سے تسلی کرلیتا ہے۔ خیر یہ تو سہل ہے لیکن مشکوٰۃ اور قرآن شریف دہلی کے مطبع کے مثلاً مولف کو دیکھو جو اس میں غلطی کاتب ملاحظہ کرے گا تو مبادا حق تعالیٰ اور جناب فخر عالم پر مواخذہ نہ کرنے لگے، کیونکہ مولف کی عادت تو یہی ٹھہری کہ اصل مولف کو الزام لگاتا ہے، کاتب کی غلطی پر تو محمل کرتا ہی نہیں۔ استغفر اللہ استغفر اللہ (براہین قاطعہ صفحہ 31 مطبوعہ دارالاشاعت کراچی) دیکھا مولوی حماد یہ تمہارے امام مولوی خلیل احمد انبیٹھوی نے کتابت کی غلطی نہ ماننے والے پر جو طعن کئے ہیں وہ تم پر صادق آتے ہیں یا نہیں؟ لہذا اب اگر اعلیٰ حضرت پر اعتراض کرو تو اپنے گرو کا مذکورہ بالا اقتباس ضرور پڑھ لینا۔

اعلیٰ حضرت پر صحابی رسول ﷺ کی تکفیر کا جو بے بنیاد الزام لگایا وہ تو میں نے ہوا میں اڑا دیا لیکن اپنے گرو مولوی رشید احمد گنگوہی کا فتاویٰ رشیدیہ پڑھو جس میں وہ لکھتا ہے کہ ”جو شخص صحابہ کرام میں سے کسی کی تکفیر کرے وہ ملعون ہے، ایسے شخص کو امام مسجد بنانا حرام ہے اور وہ اپنے اس گناہ کبیرہ کے سبب سنت و جماعت سے خارج نہ ہوگا (فتاویٰ رشیدیہ صفحہ 248 مطبوعہ محمد علی کارخانہ کتب کراچی) یعنی صحابہ کی تکفیر کرنے والا بھی سنی ہی رہے گا اب کیا کہتا ہے مولوی حماد اسماعیلی احمدی؟ نیز یہ بھی بتایا جائے کہ رشید گنگوہی پر کیا فتویٰ لگے گا؟

اعتراض نمبر 20: آپ چاہے تو احمد رضا کو ساقی کوثر بنائیں۔

جواب: مولوی حماد نے یہاں بھی پورا اعتراض نقل نہیں کیا صرف اشارۃً بات کی ہے پہلے وہ شعر ملاحظہ کریں کہ جس شعر پر مولوی حماد دیوبندی نے اعتراض کیا ہے

جب زبانیں سوکھ جائیں پیاس سے ۔ جام کوثر کا پلا احمد رضا (مدائح اعلیٰ حضرت صفحہ 47،48)

مولوی حماد نے اعلیٰ حضرت کو ساقی کوثر پلانے والا کہنے والے پر گستاخی کا فتویٰ لگایا ہے۔

1۔مولوی حماد سے یہ بات دریافت طلب ہے کہ آیا جو سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علاوہ امتیوں کے بارے میں یہ عقیدہ رکھے کہ وہ جام کوثر پلائیں گے، ان کے بارے میں حکم شرعی کیا ہے؟

2۔شاہ عبدالعزیز دہلوی کے ہاتھوں حماد دیوبندی کو زناٹے دار تھپڑ رسید ہوتا ملاحظہ کریں۔شاہ عبدالعزیز" بستان المحد ثین" میں فرماتے ہیں "آپ کے نائبین مثل حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور دوسرے صحابہ خدمت کو انجام دیتے ہونگے۔جناب رسول اللہ ﷺ غایت،شفقت اور کمال عنایت سے کبھی اس جماعت کے پاس تشریف لے جائیں گے جو موقف میں گرفتار خشکی و پیاس ہے اور کبھی اس جماعت کے پاس جس کو حوض کوثر پر آپ ﷺ کے نائبین پانی پلاتے ہونگے" (بستان المحد ثین صفحہ 49 مطبوعہ میر محمد کتب خانہ آرام باغ کراچی)۔دجال دیوبند اب کیا فتویٰ لگاتے ہو شاہ عبدالعزیز دہلوی پر؟ جو رسول اللہ ﷺ کے نائبین کو بھی جام کوثر پلانے والا کہہ رہے ہیں۔اس کا جواب دینا بھی تم پر لازم ہے۔

اعتراض نمبر 21۔آپ چاہیں تو احمد رضا پر درود پڑھیے۔

جواب:مولوی حماد نے جس عبارت پر اعتراض کیا ہے، پہلے وہ ملاحظہ کر لیجیے:

اللھم صلی وسلم وبارک علیه وعلیھم و علی احمد رضا خان رضی الله تعالیٰ عنه (شجرہ طیبہ رضویہ صفحہ 13)

یعنی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علاوہ اعلیٰ حضرت پر بھی درود پڑھا گیا ہے۔

جواب نمبر 1۔مولوی حماد دیوبندی مجھے بتائے اگر کوئی شخص غیر نبی پر درود بطور دعا اور تبریک پڑھے، اس کے بارے میں شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہے؟

جواب نمبر 2۔امام سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ "درود غیر نبی کے جواز کا اشارہ حدیث "**اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی اٰلِ اَبِیْ اَوْفیٰ**" سے بھی ملتا ہے اور قیس بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھایا اور فرمایا "**اَللّٰھُمَّ اجعَلْ صَلاتَکَ وَ رَحْمَتَکَ عَلٰی اٰلِ سَعْدِ بنْ عبَادَة**" (القول البدیع صفحہ 36 مترجم مولوی معظم الحق دیوبندی تہذیب و ترتیب سید رضی الدین احمد فخری دیوبندی مطبوعہ ادارۃ القرآن والعلوم

الاسلامیہ 437 ڈی گارڈن ایسٹ نزد لسبیلہ چوک کراچی) مزید دلائل ذکر کرنے کے بعد غیر نبی پر درود کے متعلق امام سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "اگر یہ صرف دعا اور تبریک کیلئے ہو تو آپ ﷺ کے غیر کے لئے کہا جاسکتا ہے (القول البدیع صفحہ 37 مطبوعہ کراچی)

جواب نمبر 3۔ امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ موطا امام مالک میں حدیث نقل فرماتے ہیں "**عن عبداللہ بن دینار قال رایت عبداللہ بن عمر یقف علی قبر النبی ﷺ فیصلی علی النبی وعلی ابی بکر و عمر**" **ترجمہ:** عبداللہ بن دینار سے روایت ہے کہ میں نے دیکھا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ کھڑے ہوئے نبی ﷺ کی قبر پر پھر درود بھیجتے تھے آپ اور ابوبکر اور عمر پر (موطا امام مالک صفحہ 139 مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ اردو بازار لاہور)۔

مولوی حماد دیوبندی عبداللہ بن عمر اور امام سخاوی رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر بھی وہی گستاخی والا فتویٰ لگاؤ جو ہم اہلسنت پر لگایا ہے، اگر انکار کرو تو اس کی وجہ بتائے بغیر تمہاری جان نہیں چھوٹے گی۔

اعتراض نمبر 22۔ چاہے تو اس کا (یعنی اعلیٰ حضرت) کا دیدار نبی ﷺ کا دیدار بتائیں۔

جواب: اس کا مجھے معلوم نہیں کہ کس نے اعلیٰ حضرت کے بارے میں ایسا لکھا ہے کہ ان کا دیدار نبی کا دیدار ہے، لیکن یہ مجھے معلوم ہے کہ دیوبندیوں نے اپنے مولویوں کو حضور ﷺ کی صورت میں دیکھنا کئی جگہ لکھا ہے۔ ملاحظہ کریں۔

جواب نمبر 1۔ مولوی اشرف علی تھانوی نے لکھا ہے کہ "آنحضرت ﷺ قبر مقدس خود سے بصورت حضرت میانجیو صاحب قدس سرہ نکلے" (امداد المشتاق صفحہ 17، 18 مطبوعہ اسلامی کتب خانہ اردو بازار لاہور) یعنی کہ جس نے میاں جیو کو دیکھا اس نے حضور ﷺ کو دیکھا مولوی حماد کیا فتویٰ ہے اپنے اشرف علی تھانوی پر؟

جواب نمبر 2۔ تذکرہ حسن میں مولوی وکیل احمد نے لکھا ہے "بعض اوقات متبع سنت بزرگوں کی صورت میں آنحضرت ﷺ کو دیکھا جاتا ہے، حال میں مفتی محمد حسن صاحب کی وفات کراچی میں ہوئی تھی اور ان کی ایک ران جو بوجہ مرض کے لاہور میں کاٹی گئی اور وہیں دفن تھی ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی صورت میں آنحضرت ﷺ کو دکھایا ہو (تذکرہ حسن صفحہ 179، 180 مطبوعہ جامعہ اشرفیہ لاہور مصدقہ مولوی خیر محمد جالندھری دیوبندی آف خیر المدارس ملتان)۔ مولوی حماد کیا فتویٰ ہے مولوی وکیل احمد اور مولوی

خیر محمد جالندھری پر؟

جواب نمبر 3۔ دیوبندیوں کے مفتی اعظم پاکستان تقی عثمانی نے کہا (لوگوں نے) ''حضور اقدس ﷺ کو میرے والد ماجد کی شکل میں دیکھا (اصلاحی خطبات صفحہ 84 مطبوعہ المکتبہ المدینہ دیوبند)۔

جواب نمبر 4۔ تمہارے گرو حسین احمد مدنی دیوبندی کے متعلق لکھا ہے کہ ''میں نے حضور ﷺ کی خواب میں حضرت مدنی کی شکل وصورت میں زیارت کی تھی'' (حسین احمد مدنی واقعات وکرامات کی روشنی میں صفحہ 108 مصنف مولوی رشید الدین حمیدی مطبوعہ اسلامی کتب خانہ کراچی)

مولوی حماد اسماعیلی احمدی، اگر تو انصاف نام کی کوئی چیز تم میں ہے، تو اعلیٰ حضرت کی طرح ان کے خلاف بھی وہی زبان استعمال کرو اور ان مذکورہ دیوبندیوں کو بھی گستاخ کہو، اگر انکار کرو گے تو اس کی وجہ بیان کرنا ضروری ہے۔

اعتراض نمبر 23: چاہے اسکو تلمیذ الرحمٰن لکھیں۔

جواب: اصل میں یہ اعتراض پروفیسر مسعود احمد پر ہے کہ پروفیسر مسعود احمد نے اعلیٰ حضرت کو تلمیذ الرحمٰن لکھا ہے۔ مولوی حماد دیوبندی تلمیذ الرحمٰن بطور مجاز شاعر کیلئے استعمال ہوتا ہے۔ فیروز اللغات میں لکھا ہے: تلمیذ الرحمٰن = خدا کا شاگرد مجازاً شاعر (فیروز اللغات صفحہ 404 مرتبہ مولوی فیروز دین، مطبوعہ فیروز سنز دی مال، لاہور)۔ ڈاکٹر اقبال کی بانگ درا کا ایک شعر ہے

پاک رکھا اپنی زباں، تلمیذ ربانی ہے تو
ہو نہ جائے، دیکھنا تیری صدا بے آبرو

بتاؤ مولوی حماد تلمیذ الرحمٰن کہنے پر اگر اب بھی اعتراض ہے تو ڈاکٹر اقبال اور صاحب فیروز اللغات مولوی فیروز الدین پر فتویٰ لگاؤ، اگر انکار کرو تو اس کی وجہ بتانا ضروری ہے۔

اعتراض نمبر 24: چاہے تو اس کے لئے معصومیت ثابت کریں کہ لفظ برابر خطا بھی ناممکن (ہو)

جواب نمبر 1: حسب سابق مولوی حماد اسماعیلی احمدی نے یہاں بھی اپنی جاہلیت کا مظاہرہ کیا ہے۔ کیونکہ اعلیٰ حضرت کے لئے کسی بھی معتبر اہلسنت عالم دین نے معصوم کا لفظ استعمال نہیں کیا اگر مولوی حماد میں ہمت ہے تو اسے ثابت کرے پھر اگر ثابت نہ کر سکا تو لعنت اللہ پڑھ کر اپنے سینے پر دم کرے۔ مولوی حماد اسماعیلی احمدی میں تمہارے امام اسماعیل دہلوی کی کتاب سے تمہیں دکھاتا ہوں کہ

وہ غیر نبی کے لئے عصمت کا قائل ہے، ملاحظہ کریں لکھتا ہے" حفظ انبیاء اور حکماء کا نصیب ہے اور اسی کو عصمت کہتے ہیں یہ نہ سمجھنا کہ باطنی وحی اور حکمت اور وجاہت اور عصمت کو غیر انبیاء کے واسطے ثابت کرنا خلاف سنت اور اختراع بدعت کی جنس سے ہے۔ اس واسطے کہ ان امور میں بہت سے امور حضرت رسول اکرم ﷺ کی حدیثوں میں صحابہ کبار کے مناقب میں وارد ہوئے ہیں"(صراط مستقیم صفحہ نمبر 177 اسلامی اکادمی اردو بازار لاہور)۔ مولوی حماد آنکھیں کھول کر دیکھو کہ تمہارا امام عصمت کو غیر انبیاء کے واسطے ثابت مان رہا ہے۔ اب لگاؤ اسماعیل دہلوی پر فتویٰ۔ کیونکہ ہمارے کسی عالم نے اعلیٰ حضرت کے لئے عصمت کا قول نہیں لکھا محفوظ ہونے کا لکھا ہے۔

جواب نمبر 2: اپنے گرو مولوی رشید احمد گنگوہی (جو کہ بصیرت سے ساتھ ساتھ بصارت سے بھی فارغ تھا) کا فرمان بھی ملاحظہ کرو۔ رشید احمد گنگوہی نے کہا کہ" آپ کے قدم قدم پر حق تعالی کی جانب سے نگرانی ونگہبانی ہوتی تھی۔ آپ اولیاء اللہ کے اُس اعلیٰ طبقہ میں رُکنِ اعظم بن کر داخل ہوئے تھے کہ جن کے اقوال وافعال اور قلب وجوارح کی ہر زمانہ میں حفاظت کی گئی ہے اور جن کی زبان اور اعضائے بدن کو تائید وتوفیق خداوندی نے مخلوق کو گمراہی سے بچانے کے لئے اپنی تربیت اور کفالت میں رکھا ہے۔ آپ نے کئی مرتبہ بحیثیت تبلیغ یہ الفاظ زبانِ فیض ترجمان سے فرمائے۔ سن لو حق وہی ہے جو رشید احمد کی زبان سے نکلتا ہے اور بقسم کہتا ہوں کہ میں کچھ نہیں ہوں مگر اس زمانہ میں ہدایت ونجات موقوف ہے میرے اتباع پر (تذکرہ الرشید جلد اوّل صفحہ 17 ادارہ اسلامیات انارکلی لاہور) بتاؤ مولوی حماد ان کے بارے میں کیا خیال ہے؟

جواب نمبر 3: مولانا عبدالرحمٰن جامی نفحات الانس میں فرماتے ہیں کہ ولی اللہ کی شرائط میں سے ایک شرط یہ بھی ہے کہ وہ گناہ سے محفوظ ہو جس طرح کہ نبی کی شرط یہ ہے کہ وہ معصوم ہو(نفحات الانس صفحہ 30 مطبوعہ دوست ایسوسی ایٹس اردو بازار لاہور)۔ مولوی حماد اب لگاؤ فتویٰ مولانا عبدالرحمٰن جامی پر کہ انہوں نے بھی اولیاء کو خطاء سے محفوظ مانا۔ حسب سابق اگر انکار کرو تو علت بیان کرنا لازم ہے۔ حوالہ جات اور بھی ہیں صرف جگہ کی کمی کی وجہ سے ان پر ہی اکتفا کرتا ہوں۔

الحمد للہ دیوبندی مولوی حماد اسماعیلی احمری کی جانب سے اعلیٰ حضرت پر کئے گئے تمام اعتراضات کے پرخچے اعلیٰ حضرت کے اس ادنیٰ غلام نے فضائے بسیط میں اڑا دیے ہیں۔ اب اگر

مولوی حماد میں غیرت نام کی کوئی چیز رہ گئی ہو تو وہ ان اعتراضات کو دوبارہ نہیں دوہرائے گا، جب تک میرے جوابات کا مدلل جوابات نہ دے۔

اعتراض نمبر 25: کلمہ حق کے اداریہ میں میں نے لکھا تھا کہ تقریباً 33 (صحیح تعداد 35) علمائے حرمین شریفین 263 (صحیح تعداد 268) علمائے ہندوستان نے دیوبندیوں کی تکفیر کی تھی (جن کی تعداد 303 بنتی ہے) ان سب کو چھوڑ کر صرف اعلیٰ حضرت پر تبرّا کرنا کہاں کا انصاف ہے؟ مولوی حماد نے اس کا یہ جواب دیا ہے کہ ہم اعلیٰ حضرت کو ان کی گستاخیوں اور مشرکانہ عقائد کی بناء پر اپنے فتوؤں اور قواعد وضوابط کی روشنی میں کافر اور گستاخ کہتے ہیں۔ اس علت کی بناء پر صرف اعلیٰ حضرت کو ہی گستاخ نہیں سمجھتے بلکہ بعض دیگر بریلوی علماء کو بھی اعلیٰ حضرت کے قائم کردہ اصول وضوابط کی روشنی میں ایسا ہی گستاخ اور مشرک سمجھتے ہیں۔

جواب: مولوی حماد نے کہا ہے کہ ہم اعلیٰ حضرت اور بعض دیگر اہلسنت علماء کو اعلیٰ حضرت کے اصول وضوابط کی روشنی میں گستاخ اور مشرک سمجھتے ہیں۔ مولوی حماد دیوبندی سے وضاحت مطلوب ہے کہ تم سمجھتے ہو کہ اعلیٰ حضرت اور دیگر بعض علماء اہلسنت نے گستاخیاں کی ہیں۔ نیز تمام اہلسنت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حاضر وناظر اور مختار کل مانتے اور علم غیب کا اثبات کرتے ہیں۔ جبکہ یہ عقائد تمہارے مذہب میں کفریہ شرکیہ ہیں ان عقائد کا رکھنے والا تمہارے مذہب میں کافر مشرک ہے۔ اہلسنت وجماعت الحمدللہ اعلیٰ حضرت ودیگر اکابرین اہلسنت کو اپنا پیشوا اور مسلمان مانتے ہیں۔ اور یہ بھی اصول ہے کہ مشرک کو مسلمان ماننے والا بھی مشرک ہی کہلاتا ہے۔ تو تمام اہلِ سنت کو چھوڑ کر صرف اعلیٰ حضرت اور بعض علمائے اہل سنت کو مشرک سمجھنا کس وجہ سے ہے؟ مطلقاً تمام علمائے اہل سنت کو مشرک کیوں نہیں کہا جاتا؟ اس کا جواب مطلوب ہے، جواب کا انتظار ہے۔

اعتراض نمبر 26: آپ کے اعلیٰ حضرت نے اللہ کی توہین کی، اللہ کے ساتھ درجنوں شریک بناڈالے، اللہ کو چھوڑ کر دوسروں سے مانگنے کی راہ پر ڈالا۔

جواب: مولوی حماد تم یہ ثابت نہیں کر سکتے، ہاں لیکن اس میں اپنی خاندانی اور نسلی فن کاری کو شامل نہیں کرنا کہ قطع برید کر کے عبارات کے غلط معنی پیدا کرو اور ساتھ یہ بھی بتادو کہ جو اللہ کے شریک بنانے والے کو مشرک نہ کہے بلکہ مسلمان اور رحمۃ اللہ علیہ کہے۔ اُن کیلئے دعائیں مانگے اس کے بارے میں کیا شرعی

حکم ہے؟ اس کی بھی وضاحت کرو۔ میں نے تمہارے مضمون کے پرخچے اڑا دیئے ہیں۔ اس لئے دیانت کا تقاضا پورا کرتے ہوئے تم بھی میری تمام باتوں کا جواب دو۔ برادران اہلسنت اعلیٰ حضرت کے غلام نے نام نہاد دیوبندی مناظر مولوی حماد اسماعیلی احمدی کو مختصر مختصر لیکن مدلل جواب دے دیا ہے۔

آپ سے استدعا ہے کہ دعاؤں میں مجھے یاد رکھیں۔

میثم عباس رضوی لاہور

مورخہ 15-08-2010

نبوت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہر آن ہر لحظہ

یہ کتاب نبی کریم ﷺ کے چالیس برس کی عمر مبارک تک پہنچنے سے پہلے عالم ارواح میں بھی نبوت کے منصب پر فائز ہونے پر ایک محققانہ تحقیق پر مبنی ہے۔ اس کتاب میں پروفیسر محمد عرفان قادری صاحب نے دلائل کثیرہ و براہین جلیلہ سے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کیلئے اس عظیم منصب کا اثبات قرآن وحدیث و کتب اکابر سے کیا ہے۔ اور مانعین کے وارد کردہ تمام ترشبہات کا مسکت و متین انداز میں ازالہ فرمایا ہے۔ قارئین محترم سے گزارش ہے کہ اس کتاب کو نہ صرف اپنی لائبریری کی زینت بنائیں بلکہ اس سے بھرپور استفادہ بھی فرمائیں۔ اس کتاب کو اگر اس موضوع پر اوّلین دستاویز کا نام دیا جائے تو ہرگز بے جا نہ ہوگا۔

نام کتاب: نبوت مصطفیٰ ﷺ ہر آن ہر لحظہ

ناشر: فرید بکسٹال اُردو بازار لاہور (داتا دربار مارکیٹ کے مکتبوں سے بھی کتاب دستیاب ہے)

دیو کی بولتی بند

شاہدرہ میں مناظر اہلسنت ڈاکٹر طارق محمود چشتی صاحب کے ہاتھوں نام نہاد دیوبندی مناظر مولوی حماد کی رسوائی و بدحواسی کو ملاحظہ کرنے کیلئے ویڈیو سی ڈی بنام ”دیوبند کی بولتی بند“ دیکھیں۔ سی ڈی حاصل کرنے کیلئے پتہ نوٹ فرمالیں۔

سیّد وسیم صفدر جامع رضویہ معین الاسلام مصطفیٰ آباد شاہدرہ لاہور۔

فون: 0333-6759059

اہلسنّت پر چند اعتراضات کا جواب

میثم عباس رضوی، لاہور

دیوبندی ہونے کے لیے جو لوازمات ہیں ان میں جاہل بے وقوف دجال اور کذاب ہونا بھی ہیں اس لیے کہ دیوبندی اپنے باطل مذہب کو سچا ثابت کرنے کے لیے دجل وفریب سے کام لیتے ہیں اور اس کوشش میں اپنی جہالت کا مظاہرہ بھی کردیتے ہیں جیسا کہ دیوبندی مجلّہ ''راہ سنت'' والے کرتے ہیں ''راہ سنت'' کے نائب ایڈیٹر مولوی فیاض طارق نے ایک مضمون بنام ''انداز عشق'' لکھا جو کہ راہ سنت کے شمارہ نمبر6 میں شائع ہوا مولوی فیاض طارق دیوبندی کو ''راہ سنت'' کا نائب ایڈیٹر اسی لیے بنایا کہ یہ جہالت اور کذب بیانی کی اعلیٰ صلاحیتوں سے مالامال ہے۔

دیوبندی دجال کا پہلا اعتراض:

دیوبندی کذاب نے اپنے مضمون میں ہم اہلسنّت و جماعت کے بارے میں لکھا ہے۔

''ادھر یہ رنگیلے پیران پیر عبد القادر جیلانی رحمہ اللہ کے عشق کے دعوے دار ہیں دوسری جانب ان کی شان میں گھناؤنی گستاخیاں کرکے بھی اس پر بدعتی عشق کا جھوٹا لیبل چڑھا دیتے ہیں دیکھئے بریلوی حضرات نے پیران پیر حضرت عبد القادر جیلانی رحمہ اللہ کی کیا ڈیوٹی لگا رکھی ہے؟ لکھتے ہیں کہ حضور پیران پیر دستگیر رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ اگر میرا مرید مشرق میں ہو اور میں مغرب میں اور میرے مرید کا ستر کھل جائے تو میں وہیں سے ہاتھ بڑھا کر اس کا ستر ڈھانک دوں (باغ فردوس ص28) تبصرہ معزز قارئین آپ دیکھ رہے ہیں انہوں نے شیخ کی کیا ڈیوٹی لگائی ہے کیا یہی عشق ومحبت ہے کہ انہوں نے دستگیری صرف ستر ڈھانپ کر ہی کرلی تھی ان کی شانِ اقدس میں غلیظ گستاخی کرکے بھی عشق کا جھوٹا رنگ چڑھاتے ہیں'' (''راہ سنت'' شمارہ نمبر۶ صفحہ۳۳)

جواب: دیوبندی دجال نے جس ارشاد کو غوث پاک رضی اللہ عنہ کے حق میں گستاخی کہا ہے وہ غوث پاک کا اپنا مبارک ارشاد ہے جیسا کہ بزرگوں نے اسے اپنی کتابوں

میں نقل فرمایا ہے مثلاً حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رضی اللہ عنہ اپنی کتاب اخبار الاخیار میں غوث پاک کا نقل فرماتے ہیں کہ:

''اگر مشرق میں میرے ایک مرید کا پردہ عفت گر رہا ہو اور میں مغرب میں ہوں تو یقیناً اس کی پردہ پوشی کروں گا۔''

(اخبار الاخیار صفحہ ۶۹ مترجم صفحہ مولوی محمد فاضل دیوبندی و مولوی سبحان محمود دیوبندی مطبوعہ ادبی دنیا نمبر 510 مٹیا محل دہلی نمبر 6)

غوث پاک خود یہ ارشاد فرما رہے ہیں کہ میں اپنے مرید کی پردہ پوشی کروں گا میں دیوبندی کذاب سے پوچھتا ہوں کہ جس کی وجہ سے ہم اہلسنّت و جماعت کے بارے میں بکواس کرتے ہوئے ہمیں گستاخ کہا ہے وہی بات شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے بھی لکھی ہے اب شیخ عبدالحق محدث دہلوی کے بارے میں کیا خیال ہے کیا انکو بھی گستاخ کہو گے؟ جواب تمھارے ذمے ہے۔ قارئین آپ نے ملاحظہ کیا یہ ہے دیوبندی کذاب کے علم کی حقیقت کہ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی کو اپنا ہم مسلک کہتے ہیں لیکن ان کی کتب سے لاعلم ہیں یا جان بوجھ کر اپنے دجل کا مظاہرہ کرنا ضروری سمجھتے ہیں تاکہ عوام کو اپنے کفریہ شکنجے میں پھنسایا جائے دیوبندی کذاب نے ہم اہلسنت کو غوث پاک کا گستاخ کہا ہے جو کہ اس کا دجل و فریب ہے اور کچھ نہیں درحقیقت غوث پاک کے گستاخ تو یہ خود ہیں صرف ایک مثال عرض کرتا ہوں جیسا کہ سب کو معلوم ہے کہ غوث پاک سلسلہ قادریہ کے بانی ہیں لیکن ان دیوبندیوں وہابیوں کے مسلمہ امام مولوی اسماعیل دہلوی نے اپنی کتاب تذکیر الاخوان میں لکھا ہے کہ

''کوئی قادری، کوئی نقشبندی، کوئی چشتی بنے حکم یہی ہے کہ سب ملکر قرآن اور حدیث پر عمل کرو اور سنت کے طریقے کے موافق مسلمان رہو اور یہود اور نصاریٰ کی طرح کئی فرقے مت ہو جاؤ'' (تذکیر الاخوان صفحہ 13 مطبوعہ اقبال اکیڈمی ایبک روڈ انارکلی لاہور)

آپ نے ملاحظہ کیا کہ دیوبندیہ وہابیہ کے امام نے غوث پاک سمیت تمام مشائخ طریقت کی شدید گستاخی کی ہے اور انہیں یہودیوں کی طرح قرار دیا ہے۔ ایک لطیفہ بھی

ملاحظہ کریں کہ اسماعیل دہلوی کے نزدیک قادری چشتی نقشبندی سلاسل یہودیوں کی طرح ہیں دوسری طرف دیوبندی بھی اپنے آپ کو سلاسل طریقت کے ساتھ منسلک رکھتے ہیں ان میں سے صرف چند کے نام ملاحظہ کریں دیوبندی حکیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی چشتی و مولوی اجمل قادری دیوبندی و مولوی ذوالفقار نقشبندی دیوبندی و مولوی روح اللہ نقشبندی و مولوی حماد نقشبندی دیوبندی (ایڈیٹر دیوبندی مجلّہ راہ سنت) مولوی ابو ایوب قادری دیوبندی وغیرہم اپنے آپ کو قادری چشتی نقشبندی کہلواتے ہیں لہٰذا یہ بھی یہودیوں کی طرح ہوئے دیوبندی دجال نے ہمیں غوث پاک کا گستاخ کہا اور نا کام ہوا۔

دیوبندی دجال کذاب کا دوسرا اعتراض:

''ایک اور رنگ: لکھتے ہیں کہ حضرت غوث اعظم دستگیر کو جب پکارو مدد فرماتے ہیں جو مانگو عطا کرتے ہیں اور واقعہ لکھا ہے کہ ایک قافلہ دو ماہ کی مسافت پہ تھا ان کا بیڑا ڈوبنے لگا تو انہوں نے حضرت غوث اعظم کو پکارا تو حضرت نے دو ماہ کی مسافت پر بیٹھ کر ہاتھ بڑھایا اور بیڑا کنارے لگا دیا یہاں تک کہ حضرت کے ہاتھ سے پانی ٹپکنے لگا (ملخص از حاشیہ باغ فردوس ص:25) تبصرہ: صرف اتنا ہی بندہ عرض کرتا ہے کہ آج یہ سینکڑوں چادریں پکڑے گلیوں میں چوراہوں میں بازاروں میں لوگوں سے گیارہویں و چالیسویں عرس اور میلاد کے نام پر مانگتے پھرتے نظر آتے ہیں ان کو خدا کا خوف کرنا چاہیے شرم وحیا کے ناخن لیں (اگر ہوں) اور پیالے میں پانی لے کر ڈوب مرنا چاہیے کہ گھر بیٹھے صرف غوث اعظم سے ہی کیوں نہیں مانگ لیتے؟ در بدر کیوں ٹھوکریں کھاتے پھر رہے ہیں؟'' (راہ سنت شمارہ نمبر ۶ صفحہ ۳۳،۳۴)

جواب: دیوبندی دجال کے مبلغ علم کا اندازہ کریں کہ مندرجہ بالا اقتباس میں لکھتا ہے کہ ''صرف اتنا ہی بندہ عرض کرتا ہے'' جو کہ بالکل غلط ہے صحیح فقرہ یوں ہونا چاہیے تھا کہ ''بندہ صرف اتنا ہی عرض کرتا ہے''جس جاہل کو اردو کا فقرہ صحیح لکھنا نہ آتا ہو وہ ہم اہلسنت پر اعتراض کر رہا ہے یہ منہ اور مسور کی دال حسب سابق یہاں بھی دیوبندی دجال نے خباثت کا مظاہرہ کیا ہے اور اعتراض کیا کہ گیارہویں و چالیسویں اور میلاد وغیرہ کے لیے لوگوں سے چندہ کیوں مانگا جاتا ہے غوث اعظم سے کیوں نہیں مانگ لیتے؟

اس کا مختصر جواب یہ ہے کہ جب اللہ سب کچھ دیتا ہے تو تم اپنے مدرسوں اور مسجدوں کے لیے امیروں سے چندے اور قربانی کی کھالیں کیوں مانگتے ہو؟ اور اگر مافوق الاسباب اور ماتحت الاسباب والی تقسیم کرو تو اس تقسیم کو قرآن و حدیث سے ثابت کرو اور اس کی ایسی جامع تعریف کرو کہ اس پر کسی قسم کا کوئی اعتراض نہ ہو لیکن میرا دعویٰ ہے کہ انشاء اللہ تم ثابت نہیں کر گے۔

دیوبندی دجال کو پیٹ میں بل اس وجہ سے پڑ رہے ہیں کہ غوث پاک سے غائبانہ مدد مانگی گئی ہے لیکن یہی مدد اگر کوئی دیوبندی اپنے کسی مولوی یا پیر سے مانگے تو یہ مدد شرک سے عین توحید بن جائے گی۔ آیئے غائبانہ مدد کا جواز دیوبندی کتب کے حوالے سے ملاحظہ کریں اور دیوبندی دجال کے دجل کو ملاحظہ کریں۔

(۱) دیوبندیوں کے "امام ربانی" "غوث اعظم" وغیرہ وغیرہ یعنی مولوی رشید احمد گنگوہی نے اپنے کتاب "امداد السلوک" میں لکھا ہے کہ

"مرید کو یقین کے ساتھ یہ جاننا چاہیے کہ شیخ کی روح کسی خاص جگہ میں مقید و محدود نہیں ہے پس مرید جہاں بھی ہوگا خواہ قریب ہو یا بعید (دور) تو گو شیخ کے جسم سے دور رہے لیکن اسکی روحانیت سے دور نہیں جب اس مضمون کو پختگی سے جانے رہے گا اور ہر وقت شیخ کو یاد رکھے گا تو ربط قلب پیدا ہو جائے گا اور ہر دم استفادہ ہوتا رہے گا اور مرید کو جب کسی واقعہ کے کھولنے میں شیخ کی حاجت پیش آئے گی تو شیخ کو اپنے قلب میں حاضر مان کر بزبان حال سوال کرے گا اور ضرور شیخ کی روح باذن خداوندی اسکو القا کردے گی"

(امداد السلوک صفحہ 68 مولف مولوی رشید احمد گنگوہی مطبوعہ ادارہ اسلامیات، لاہور)

(۲) دیوبندی "حکیم الامت" مولوی اشرف علی تھانوی نے اپنی تصنیف "امداد المشتاق" میں ایک دیوبندی کا دیوبندیوں کے پیر حاجی امداد اللہ سے غائبانہ مدد لینے کے واقعہ ذکر کیا ہے ملاحظہ کریں۔

"محبوب علی نقاش نے اکر بیان کیا کہ ہمارا آگبوٹ تباہی میں تھا میں مراقب ہو کر آپ سے ملتجی ہوا آپ نے مجھے تسکین دی اور آگبوٹ کو تباہی سے نکال دیا" (امداد المشتاق صفحہ 130 مصنف مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی مطبوعہ اسلامی کتب خانہ اردو بار لاہور)

اسی طرح کا واقعہ سنی نقل کرلے تو دیوبندی دجال جل جائے اور سنیوں کو پیالے

میں ڈوب مرنے کا کہے اب خود کیا کہتا ہے کہ بالکل اسی طرح کا واقعہ میں نے تمہارے گھر سے دکھا دیا اب تم اسی پیالے میں ڈوب مرو جس میں ڈوب مرنے کا اہلسنت کو مشورہ دے رہے ہو۔

اس طرح کے کئی واقعات کرامات امدادیہ میں بھی نقل کیے گئے ہیں ملاحظہ کیجئے
''حضرت مولانا شیخ محمد صاحب قدس سرہ نے ارشاد فرمایا کہ ہم جہاز میں سوار ہو کر حج کو چلے جہاز ہمارا گردش طوفان میں آگیا اور چار پانچ روز تک گردش میں رہا محافظان جہاز نے بہت تدبیریں کیں کوئی کارگر نہ ہوئی آخر کار جہاز ڈوبنے لگا ناخدا نے پکار کر کہا کہ لوگو اب اللہ تعالیٰ سے دعا مانگو یہ دعا کا وقت ہے میں اس وقت مراقب ہو کر ایک طرف بیٹھ گیا ایک حالت طاری ہوئی اور معلوم ہوا کہ اس جہاز کے ایک گوشے کو حافظ محمد ضامن صاحب اور دوسرے کو حاجی صاحب اپنے کندھوں پر رکھے ہوئے اوپر کو اٹھائے ہوئے ہیں اور اٹھا کر پانی کے اوپر سیدھا کر دیا اور جہاز بخوبی چلنے لگا تمام لوگ بہت خوش ہوئے اور جہاز کی سلامتی کا چرچا ہوا میں نے وہ وقت اور دن اور تاریخ اور مہینہ کتاب پر لکھ دیا اور بعد حج و زیارت اور طے منازل سفر کے تھانہ میں آکر اس لکھے ہوئے کو دیکھا اور دریافت کیا اس وقت ایک طالب علم قدرت علی ساکن اپندری ملک پنجاب مرید و خادم حضرت حاجی صاحب کی خدمت میں حاضر تھا اس نے بیان کیا کہ بے شک فلاں وقت میں حاضر تھا حاجی صاحب حجرے سے باہر تشریف لائے اور اپنی لنگی بھیگی ہوئی مجھکو دی اور فرمایا کہ اس کو کنویں کے پانی سے دھو کر صاف کر لو اس لنگی کو جو سونگھا اس میں دریاے شور کی بو اور چکنا پن معلوم ہوا اس کے بعد حضرت حافظ صاحب اپنے حجرے سے برآمد ہوئے اور اپنی لنگی دی اس میں بھی اثر دریا کا معلوم ہوتا تھا (کرامات امدادیہ صفحہ مطبوعہ کتب خانہ ہادی دیوبند یوپی)

قارئین جس پر دیوبندی دجال نے اعتراض کیا تھا مذکورہ بالا واقعہ بھی بالکل اسی واقعہ کی طرح ہے یہ دو واقعات میں نے دیوبندیوں کے گھر سے دکھا دیئے ہیں اس طرح کے کئی واقعات کرامات امدادیہ مطبوعہ کتب خانہ ہادی دیوبند کے صفحہ 32,29,18,9 تذکرۃ الرشید جلد اوّل صفحہ 206 مطبوعہ ادارہ اسلامیات لاہور اور شمائم امدادیہ صفحہ 26 مطبوعہ کتب خانہ شرف الرشید شاہ کوٹ میں موجود ہیں۔ اختصار کے پیش نظر ان کو نقل نہیں کیا۔

ضروری نوٹ

کرامات امدادیہ مطبوعہ دیوبند کے شروع میں مولوی ذوالفقار دیوبندی کا ایک استمدادیہ قصیدہ ہے جس میں حاجی امداد اللہ سے مدد مانگی گئی ہے یہی کرامات امدادیہ لاہور سے شائع ہوئی تو دیوبندیوں اس استمدادیہ قصیدہ کو نکال دیا۔

یہ تو تھے الزامی جوابات اب آیئے تحقیقی جوابات کی طرف کہ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی اخبارالاخیار میں غوث پاک کے بارے میں فرماتے ہیں

''اللہ نے بخشش کے خزانوں کی کنجیاں اور جسمانی تصرفات کے لوازم و اسباب آپ کے اقتدار و اختیار میں دے دیے تھے تمام مخلوق کے دل آپ کے مسخر و فرماں بردار بن گئے تھے'' (اخبار الاخیار صفحہ 27 مترجم مولوی اقبال الدین احمد دیوبندی مطبوعہ دارالاشاعت کراچی)

ملاحظہ کیا کیسا دیوبندی شکن اقتباس ہے شیخ عبدالحق علیہ الرحمہ فرما رہے ہیں کہ تمام مخلوقات کے جسم اور دل آپ کے قبضہ میں تھے دیوبندی دھرم میں یہ شرک ہے کہ مخلوق میں تصرف مانا جائے کیونکہ انکے امام اسماعیل دہلوی نے تقویۃ الایمان میں لکھا ہے کہ جس کا نام محمد یا علی ہے اسکا کچھ اختیار نہیں

شیخ عبدالحق ایک اور جگہ فرماتے ہیں۔

''شیخ شہاب الدین عمر سہروردی کا بیان ہے شیخ عبد القادر جیلانی طریقت کے سلطان تھے اور درحقیقت وجود و جسم پر ان کو تصرف و غلبہ حاصل تھا منجانب اللہ آپ کو ہر چیز پہ تصرف کرنے کا اختیار تھا'' (اخبار الاخیار صفحہ 35 مترجم مولوی اقبال الدین احمد دیوبندی مطبوعہ دارالاشاعت کراچی) یہ بھی دیوبندیت شکن بیان ہے۔ آگے ملاحظہ کیجئے

''مخلوقات کے ظاہر و باطن میں آپ تصرف کرتے انسانوں اور جنات پر آپ کا حکم چلتا تھا لوگوں کے دل کی باتوں اور بھیدوں سے آپ واقف تھے فرشتوں کے ظاہری و باطنی خیالات جانتے تھے عالم جبروت کے حقائق اور عالم لاہوت کے راز ہائے سربستہ معلوم کرلیتے پروردگار کے غیبی عطیے زمانہ کے انقلابات موت و حیات کی صفات تشکیک تحقیق و تصدیق کی حقیقت اچھے اور برے اندھے۔ اور کوڑھی بیماروں کی صحت مقام و زمانہ سے روانگی زمینی و آسمانی کاموں میں اجرائی احکام پانی پر چلنے، ہوا میں اڑنے اور لوگوں کے تخیل بدلنے

اشیا کی طبیعت پلٹنے غیبی چیزیں حاضر کرنے ماضی و مستقبل کے صحیح حالات بتانے کی خاطر آپ کی کرامتیں عام و خاص سب کے لیے ہمیشہ لگاتار ظاہر ہوتی رہیں حق کے اظہار کے لیے آپ باارادہ واختیار کرامتیں ظاہر کرتے تھے جس میں کسی قسم کا کوئی شک وشبہ نہ رہتا۔

(اخبار الاخیار صفحہ 36 مترجم مولوی اقبال الدین احمد دیوبندی مترجم دارالاشاعت کراچی)

سبحان اللہ حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی نے غوث پاک کے جو فضائل و کرامات بیان کی ہیں دیوبندی دھرم کی بے بنیاد عمارت دھڑام سے زمین پر گر کر نیست و نابود ہوگئی ایک طرف تقویۃ الایمان کو دیکھیے اوردوسری طرف یہ اقتباس ملاحظہ کیجیے دیوبندی دھرم میں یہ تو کئی شرکیات کا مجموعہ ہے دیوبندی دجالوں کو حضرت شیخ عبد الحق کو اپنا ہم مسلک ثابت کرتے ذرا شرم حیا نہ آئی کہ وہ کیسے عظیم الشان تصرفات کا ذکر فرما رہے ہیں اور یہ بھی بتا رہے ہیں کہ غوث پاک ''باارادہ و اختیار'' کرامتیں ظاہر کرتے جبکہ دیوبندی یہ کہتے ہیں کہ معجزہ اور کرامت کے وقت نبی ولی کو کوئی اختیار نہیں ہوتا ملاحظہ ہو تقویۃ الایمان اور سرفراز گکھڑوی کی راہ ہدایت جسکا موضوع ہی یہی ہے کہ انبیاء اولیاء بالکل بے اختیار ہیں۔

ایک اور اقتباس ملاحظہ کریں شیخ عبد الحق غوث پاک سے نقل فرماتے ہیں ''میں قیامت تک اپنے ہر مرید کی دستگیری کروں گا'' (اخبار الاخیار صفحہ 39 مترجم مولوی اقبال الدین دیوبندی مطبوعہ الاشاعت کراچی)

آپ نے ملاحظہ کیا کہ غوث پاک فرما رہے ہیں کہ میں قیامت تک اپنے مرید کی مدد کروں گا اسی طرح ایک اور ارشاد غوث پاک نقل فرمایا ہے جس میں غوث پاک فرماتے ہیں ''جو کسی تکلیف میں مجھ سے امداد چاہے یا مجھے آواز دے اسکی تکلیف دور کی جائیگی۔''

(اخبار الاخیار صفحہ 39 مترجم مولوی اقبال الدین احمد دیوبندی مطبوعہ دارالاشاعت کراچی)

قارئین آپ نے مندرجہ بالا اقتباس ملاحظہ فرمائے کہ شیخ عبد الحق محدث دہلوی غوث پاک کے فضائل و کرامات بیان کر رہے ہیں دوسری طرف دیوبندی وہابی عقائد نامے یعنی تقویۃ الایمان میں ان سب باتوں کو شرک کہا گیا ہے اگرچہ اللہ ہی کی عطا سے مانے تو مشرک ہے ملاحظہ کیجیے۔

امام الدیوبندیہ وہابیہ مولوی اسماعیل دہلوی نے لکھا ہے۔

''جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں'' (تقویۃ الایمان صفحہ 68 مطبوعہ مکتبہ سلفیہ لاہور)

ایک اور جگہ تقویۃ الایمان میں لکھا ہے کہ:

''جو کوئی کسی مخلوق کا عالم میں تصرف ثابت کرنے اور اپنا وکیل ہی سمجھ کر اس کو مانے سو اس پر شرک ثابت ہو جاتا ہے گو کہ اللہ کے برابر نہ سمجھے اور اسکے مقابل کی طاقت اسکو ثابت نہ کرے'' (تقویۃ الایمان صفحہ 52 مطبوعہ مکتبہ سلفیہ لاہور)

دیوبندیوں کے امام کے اقتباس سے ثابت ہوا کہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے غوث پاک کے جو فضائل اور ''بااختیار کرامات'' بیان کی ہیں اور غوث پاک کے فرامین نقل کیے ہیں کہ مجھ سے مدد مانگو میں پوری کروں گا دیوبندی دھرم کے مطابق ان کے بیان کرنے کی وجہ سے شیخ عبدالحق محدث دہلوی مشرک ٹھہرے (نعوذ باللہ) کیونکہ دیوبندی دھرم کے مطابق شیخ عبدالحق نے انکے فضائل بیان کر کے انہیں اللہ کا شریک ٹھہرایا ہے؟ لعنت ہے ایسے گندے دیوبندی مذہب پر۔

مندرجہ بالا اقتباسات سے دیوبندیوں وہابیوں کے امام اسماعیل دہلوی کی ''تقویۃ الایمان'' مولوی سرفراز گکھڑوی کی کتاب ''راہ ہدایت'' اور مولوی ابوایوب قادری کے مضمون ''شیخ عبدالحق کا مسلک'' کا رد بھی ہو گیا۔ (الحمدللہ)

''دیوبندی دجال نے تیسرا عنوان قائم کیا ہے جس کا نام ''ایک اور رنگ'' لکھا ہے اس کے تحت لکھا کہ ''ان کا ایک بدعتی سرگودھا کی سرزمین پر بیان کرتے ہوئے صحابہ کے معیار حق ہونے کا انکار کرتا ہے اور کہتا ہے کہ جو پہلے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو مانے وہ خارجی یا رافضی ہے۔'' (راہ سنت شمارہ نمبر ۶ ص ۳۶)

دیوبندی دجال نے اس خبیث کا نام نہیں لکھا اگر تو واقعی کسی نے ایسا کہا ہے تو اس کا ہم اہلسنت و جماعت سے کوئی تعلق نہیں وہ بھی تمہاری طرح جہنمی کتا ہے۔ ہاں اپنی چارپائی کے نیچے ڈنڈا ضرور پھیر لو کہ تمہارے پیشوا رشید احمد گنگوہی نے تو کہا ہے کہ:

''جو شخص صحابہ کرام میں سے کسی کی تکفیر کرے وہ ملعون ہے ایسے شخص کو امام مسجد

بنانا حرام ہے وہ اپنے اس کبیرہ گناہ کے سبب سنت و جماعت سے خارج نہ ہوگا۔"

(فتاویٰ رشیدیہ صفحہ 131 مطبوعہ محمد سعید اینڈ سنز کراچی)

یعنی صحابہ کو کافر کہنے والا بھی سنی ہی رہے گا یہ ہے دیوبندیوں کا گندا مذہب ان دیوبندیوں کی طرف سے صحابہ کی گستاخیوں کی ایک طویل فہرست ہے انشاء اللہ بوقت ضرورت پیش کی جائے گی۔

اپنے مضمون میں ایک جگہ لکھتا ہے

"اب کوئی انبیاء کی بشریت کا انکار کرے تو اسکے منہ پر اپنے ہاتھوں طمانچہ پڑتا ہے۔" (راہ سنت شمارہ نمبر ۶ صفحہ ۳۴)

ہم اہلسنت و جماعت میں کسی کا عقیدہ نہیں ہے کہ انبیاء علیہم السلام بشر نہیں ہیں بلکہ ہم تو بشریت انبیاء کے منکر کو کافر کہتے ہیں یہ فیاض طارق دجال نے ہم پر بہتان باندھا ہے جبکہ تذکرۃ الرشید میں لکھا ہے کہ رشید احمد گنگوہی دیوبندی کو جو بھی دیکھتا تو کہتا کہ ماھذا بشرا ان ھذا الاملک کریم. (تذکرۃ الرشید صفحہ ۶۰ جلد اول ادارہ اسلامیہ لاہور)

اپنے مضمون کے آخر میں لکھا ہے کہ:

"آپ نے مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے عقیدہ کو بھی دیکھا اور ان لوگوں کو بھی دیکھیں جو درباروں کو قبروں کو پوجتے چاٹتے اور سجدے کرتے نظر آتے ہیں کیا ان کا شیخ کی تعظیم سے کوئی دور کا واسطہ بھی ہے؟" (راہ سنت شمارہ نمبر ۶ صفحہ ۳۷)

دیوبندیوں دجال کو علم ہونا چاہیے کہ قبروں کو سجدہ وغیرہ کرنا یہ اہلسنت کے مسلک میں جائز نہیں اعلیٰحضرت عظیم البرکت مولانا احمد رضا خان فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ نے غیر اللہ کو سجدہ کے رد میں ایک مستقل کتاب لکھی ہے جس کا نام "الزبدۃ الزکیہ فی حرمت سجدۃ التحیہ" ہے۔ اس کے باوجود جاہل عوام میں سے اگر کوئی کرتا ہے تو ہم اس سے بری ہیں۔ لیکن تم اپنے حکیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی کی کتاب بوادر النوادر صفحہ 137, 138 مطبوعہ ادارہ اسلامیات لاہور پڑھو جس میں بزرگوں کو سجدہ کرنے جائز رکھا گیا ہے جگہ کی کمی کی وجہ سے مختصر مختصر جواب دیا مفصل جواب دیتا تو مضمون بہت طویل ہو جاتا دیوبندی دجال کی جانب سے اس کے جواب کا انتظار رہے گا قارئین سے دعاؤں کی درخواست ہے۔

(قسط دوم)

دیوبندی خود بدلتے نہیں "کتابوں" کو بدل دیتے ہیں

میثم عباس رضوی، لاہور

دیوبندی تحریف نمبر ۱۱

دیوبندیوں کے امام ربانی مولوی رشید احمد گنگوہی نے فتاویٰ رشیدیہ میں لکھا ہے کہ جو شخص صحابہ کرام میں سے کسی کی تکفیر کرے وہ اس سبب سے سنت و جماعت سے خارج نہ ہوگا ذیل میں مولوی رشید احمد گنگوہی کے فتوے کا عکس ملاحظہ کریں۔

اور جو شخص صحابہ کرام میں سے کسی کی تکفیر کرے وہ ملعون ہے ایسے شخص کو امام مسجد بنانا حرام ہے اور وہ اپنے اس گناہ کبیرہ کے سبب سنت جماعت سے خارج نہ ہوگا

(فتاویٰ رشیدیہ مشمولہ تالیفات رشیدیہ صفحہ 128 مطبوعہ ادارہ اسلامیات انارکلی لاہور)

معاذ اللہ رشید احمد گنگوہی کے نزدیک صحابہ کو کافر کہنے والا سنی ہی رہے گا حالانکہ حدیث شریف میں رشید احمد گنگوہی کے اس نظریے کا رد بلیغ موجود ہے۔ دیوبندیوں کے نزدیک چونکہ رشید احمد گنگوہی کی شان صحابہ کرام (رضوان اللہ علیہم اجمعین) سے زیادہ ہے (معاذ اللہ) اسی لیے رشید احمد گنگوہی پر تو کوئی فتویٰ نہ لگایا لیکن رشید احمد گنگوہی کے فتاویٰ رشیدیہ کے اگلے ایڈیشن میں تحریف کردی تاکہ رشید احمد گنگوہی پر کوئی اعتراض نہ کرسکے ذیل میں ادارہ اسلامیات کے ہی شائع کردہ اگلے ایڈیشن میں موجود تحریف شدہ فتوے کا عکس ملاحظہ کریں جس میں دیوبندیوں نے "نہ" کو نکال دیا ہے۔

اور جو شخص صحابہ کرام میں سے کسی کی تکفیر کرے وہ ملعون ہے ایسے شخص کو امام مسجد بنانا حرام ہے اور وہ اپنے اس گناہ کبیرہ کے سبب سنت جماعت سے خارج ہوگا۔

(فتاوی رشیدیہ مشمولہ تالیفات رشیدیہ صفحہ ۱۲۸ مطبوعہ ادارہ اسلامیات انارکلی، لاہور)

دیو بندی تحریف نمبر۱۲

شیخ عبد الحق محدث دہلوی نے حضور علیہ السلام کے حاضر و ناظر ہونے کے بارے میں لکھا ہے۔ ذیل میں اس کا عکس ملاحظہ کریں۔

وباچندیں اختلافات وکثرت مذاہب کہ در علماء امت ست یک کس را دریں مسئلہ خلافی نیست کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بحقیقت حیات بی شائبہ مجاز و توہم تاویل دائم وباقی ست وبر اعمال امت حاضر وناظر و بر طالبان حقیقت را ومتوجہان آنحضرت را مفیض ومربی ست

(اخبار الاخیار معہ مکتوبات صفحہ 155 مطبوعہ النوریہ الرضویہ پبلشنگ کمپنی لاہور)

ترجمہ: ''اس اختلاف اور کثرت مذاہب کے باوجود علمائے امت میں سے اس میں کسی کا اختلاف نہیں کہ حضور علیہ السلام حقیقی زندگی سے بغیر تاویل و مجاز کے احتمال کے باقی اور دائم ہیں اور امت کے اعمال پر حاضر و ناظر ہیں اور حقیقت کے طلبگار اور حاضرین بارگاہ کو فیض رساں اور مربی ہیں'' شیخ عبد الحق محدث دہلوی کے دور میں دیو بندی وہابی فرقے پیدا نہیں ہوئے تھے اس لیے شیخ محقق نے فرمایا کہ نبی پاک کے حاضر ناظر ہونے میں کسی کا اختلاف نہیں شیخ محقق کا یہ کہنا دیو بندیوں وہابیوں کے خود ساختہ نظریات کے لیے تباہ کن ہے اس لیے دیو بندی مولوی محمد فاضل نے مکتوبات شریف کا ترجمہ کرتے ہوئے اس میں سے حاضر و ناظر کا ترجمہ کرتے ہوئے خیانت سے کام لیا اور یہودیوں کی پیروی کرتے ہوئے اس میں تحریف کی ذیل میں مولوی فاضل کے ترجمہ کا عکس ملاحظہ کیجئے۔

اختلاف کے باوجود اس مسئلہ میں کسی کا اختلاف نہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی حقیقی حیات سے جس میں مجاز کا شبہ نہیں قائم اور دائم ہیں اور آپ امت کے اعمال آپ پر پیش کئے جاتے ہیں۔ اور طالبان حقیقت کے مربی اور فیض پہنچانے والے ہیں

(مکتوبات شیخ عبد الحق محدث دہلوی صفحہ ۱۱ مطبوعہ مدینہ پبلشنگ کمپنی بندر روڈ کراچی نمبر ۱)

ملاحظہ کیا کہ دیو بندی خائن مترجم نے بر اعمال امت حاضر ناظر کا ترجمہ ''امت کے اعمال آپ پر پیش کیے جاتے ہیں'' کرتے ہوئے کیسے یہودیانہ طرز عمل کا مظاہرہ کیا ہے دیو بندیوں کا محبوب خدا سے بغض ملاحظہ کریں کہ ان کو سرکار کی یہ فضیلت ایک آنکھ نہیں بھائی دیو بندی مترجم پر خدا کی مار ہو اس نے جو ترجمہ کیا ہے اس سے بھی اس کا مدعا پورا نہیں ہوتا کیونکہ مولوی سرفراز گکھڑوی کر منگی کے پیر و مرشد مولوی حسین علی واں بھچروی نے

اپنی تفسیر بلغۃ الحیران میں کہا ہے کہ ’’عرض اعمال مذہب شیعہ کا ہے کسی حدیث میں نہیں‘‘ (بلغۃ الحیران صفحہ ۳۳۲ مطبوعہ مکتبہ اخوت نزد حسن مارکیٹ اُردو بازار لاہور) اس سے تھوڑا آگے مزید لکھا ہے کہ:

’’صبح شام کسی پر اعمال کل اعباد کے پیش ہوتے ہیں یہ عقائد شیعہ کے ہیں (بلغۃ الحیران صفحہ ۳۳۳ مطبوعہ مکتبہ اخوت نزد حسن مارکیٹ اُردو بازار لاہور)

یعنی وہ سارے دیوبندی جو اعمال کے پیش ہونے کے قائل ہیں وہ شیعہ عقائد کے حامل ہیں یہ ہے دیوبندیوں کے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بغض کا نتیجہ کہ اپنی ہی چھری سے اپنے دیوبندیوں کو ذبح کیے جا رہے ہیں۔

(جاری ہے)

انگوٹھے چومنا باعث ثواب ہے دیوبندیوں کے مفتی اعظم تقی عثمانی کا فتویٰ

’’آپ نے مسجد سے اذان کی آواز سنی اور اذان کے اندر جب "اشھد ان محمد الرسول الله" سنا آپ کے دل میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا داعیہ پیدا ہوا اور محبت سے بے اختیار ہو کر آپ نے انگوٹھے چوم کر آنکھوں سے لگا لیے تو بذات خود یہ عمل کوئی گناہ اور بدعت نہیں اس لیے کہ اس نے یہ عمل بے اختیار سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں کیا اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور عظمت ایک قابل تعریف چیز ہے اور ایمان کی علامت ہے اور انشاء اللہ اسی محبت پر اجر و ثواب ملے گا۔‘‘

(بدعت ایک سنگین گناہ صفحہ 32، 33 میمن اسلامک پبلشرز لیاقت آباد، کراچی)

دیوبندی حکیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی کے بھائی کے کرتوت

’’مولانا تھانوی کے ایک بھائی مظہر علی انگریز کے (سی آئی ڈی) کے محکمہ میں تھے اور انھوں نے آزادی پسند مسلمانوں کو نقصان بھی پہنچایا ہے۔‘‘

(عبیداللہ سندھی کے علوم و افکار مطبوعہ ادارہ نشر و اشاعت فاروق گنج گوجرانوالہ)

قسط دوم

وہابیوں کے تضادات

میثم عباس رضوی، لاہور

نوٹ: وہابیوں کے (۱۵) تضادات کی پہلی قسط کلمہ حق شمارہ نمبر ا میں پیش کی گئی تھی

امام الوہابیہ وممدوح دیوبندیہ محمد بن عبدالوہاب نجدی نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ ''متضاد باتوں کا کہنا بھی اہل جاہلیت کی خاص عادت تھی'' (اسلام اور مسائل جاہلیت صفحہ 183 مطبوعہ دارالدعوۃ السّلفیہ لاہور) اب ذیل میں وہابیوں کی متضاد باتیں ملاحظہ کریں۔

تضاد نمبر ۱۶

مشہور وہابی مولوی زبیر علی زئی نے ماہنامہ الحدیث میں لکھا ہے کہ ''عالم خواب اور نیند میں نبی ﷺ کا دیدار ہونا تو بالکل صحیح اور برحق ہے۔'' (ماہنامہ الحدیث صفحہ ۶ شمارہ نمبر ۶۶ نومبر ۲۰۰۹)

پھر اسکے دو سطر بعد مزید لکھا ہے۔

''رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا جاسکتا ہے'' (الحدیث صفحہ ۷ شمارہ نمبر ۶۶ نومبر ۲۰۰۹ء)

جبکہ اسکے برخلاف معروف وہابی ''علامہ'' سعید بن عزیز یوسف زئی نے خواب میں دیدار رسول اللہ ﷺ کی نفی میں پوری کتاب لکھی ہے جس میں صرف باتوں سے کام چلایا ہے۔ اس کتاب میں لکھا ہے کہ:

''خوابوں میں دیدار رسول اللہ ﷺ ناممکن ہے۔''

(خوابوں میں دیدار رسول اللہ کی حقیقت صفحہ 129 مصنف سعید بن عزیز یوسف زئی مطبوعہ مکتبہ اہلحدیث ٹرسٹ الحدیث چوک کورٹ روڈ کراچی)

تضاد نمبر ۱۷

وہابیوں کے بہت مشہور اور نام نہاد ''مناظر'' عبدالقادر روپڑی نے کہا ہے کہ ''ہر

نمازی کے لیے سورہ فاتحہ کا ہر رکعت میں پڑھنا لازم ہے اسکے بغیر نماز نہیں ہوتی۔" (میزان مناظرہ صفحہ ۱۵۸ مطبوعہ محدث روپڑی اکیڈمی دالگراں چوک لاہور) نیز بھارت کے مشہور وہابی مناظر مولوی رئیس ندوی نے اپنی کتاب "مجموعہ مقالات پر سلفی تحقیقی جائزہ" میں فاتحہ خلف الامام کے بارے میں لکھا ہے کہ

"ہم کہتے ہیں کہ نصوص سے سورہ فاتحہ ہر مقتدی امام و منفرد پر ہر رکعت میں قرأت فاتحہ کا فرض ہونا ثابت ہے۔"

(مجموعہ مقالات پر سلفی تحقیقی جائزہ صفحہ ۴۹۸ مصنف مولوی رئیس ندوی مطبوعہ مکتبہ الفضیل بن عیاض کراچی)

مولوی رئیس ندوی نے دو صفحہ بعد مزید لکھا ہے کہ

"امام کے پیچھے مقتدی یا منفرد امام کی نماز قرأت فاتحہ کے بغیر نہیں ہوتی بلکہ ایسی نماز ناقص و کالعدم بیکار و باطل ہے"

(مجموعہ مقالات صفحہ 501 مصنف مولوی رئیس ندوی مطبوعہ مکتبہ الفضیل بن عیاض کراچی)

مندرجہ بالا اقتباسات کے بالکل خلاف وہابی مولوی ارشادالحق اثری کا بیان بھی ملاحظہ کریں۔

"امام بخاری سے لے کر دور قریب کے محقق علمائے اہل حدیث تک کسی کی تصنیف میں یہ دعویٰ نہیں کیا گیا کہ فاتحہ نہ پڑھنے والے کی نماز باطل ہے۔"

(توضیح الکلام جلد اول صفحہ ۴۳ مطبوعہ ادارہ علوم اثریہ منٹگمری بازار فیصل آباد)

قارئین اسے آپ غیر مقلدین کا جھوٹ کہہ لیں یا تضاد فیصلہ آپ پر ہے۔

تضاد نمبر ۱۸

امام الوہابیہ محمد بن عبد الوہاب نجدی کے بیٹے عبد اللہ نے ایک واقعہ لکھا ہے کہ "کسی نے ابولہب کو اس کے مرنے کے بعد خواب میں دیکھا اور پوچھا تمہارا کیا حال ہے؟ بولا جہنم میں ہوں ہاں پیر کے دن میرے عذاب میں کچھ کمی ہو جاتی ہے اور دونوں انگلیوں کے درمیان سے کچھ پانی چوستا ہوں اور اس نے اپنی انگلی کے سرے کی طرف اشارہ کیا اور اسکا سبب نبی کریم کی ولادت کی خوشخبری سنانے پر میرا ثویبہ کو آزاد کرنا اور اسکا آپ کو

دودھ پلاتا ہے علامہ ابن جوزی فرماتے ہیں جب ابولہب کافر کا جس کی قرآن نے مذمت بیان کی ہے آپ کی ولادت پر خوش ہونے کی وجہ سے یہ حال ہے تو آپ کی امت کے اس موحد مسلمان کا کیا کہنا جو آپ کی ولادت پر مسرور اور خوش ہے۔"

(مختصر سیرت رسول صفحہ ۳۲ مصنف عبد اللہ بن محمد بن عبد الوہاب مطبوعہ نعمانی کتب خانہ لاہور)

دوسری طرف طیب محمدی بکواسی وہابی نے اسی واقعہ کا رد کرتے ہوئے اپنی کتاب میں لکھا ہے

"بریلویت نے ابولہب لعین سے دلیل پکڑی"

(جشن عید میلاد النبی قرآن و حدیث سے ثابت نہیں صفحہ ۱۳۲ مطبوعہ ادارہ تحقیقات سلفیہ)

چند صفحوں کے بعد اسی خواب والے واقعہ کے متعلق لکھتا ہے کہ

"خواب کی بنا پر قرآنی آیات کو پس پشت ڈالا جا رہا ہے۔"

(جشن عید میلاد النبی قرآن و حدیث سے ثابت نہیں صفحہ ۱۳۷ مطبوعہ ادارہ تحقیقات سلفیہ)

اس واقعہ کے متعلق خبیث اللسان طیب محمدی لکھتا ہے کہ

"نصوص کو بریلوی مکتب فکر کے علماء ایک خواب سے رد کرنے کی کوشش میں ہیں کہ ابولہب کو انگلی چوسنے سے ٹھنڈک ملتی ہے"

(جشن عید میلاد النبی قرآن و حدیث سے ثابت نہیں صفحہ ۱۳۷ مطبوعہ ادارہ تحقیقات سلفیہ) ملاحظہ کیجئے کہ ایک مولوی ایک واقعہ سے استدلال کر رہا ہے تو دوسرا اسی کا رد کر رہا ہے۔

نوٹ: یہ واقعہ بخاری میں مذکور ہے وہابی بخاری بخاری کی رٹ لگاتے ہیں یہاں جب اپنے مطلب کے خلاف بات ہوئی تو بخاری کی روایت کو رد کر دیا یہ ہے ان کا جھوٹا مذہب

تضاد نمبر ۱۹

وہابی علماء کے فتاویٰ کا مجموعہ "فتاویٰ علمائے حدیث" کے نام سے کئی جلدوں میں شائع ہوا تھا اس میں سے ایک سوال و جواب ملاحظہ کریں۔

سوال: بعض علماء کہتے ہیں کہ الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ حضور

کے روضے پر پڑھنا جائز ہے الخ

جواب: آنحضرت ﷺ کے روضے پر اس طرح درود پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(فتاویٰ علمائے حدیث جلد ۹ صفحہ ۱۵ مطبوعہ مکتبہ سعیدیہ خانیوال مطبوعہ ۱۹۷۹) یہی سوال و جواب فتاویٰ برکاتیہ صفحہ ۱۷۵ مطبوعہ جامعہ اسلامیہ محلّہ گلشن آباد گوجرانوالہ میں بھی موجود ہے۔

اب تصویر کا دوسرا رخ ملاحظہ کیجئے وہابی مولوی حکیم محمد اشرف نے اپنی کتاب مقیاس حقیقت میں الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کے بارے میں لکھا ہے کہ

''حقیقت واقعہ یہ ہے کہ ہمارے بریلوی دوستوں نے جو درود الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ اور صلی علی نبیناء، صلی علی رسولنا کے الفاظ سے از خود اختراع (یعنی ایجاد) کیے اور بنا رکھے ہیں اہلحدیث ان کے ورد وظیفہ یا پڑھنے پڑھانے کو بدعت و ناجائز واضح دلائل سے کہتے ہیں۔''

(مقیاس حقیقت صفحہ ۳۴۶ مطبوعہ مکتبہ اہلحدیث ٹرسٹ اہلحدیث چوک کورٹ روڈ کراچی)

اس کے بعد وہابی مولوی حکیم اشرف نے چیلنج کی سرخی دی اور لکھا ہے۔

کھلا چیلنج: اگر کوئی بریلوی عالم اپنے مجوزہ درود الصلوٰۃ والسلام علیک اور صلی علی نبینا کا ثبوت صحیح حدیث یا کم از کم امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی زبانی مروجہ مجلس طریق یا فرداً فرداً پڑھنے کا ثبوت دکھلا دے تو انشاء اللہ العظیم اسے ایک سو روپیہ انعام دیں گے۔''

نہ خنجر اٹھے گا نہ تلوار ان سے
یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

(مقیاس حقیقت صفحہ ۳۴۶ مطبوعہ مکتبہ اہلحدیث ٹرسٹ اہلحدیث چوک کورٹ روڈ کراچی)

تبصرہ

ایک مولوی الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ کو جائز کہہ رہا ہے تو دوسرا اس کو بدعت ناجائز اور اسکو ثابت کرنے کا چیلنج اور انعام دے رہا ہے یہ ہے ان وہابیوں کا جھوٹا مذہب۔

وہابیوں کو چیلنج

وہابی مولوی حکیم اشرف نے اپنی اسی کتاب مقیاس حقیقت میں نبی پاک ﷺ کے

لیے درود شریف ان الفاظ ﷺ میں پڑھا ہے میں وہابی مولوی حکیم اشرف آنجہانی کے وارثوں اور تمام وہابیوں کو چیلنج دیتا ہوں کہ مولوی حکیم اشرف نے مقیاس حقیقت صفحہ 113, 41,40,39,40 الخ وغیرہ پوری کتاب میں جہاں جہاں نبی پاک کے اسم گرامی کے ساتھ ﷺ کے الفاظ سے درود شریف لکھا ہے اسکو قرآن و حدیث صحیح سے ان الفاظ میں ثابت کریں اور 10 ہزار روپیہ نقد انعام پائیں اور یہ انعام مجھ سے بذریعہ عدالت بھی طلب کیا جاسکتا ہے۔

نہ خنجر اٹھے نہ تلوار ان سے
یہ "وہابی" میرے آزمائے ہوئے ہیں

تضاد نمبر ۲۰

وہابی مولوی حکیم ابوالصمصام عبدالسلام بستوی نے اپنی کتاب "اسلامی عقائد" میں لکھا ہے:

اللہ تعالیٰ زمان مکان اور جسم وغیرہ سے پاک صاف ہے (اسلامی عقائد صفحہ ۱۲ مطبوعہ اہلحدیث ٹرسٹ کراچی)

ضروری نوٹ یہ کتاب مولوی شرف الدین دہلوی اور مولوی احمد اللہ شیخ الحدیث مدرسہ زبیدیہ دہلی کی مصدقہ ہے۔

اب دوسرا رخ ملاحظہ کریں کہ ایک وہابی علامہ سعید بن عزیز یوسف زئی نے اپنی کتاب میں لکھا ہے:

"میں نصوص قرآن کی موجودگی میں تجسیم باری تعالیٰ (اللہ تعالیٰ کے لیے جسم ہونے کا عقیدہ) کا نہ صرف قائل ہوں بلکہ تجسیم کے مخالف صاحبان کو قرآن کا مخالف جانتا ہوں۔"

قارئین ملاحظہ کریں کہ ایک مولوی کہہ رہا ہے کہ اللہ جسم سے پاک ہے جبکہ دوسرا مولوی اس عقیدہ کو قرآن کا مخالف عقیدہ کہہ رہا ہے فقہ حنفی پر اعتراضات کرنے والے غیر مقلد وہابی بتائیں کہ ان میں سے کون سچا ہے؟

(جاری ہے)

قسط اوّل

دیوبندی وہابیوں کے عقیدۂ ختم نبوت کے ڈھول کا پول

ڈاکٹر محمد فاروق (ڈیرہ غازی خان)

یہ حقیقت ہے کہ ازل سے حق و باطل باہم مقابل رہے ہیں اور یہ بھی حقیقت ہے کہ جب حق آتا ہے تو باطل کو بھاگنا ہی پڑتا ہے کچھ عرصہ قبل دیوبندی مذہب کا ترجمان ایک رسالہ بنام ''راہ سنت'' منظر عام پر اہل حق کے مقابل لایا گیا۔ جس میں اصولی مباحث کو چھپا کر فروع کی آڑ میں تخریب کاری کا بازار گرم کیا جا رہا ہے۔ اتنا تو اکابرین دیوبند کو بھی معلوم ہے کہ جن مسائل کو چھیڑا جا رہا ہے وہ محض فروعی ہیں اور وہ عقائد و نظریات صرف علماء بریلی رحمہم اللہ تک ہی محدود نہیں بلکہ اکابرین اہلسنّت کے بھی یہی عقائد رہے ہیں خود دیوبندی لکھتے ہیں۔

''شاید بہت سے لوگ ناواقفی سے یہ سمجھتے ہوں کہ میلاد و قیام عرس وقوالی فاتحہ تیجہ دسواں بیسواں چالیسواں برسی وغیرہ کے جائز و ناجائز اور بدعت وغیر بدعت ہونے کے بارے میں مسلمانوں کے مختلف طبقوں میں جو نظریاتی اختلاف ہے یہی دراصل دیوبندی و بریلوی اختلاف ہے مگر یہ سمجھنا صحیح نہیں کیونکہ مسلمانوں کے درمیان ان مسائل میں یہ اختلاف تو اس وقت سے ہے جبکہ دیوبند کا مدرسہ قائم بھی نہیں ہوا تھا اور مولوی احمد رضا خان صاحب پیدا بھی نہیں ہوئے تھے۔ اس لیے ان مسائل کے اختلاف کو ''دیوبندی بریلوی اختلاف'' نہیں کہا جا سکتا۔ علاوہ ازیں ان مسائل کی حیثیت کسی فریق کے نزدیک بھی ایسی نہیں ہے کہ ان کے ماننے نہ ماننے کی وجہ سے کسی کو کافر یا اہلسنت سے خارج کہا جا سکے۔ یہی وجہ ہے کہ مولوی احمد رضا خان صاحب اور ان کی خاص ذریت کے علاوہ ہندوستان کے بہت سے علماء اور بہت سے علمی حلقے ایسے ہیں جن کی تحقیق اور رائے ان مسائل میں علماء دیوبند کی تحقیق سے مختلف ہے مگر اس کے باوجود ان میں سے کوئی بھی دوسرے کی تکفیر یا

تفسیق نہیں کرتا بلکہ آپس میں عقیدت اور احترام کے تعلقات ہیں جیسے کہ علماء حق کے درمیان ہونے چاہئیں۔ اس کی مثال میں حضرات علماء فرنگی محلی (لکھنؤ) حضرت مولانا عین القضاۃ صاحب رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا معین الدین صاحب اجمیری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا محمد سجاد صاحب بہاری مرحوم جیسے بہت سے علماء کرام اور علمی سلسلوں اور خاندانوں کا نام لیا جا سکتا ہے۔ ان حضرات کا مسلک حضرات علماء دیوبند کے مسلک سے مختلف تھا۔'' (بلفظہٖ فتوحات نعمانیہ صفحہ 300)

منقولہ بالا اقتباس آپ ملاحظہ کر چکے ہیں کہ میلاد و قیام وغیرہم کے اکابرین بھی قائل رہے ہیں اور یہ کوئی باہمی اختلاف بھی نہیں بلکہ اصل اختلافات اور ہیں جنھیں چھپایا جا رہا ہے۔ مثلاً راہ سنت کا شمارہ نمبر ۵ ملاحظہ کیجئے تو یہ میلاد شریف کے خلاف لکھا گیا باوجود اس کے کہ یہ کوئی اتنا بڑا اختلافی مسئلہ نہ تھا بلکہ اکابرین اہل اسلام اس موقف کے معتقد و عامل رہے ہیں یہاں سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ یہ رسالہ ''راہ سنت'' محض فروعات کو ہوا دینے کے لیے شروع کیا گیا ہے اور کیوں نہ ہو کہ رسالہ کا نام ہی اس دعویٰ پر شاہد عدل ہے کہ بچارے ابھی تک سنت مبارکہ کی راہوں کو ہی تک رہے ہیں اصل سنت ان بچاروں کے نصیب میں ہی کہاں یہ راہ کے پنچھی بچارے کیا جانیں کہ مقام سنت کہاں اور کیا ہے؟

بہر حال ان راہ کے بھٹکے مسافروں کو ہم آئینہ دیکھا رہے ہیں۔ اس راہ گیر رسالہ ''راہ سنت'' کے ٹائٹل پر لکھا ہوا ہوتا ہے۔ بیاد فاتح بریلویت منظور احمد نعمانی اور بدعا سرفراز خان صفدر بطرز قاری عبدالرشید۔ لہٰذا ہم اپنے مضامین کی ابتدا بھی انہی شخصیات سے کر رہے ہیں۔ تاکہ معلوم ہو سکے کہ جن کا نام استعمال بڑے فخر سے کیا جا رہا ہے۔ ان کے اپنے عقائد و نظریات کیا تھے اور یہ لوگ بھی زندگی بھر راہ سنت کا ہی ڈھول پیٹ پیٹ کر صرف راہی ہی رہے مقام سنت تک ان کی بھی رسائی نہ ہو سکی ان راہ گیروں کے ایک ہیرو منظور نعمانی صاحب تھے ان موصوف کی مقام سنت سے دوری اور محض راہ سنت کی بنسری کی آواز بھی ملاحظہ فرما لیجئے:

منظور نعمانی کا عقیدہ

''جناب رسول اللہ ﷺ نے کہیں نہیں فرمایا کہ اس لفظ کے بس یہی معنی کرنا کہ

میں سب سے آخری نبی ہوں یہ ضرور فرمایا ہے انا خاتم النبیین لا نبی بعدی۔"
(فتوحات نعمانیہ صفحہ 72 مطبوعہ دارالکتاب لاہور)

منظور نعمانی کا عقیدہ

اگر کسی آیت کے کوئی معنی خود آنحضرت ﷺ یا کسی صحابی نے بیان کر دیے تو اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ ان کے نزدیک اس کے بس وہی معنی ہوں نہ کوئی دوسرے بلکہ ہو سکتا ہے کہ اس کے وہ معنی بھی ہوں اور کوئی دوسرے معنی بھی ہوں۔
(بلفظہٖ فتوحات نعمانیہ صفحہ 73 مطبوعہ دارالکتاب لاہور)

ان منقولہ بالا ہر دو عبارات سے معلوم ہوا کہ منظور نعمانی کا عقیدہ تھا کہ نہ تو رسول اللہ ﷺ نے کہیں ارشاد فرمایا کہ خاتم النبیین کے معنی صرف آخر النبیین کرنا اور نہ ہی حدیث لانبی بعدی کا مطلب یہ ہے کہ صرف اور صرف یہی معنی مراد لیے جائیں کہ رسول اللہ ﷺ آخری نبی ہیں دوسری عبارت میں موصوف نے یہ عقیدہ گھڑا کہ اگر کسی آیت مبارکہ کی تفسیر خود آقا کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام یا صحابہ کرام علیہم الرضوان فرما دیں تو یہ دیوبندیوں کے لیے قطعاً ضروری نہیں کہ صرف وہی معنی ہی مراد لیں بلکہ ہوسکتا ہے کہ وہی معنی بھی مراد ہوں اور دوسرے وہ معنی بھی جو دیوبندی یا قادیانی خود تراش لیں نیز موصوف کے الفاظ خاصے قابل غور ہیں کہ بلکہ ہوسکتا ہے کہ اس کے وہ معنی بھی ہوں۔ بلفظہ فتوحات نعمانیہ صفحہ ۷۳ گویا کہ جس آیت مبارکہ کی تفسیر خود نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام ارشاد فرما دیں وہ بھی مشکوک ہے اس لیے کہ ہوسکتا ہے کہ اس کے وہی معنی ہوں جو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرماتے ہیں گویا جزم یقین و ایمان ان پر کوئی نہیں کہ ہوسکتا ہے کہ الفاظ اس موقف پر واضح دلیل ہیں آپ کے مقابل خود تراشیدہ وخراشیدہ معنی بھی ہوسکتا ہے کہ یہ بھی مراد نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی ہو۔ استغفر اللہ العظیم۔ موصوف کی عبارت ایک بار پھر ملاحظہ کیجئے کہ بلکہ ہوسکتا ہے کہ وہ معنی بھی ہوں اور کوئی دوسرے معنی بھی ہوں گویا جو معنی خود رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمائے وہ بھی عقیدہ تشکیک کے ساتھ کہ ہوسکتا ہے کہ وہ بھی معنی ہوں اس طرح اپنے خود ساختہ معنی پر بھی وہی بات کہ ہوسکتا ہے کہ یہ معنی بھی ہوں گویا جو حیثیت کلام نبوی علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کی ہے وہی حیثیت کلام نانوتوی و نعمانی و قادیانی کی بھی ہے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ احتمال وہاں بھی موجود اور یہاں بھی موجود یہ ہیں راہ سنت کے بھٹکے ہوئے راہ

گیر اور ان کے یہ عقائد واضح رہے کہ فتوحات نعمانیہ میں منظور نعمانی نے اسی عبارت سے متصل تفسیر بیضاوی کی عبارت سے مثال پیش کی ہے ممکن ہے کہ مولوی حماد و فیاض صاحبان بعد میں یہ کہیں کہ فاتح صاحب نے تو آگے تفسیر بیضاوی سے مثال دی ہے۔ اس لیے گزارش ہے کہ تفسیر بیضاوی یا ایسی دیگر امثلہ کا تعلق عقائد قطعیہ سے ہرگز نہیں ہے جبکہ مسئلہ ختم نبوت بمعنی آخرالنبیین کا مسئلہ ضروریات دین وقطعیات سے ہے اس موقع پر ایسی امثلہ کا پیش کرنا ایسے ہی ہے جیسے کہ قل ھواللہ احد کے معنی میں یہ کہنا کہ مشہور معنی تو یہی ہی ہیں جو کہ اہل اسلام میں راجح ہیں مگر اس کا دوسرا معنی یہ بھی ہوسکتا ہے جیسا کہ نصاریٰ عقیدہ تثلیث سے پیش کرتے ہیں اور اس کے جواز کی دلیل تفسیر بیضاوی کی یہی عبارت ہے۔ بہرحال منظور نعمانی کا عقیدہ واضح ہوگیا کہ خاتم النبیین بمعنی آخرالنبیین پر نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کہیں بھی حصر کا قول مبارک ثابت نہیں ہے اور جو احادیث مبارکہ پیش کی جاتی ہیں ان سے حصر ثابت نہیں ہوتا اس طرح آیات قرآنی کی تفسیر نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بھی یہ ثابت نہیں ہوتا کہ صرف وہی معنی ہی مراد لیے جائیں بلکہ اپنے تراشیدہ وخراشیدہ معنی کو بھی ہوسکتا ہے کہ احتمال سے مساوی برقول رسول ﷺ قرار دے سکتے ہیں بلکہ قول نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے تو سند وتوثیق سند بھی درکار ہے یہاں اس کی بھی ضرورت نہیں یہ تمام ضروریات صرف لفظ بلکہ ہوسکتا ہے نے ہی پوری کر دی ہیں۔

یہی منظور صاحب نعمانی مزید کہتے ہیں۔

''خلاصہ جواب یہ ہے کہ مولانا مرحوم نے حصر کو عوام کا خیال بتایا ہے توہین جب ہوتی جب رسول اللہ ﷺ نے کہیں حصر فرمایا ہوتا آنخضرت ﷺ نے کہیں حصر نہیں فرمایا بلکہ حدیث شریف میں لکل ایة منها ظهر و بطن الحديث فرما کر کسی دوسرے کے لیے بھی حصر کی گنجائش نہ چھوڑی والحمدللہ علی ذالک۔'' (بلفظہٖ فتوحات نعمانیہ صفحہ ۴۷)

(جاری ہے)

دیوبندی حکیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی کی انگریز دوستی

''حضرت تھانوی ایک مرشد برحق خدا پرست متقی عالم دین تھے مگر انگریز کے خلاف ملکی تحریکات کے مخالف تھے۔''

(عبیداللہ سندھی کے علوم وافکار مطبوعہ ادارہ نشر واشاعت فاروق گنج، گوجرانوالہ)

نام نہاد ''دیوبندی مناظر'' کی شکست

تحریر: محمد وسیم حسین چشتی

۱۷ مارچ ۲۰۱۰ء کو جامع مسجد یا رسول اللہ ﷺ ونڈالہ روڈ شاہدرہ لاہور میں للکار اہل سنت مولانا محمد یوسف رضوی صاحب نے خطاب فرمایا جس میں انہوں نے معمولات اہل سنت و جماعت کو قرآن و حدیث اور بدمذہبوں، دیوبندیوں، وہابیوں کی کتابوں سے ثابت کیا۔ اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے علماء دیوبند کی کفریہ عبارات لوگوں کے سامنے بیان کیں۔ دیوبندیوں وہابیوں کو بڑی تکلیف ہوئی۔ کیونکہ ٹوکے سے ان کا سر قلم ہوتا جارہا ہے بہرحال ۱۹ مارچ بروز جمعۃ المبارک جامع مسجد صحابہ ونڈالہ پل شاہدرہ میں مولوی قاسم دیوبندی اور مولوی محمود الحسن دیوبندی نے تردیدی خطبہ دلانے کے لیے دیوبندی مولوی حماد کو بلایا۔ مولوی حماد نے دوران تقریر اہل سنت و جماعت کو مناظرے کا چیلنج کیا۔ وہاں ہم جامعہ رضویہ معین الاسلام مصطفیٰ آباد شاہدرہ کے طلباء بھی موجود تھے راقم محمد وسیم حسین چشتی اٹھا اور مولوی حماد کے مناظرے کا چیلنج قبول کرلیا۔ حماد نے چیلنج کرنے کا انکار کردیا۔ مولوی حماد کے ہوش اُڑ گئے کیونکہ اس کو سستی شہرت حاصل کرنے کا شوق ہے آئے دن بڑھکیں مارتا رہتا ہے اور سمجھتا ہے کہ شاید میرا کوئی تعاقب کرنے والا نہیں ہے۔

طلباء نے کہا مولوی صاحب ابھی تمہارے طوطے اڑ گئے ہیں۔

ہم جانتے ہیں تم کو تمہاری زبان کو
وعدوں ہی میں گزاروگے موسم بہار کو

حماد کی پگڑی کے بار بار پیچ کھل جاتے۔ دوران گفتگو مولوی صاحب کا وضو ٹوٹ گیا وضو کر کے پھر آئے اور چیلنج کی تحریر لکھ کر دی طلبا نے وہ تحریر لے لی اور کہا کہ ہم ابھی اسی وقت اپنے استاذ گرامی علامہ ڈاکٹر طارق محمود چشتی صاحب سے چیلنج کے قبول کرنے کے دستخط کروا کے لاتے ہیں۔ دیوبندیوں نے طلباء سے تحریر چھین لی اور چیلنج کی تحریر دینے کی

جرأت نہ کر سکے۔

مولوی حماد نے کہا کہ میں عصر کی نماز تک انتظار کر رہا ہوں اگر تمہاری طرف سے کوئی آدمی مناظرہ کی شرائط طے کرنے کے لیے نہ آیا تو ہم دیوبندی تمہاری اہل سنت وجماعت کی شکست کا اعلان کر دیں گے۔

مولوی حماد نے سمجھا کہ مجھے سستی شہرت مل جائے گی اور یہاں ان حالات کی خرابی میں کون آئے گا۔ لیکن مولوی حماد اور دیوبندیوں کو اُس وقت دن میں تارے نظر آنے لگے جب عصر کی نماز کے وقت علماء اہل سنت وجماعت حالات کی خرابی کی پرواہ نہ کرتے ہوئے ناموس مصطفیٰ کے تحفظ اور دفاع مسلک اہل سنت وجماعت کے لیے ان کتوں، بے غیرتوں کا منہ بند کرنے کے لیے دیوبندیوں کی جامعہ مسجد صحابہ میں پہنچ گئے۔

اہل سنت وجماعت کی طرف سے پانچ آدمی۔ استاذ گرامی مناظر اسلام علامہ ڈاکٹر طارق محمود چشتی، شیر اہل سنت علامہ محمد اشرف شاکر، علامہ سید محمد نعیم شاہ مولانا عبدالمنان قادری اور راقم الحروف محمد وسیم حسین چشتی اور دیوبندیوں کے سات آدمی جن میں مولوی حماد، مولوی قاسم، مولوی محمود الحسن، حافظ شفیق، ڈاکٹر خالد وغیرہ مولوی قاسم دیوبندی امام مسجد ھذا کی بیٹھک میں بیٹھ گئے۔

مولوی حماد نے اپنا دعویٰ لکھا۔ سنی مناظر علامہ طارق محمود چشتی صاحب نے بھی اپنا دعویٰ لکھا کہ

''علماء دیوبند اپنی کفریہ عبارات کی روشنی میں اللہ تعالیٰ انبیاء کرام علیہم السلام، صحابہ کرام، اہل بیت عظام اور اولیاء کاملین کے گستاخ ہیں۔''

مولوی حماد نے جواب دعویٰ لکھا کہ

''علماء دیوبند عاشق رسول ہیں اور بریلویوں کے فتاویٰ جات جھوٹ پہ مبنی ہیں۔''

مناظر اہل سنت نے کہا کہ جواب دعویٰ دعویٰ کے مطابق لکھیں۔

مولوی حماد نے کہا کیا لکھوں؟ مناظرِ اہل سنت نے کہا کہ تم لکھو کہ یہ عبارات کفر یہ نہیں ہیں اور چونکہ دیوبندیوں کے کفر پہ علماء حرمین شریفین کے فتاویٰ جات ہیں۔ اس لیے لکھو کہ علماء حرمین شریفین کے فتاویٰ جات جھوٹ پہ مبنی ہیں۔

مولوی حماد نے یہ جواب دعویٰ لکھنے سے راہ فرار اختیار کی (ویڈیو ثبوت موجود

ہے) اور گالیاں بکنے لگا۔ گویا جواب دعویٰ نہ لکھ کر تسلیم کر لیا کہ یہ عبارات کفریہ ہیں اور علماء حرمین شریفین کے فتاویٰ جات حق اور سچ ہیں۔

مولوی حماد کے گالی دینے پر سید محمد نعیم شاہ نے کہا کہ اے حماد معذرت کر۔ دیو بندی امام مسجد مولوی محمود الحسن نے ہاتھ جوڑ لیے اور مناظر اہل سنت سے معافی مانگی اور کہا کہ ہم مناظرہ نہیں کریں گے کیونکہ مناظرہ سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ علامہ محمد اشرف شاکر صاحب نے کہا کہ آپ کوئی اور پڑھا لکھا مناظر لے آؤ جہاں چاہو گے مناظرہ کر لیں گے۔ مولوی حماد کو شاکر صاحب نے کہا آپ کے گھر بیٹھ کر شرائط مناظرہ طے کر لیں گے مولوی حماد گونگا بن کے بیٹھا رہا کوئی جواب نہ دیا۔ علامہ اشرف شاکر نے کہا کہ جس آدمی کو آپس میں گفتگو کرنے کا سلیقہ نہیں آتا وہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں کیسے ادب کی گفتگو کر سکتا ہے۔

دیو بندی امام مسجد مولوی محمود الحسن نے مولوی حماد کو کہا کہ تجھ میں ادب نہیں ہے یعنی تو بے ادب ہے۔ (ویڈیو ثبوت موجود ہے)

آگ دی صیاد نے جب آشیانے کو میرے
جن پہ تکیہ تھا وہی پتے ہوا دینے لگے

دیو بندی امام مسجد نے مولوی حماد کو کہا مفتی صاحب چپ ہو جاؤ۔

دل کے پھپھولے جل اُٹھے سینے کے داغ سے
گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

مولوی محمود الحسن نے کہا کہ یہ علماء اہل سنت ہمارے مہمان ہیں۔ مولوی حماد نے کہا ”ارے پاگل کے بچے میں تیرا مہمان نہیں ہوں۔“ (دیو بندی آپس میں جھگڑنے لگے ویڈیو ثبوت موجود ہے)

اے چشم اشک بار ذرا دیکھ تو سہی
ہوتا ہے جو خراب کہیں اپنا گھر نہ ہو

مولوی حماد نے مغرب کی جماعت کروانے کی کوشش کی تو دیو بندی امام نے مصلی کے قریب آنے سے روک دیا۔ علماء اہلسنت و جماعت کمرے سے باہر آئے تو کثیر تعداد میں عشاقانِ رسول باہر موجود تھے۔ نعروں کی گونج میں علماء اہل سنت و جماعت واپس تشریف لائے اس طرح اللہ رب العزت کے فضل و کرم، نبی پاک ﷺ کی نظر رحمت سے

علماء اہل سنت و جماعت کو شاندار فتح نصیب ہوئی۔

(نوٹ) اس تمام گفتگو کی ویڈیو سی ڈی موجود ہے۔

دیوبندی ترجمان مجلّہ ''راہ سنت'' کے مضمون نگار نے اپنے مضمون میں سراسر کذب بیانی سے کام لیا ہے اور اس نے مناظر اہلسنّت مولانا ڈاکٹر طارق محمود چشتی صاحب کا دعویٰ بھی مکمل نہیں لکھا صرف یہی لکھا ہے کہ ''علماء دیوبند کافر ہیں'' جبکہ پیچھے آپ ہمارا مکمل دعویٰ ملاحظہ فرما چکے ہیں اور جو ذلالت اور خفت نام نہاد دیوبندی مناظر کو اپنے ہی دیوبندیوں سے اٹھانی پڑی اس کا ذکر بھی نہیں کیا۔ قارئین یہ حقائق جو آپ کے سامنے پیش کیے تا کہ دیوبندیوں کے مکروہ پروپیگنڈہ کی حقیقت عوام پر واضح ہو اس کے باوجود بھی دیوبندی اگر جھوٹ سے کام لیں تو ہم یہی کہہ سکتے ہیں۔ لعنة اللّٰہ علی الکاذبین.

''سرحد کے دیوبندی بدعتی ہیں''

ایک دیوبندی مصنف میاں محمد الیاس نے لکھا ہے کہ ''وہ تمام بدعتیں اور قباحتیں جن کی وجہ سے پنجاب و سندھ بلکہ پورے ہندوستان میں بریلوی علما بدنام ہیں وہ صوبہ سرحد میں نام نہاد دیوبندی علما کرتے کراتے ہیں۔''

(شیخ القرآن مولانا محمد طاہر حیات و خدمات صفحہ 158 مطبوعہ اشاعت اکیڈمی عبدالغنی پلازہ محلّہ جنگی قصہ خوانی بازار پشاور)

یہ کتاب مشہور دیوبندی مولوی ابو معاویہ مفتی ایاز کی مصدقہ ہے۔

اہلسنّت کے لیے عظیم خوشخبری

مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمۃ کی مشہور کتاب جاء الحق کے جواب میں وہابیوں کی طرف سے دین الحق نامی کتاب لکھی گئی تھی جس کا جواب جناب فاضل جلیل فخر العلما حضرت علامہ مولانا محبت علی قادری دامت برکاتہم العالیہ نے بنام ''نصرت الحق فی رد الوہابیہ و تائید جاء الحق'' دو جلدوں میں دے دیا ہے۔ جلد اول 376 صفحات اور جلد دوم 631 صفحات پر مشتمل ہے۔ داتا دربار کے تمام مکتبوں سے دستیاب ہے۔ حضرت مصنف سے رابطہ کے لیے ان کا موبائل نمبر نوٹ فرمالیں۔ 0308-4339827

آخری قسط

نام نہاد مولوی طاہر ضیاء وہابی کے 7 جھوٹ اور ان کی حقیقت

مولانا محمد ارشد قادری (جامعہ ریاض المدینہ کاموں کے) ضلع گوجرانوالہ

طاہر ضیا وہابی کا چوتھا جھوٹ

ندا الاحسان میں یہ آدمی غیر مقلد ہوا اور تعلیم القرآن میں یہ دیوبندی ہوا دونوں میں تحریر ہے کہ ضیا صاحب نے جماعت اہل سنت کے صوبائی ناظم اعلیٰ اور تنظیم اہل سنت کے اہم عہدے پر کام کیا اور جمعیت علما پاکستان میں اہم عہدے پر کام کیا ان تینوں مذکورہ تنظیموں میں طاہر ضیا صرف اپنی رکنیت ثابت نہیں کرسکتا چہ جائیکہ اہم عہدوں پر کام کرنا تو دور کی بات ہے اتنی بڑی کذب بیانی غیر مقلد وہابی طاہر ضیا کو ہی زیب دیتی ہے۔

طاہر ضیا کے دیوبندی ہونے کی وجہ تعلیم القرآن میں ملاحظہ فرمائیں۔ تو ان کے جھوٹ مزید سامنے آئیں گے۔ 27 مئی 2009 کو انہیں طاہر ضیا صاحب کا مولانا محمد متاع صدیقی صاحب آف کاموں کے سے نور و بشر کے موضوع پر مناظرہ طے ہوا جس میں بندہ بطور صدر تھا اور طاہر ضیا وہابی اس وقت دیوبندی مماتی تھا اور مناظرہ کیے بغیر بھاگ گیا اس کا ذکر ''ندالاحسان'' میں کیوں نہیں کیا۔ اور یہ کذب بیانی کیوں؟

طاہر ضیاء وہابی دیوبندی کا پانچواں جھوٹ

تعلیم القرآن میں لکھا کہ جب دیوبندی ہوا تو مجھے اہل سنت نے مکان اور گاڑی کا لالچ دیا کہ آپ دوبارہ سنی ہو جائیں۔ انتہائی افسوس کہ اتنا بڑا جھوٹ کسی ایک آدمی کا نام لیں جس نے آپ کو لالچ دیا ہو مجھے اس بات کا بخوبی علم ہے کہ آپ نے علامہ متاع صدیقی صاحب سے کہا کہ علامہ عبد التواب صدیقی سے میری بات کروائیں وہاں میں دوبارہ سنی ہونے کا اعلان کرنا چاہتا ہوں۔ راقم الحروف اور متاع صدیقی صاحب نے واضح طور پر کہا کہ بات کرنی ہے۔ تو ہم حاضر ہیں اور پھر 12 اکتوبر 2009 کو میرے ساتھ گستاخانہ عبارات پر مناظرہ طے کرنے کے باوجود راہ فرار اختیار کی میں آج بھی اپنی بات

پر قائم ہوں کہ طاہر ضیا صاحب جب چاہیں جس موضوع پر چاہیں بات کرلیں بندہ ہر وقت تیار ہے۔

تعلیم القرآن اور نداالاحسان دونوں میں لکھا کہ میں اعلیٰ حضرت کی عبارت کی وجہ سے دیوبندی اور غیر مقلد ہوا اسکا دورانیہ آپ نے کیوں نداالاحسان میں ذکر نہیں کیا؟ وہ اس لیے کہ کہیں پردہ چاک نہ ہوجائے اور سب کو معلوم نہ ہوجائے کہ طاہر ضیاء کا کوئی دین مذہب نہیں صرف دنیاوی لالچ ہے۔ تو اس نے مذاہب حق اہل سنت کو ترک کر کے دیوبندیت وہابیت اور غیر مقلدیت کی طرف ہی جانا تھا جہاں اسے دین نہیں صرف دنیا ہی میسر ہو۔

طاہر ضیا وہابی کا چھٹا جھوٹ

طاہر ضیا نے لکھا ہے کہ احمد رضا نے وہابیوں کے خلاف پوری کتاب لکھ دی خادم الحرمین اب جس عالم کو کتاب کا نام نہیں آتا اس نے غیر مقلد ہی ہونا تھا۔ کتاب کا صحیح نام حسام الحرمین ہے۔ اور دوسری بات یہ کہ مذکورہ کتاب دیوبندیوں کی عبارات کے خلاف ہے قارئین آپ خود فیصلہ فرمائیں کہ ایسا شخص علما کی صف میں آسکتا ہے۔ جو انتہا درجے کا جاہل اور جھوٹا ہو۔

طاہر ضیا کا ساتواں جھوٹ

تعلیم القرآن اور نداالاحسان میں لکھا کہ اعلیٰ حضرت کی یہ عبارت متعدد علما کے پاس لے کر گیا اور ان میں (پیر کبیر علی شاہ آف موہڑہ شریف، علامہ محمد اشرف سیالوی، مناظرہ اسلام علامہ سعید احمد اسد، مولانا فیض احمد اویسی، مفتی ظریف القادری، پیر نصیر الدین آف گولڑہ شریف اور خواجہ حمید الدین سیالوی شامل ہیں۔) سے کسی نے جواب نہ دیا اور جب راقم الحروف نے مذکورہ شخصیات سے اس بارے میں رابطہ کیا تو سب کا جواب یہ تھا کہ ہم اس شخص کے نام سے بھی واقف نہیں۔ چہ جائیکہ اس سے گفتگو ہوئی جس آدمی کو اتنا بھی علم نہیں کہ پیر کبیر علی شاہ چورہ شریف کے گدی نشین ہیں۔ موہڑہ شریف کے نہیں اس سے بڑا دھوکے باز کون ہوگا؟

08-01-2010 کو جامعہ مسجد اسامہ بن زید والٹن میں میری غیر مقلدین کے مناظر مولوی محمد صادق کوھاٹی، قاری عبد الرحمٰن اور میاں منظور احمد کے ساتھ بات ہوئی

صادق کوھاٹی نے کہا کہ بڑے بڑے بریلوی علما اہل حدیث ہو رہے ہیں۔ بندہ نے صادق کوھاٹی سے کہا کہ پورے ملک میں ایک آدمی ایسا دکھائیں جس نے دین کا علم باقاعدہ حاصل کیا ہو۔ اور وہ غیر مقلد ہوا ہو صادق کوھاٹی نے دو آدمیوں کے نام لیے پیرزادہ شفیق الرحمٰن چشتی آف جھنگ اور دوسرا نام مولانا طاہر ضیا چشتی میں نے کوھاٹی صاحب سے کہا کہ مذکورہ دونوں آدمی میرے سامنے بیٹھ کر عربی عبارات صحیح پڑھ دیں تو میں بھی اہل حدیث ہو جاؤں گا لالچی وہابیو یہ چند روزہ زندگی کی چند پیسوں کی خاطر ضائع نہ کرو پیسے کوٹھی، کاریں زندگی نہیں زندگی تو حضور ﷺ کی غلامی کا نام ہے۔ جو دنیا و آخرت وحشر میں کام آنی ہے۔ اللہ ہمیں حق سچ کہنے سننے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین! اور اللہ تعالیٰ وہابیوں، دیوبندیوں کے فریب سے اہل سنت کو بچائے۔

محمد ارشد قادری

ریاض المدینہ کاموکے ضلع گوجرانوالہ

حضور تمام کائنات کے مالک و مختار ہیں، دیوبندی شیخ الہند مولوی محمود الحسن کا اقرار

"اللہ جل شانہ کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تمام چیزوں کے مالک ہیں۔ خواہ وہ جمادات ہوں یا حیوانات، انسان ہوں یا غیر انسان سب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مملوک ہیں اللہ پاک کا ارشاد ہے کہ النبی اولیٰ بالمومنین من انفسھم (الاحزاب آیت 6) (ترجمہ) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مومنوں کے خود ان کے نفسوں سے بھی زیادہ حق دار ہیں یعنی مسلمانوں کی ارواح کا ان کے ابدان پر جو قبضہ اور ملکیت کا استحقاق ہے اس سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا قبضہ اور استحقاق فزوں تر ہے اور جب مسلمان اپنے ابدان اور اپنی املاک کے مالک ہیں تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان تمام چیزوں کے بدرجہ اولیٰ مالک ہوں گے اسی مالکیت کی وجہ سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ازواج مطہرات کے درمیان باری مقرر کرنا وعدل و انصاف کرنا اور مہر دینا واجب نہیں تھا کیونکہ مالک پر کسی طرح کی کوئی پابندی نہیں ہوتی۔"

(ادلہ کاملہ صفحہ 134، 135 ادارہ تالیفات اشرفیہ، ملتان)

DAILY EXPRESS

روزنامہ ایکسپریس لاہور

دیوبندیوں کے شیخ العرب والعجم مولوی حسین احمد مدنی

کے پوتے مولوی محمود مدنی دیوبندی کی دوقومی نظریہ اور پاکستان کے خلاف بکواس

روزنامہ ایکسپریس مورخہ 19 جولائی 2010

دوقومی نظریہ غلط تھا، بھارتی مسلمانوں کی حالت پاکستانیوں سے بہتر ہے: مولانا محمود مدنی

وادی آزاد ہوگئی تو لداخ اور جموں کے مسلمانوں کا کیا بنے گا، ممبئی حملوں میں پاکستانی ایجنسیاں ملوث ہیں

تقسیم برصغیر کی نہیں ہوئی مسلمانوں کی ہوئی، کشمیر کی جنگ جہاد نہیں سیاسی لڑائی ہے: فرنٹ لائن میں گفتگو

نئی دہلی (مانیٹرنگ ڈیسک) نئی دہلی میں مقیم جمعیت علمائے ہند کے رہنما مولانا محمود مدنی نے کہا ہے کہ اسلام دعوت کا مذہب ہے اور ہندوستان میں یہ مذہب مسلمانوں کی یہاں آمد اور قیام کے نتیجے میں پھیلا ہے، یہ فلسفہ ہی غلط ہے کہ مسلمان دیگر اقوام کے ساتھ نہیں رہ سکتے، مسلمان صدیوں سے دیگر قوموں کے (باقی صفحہ 5 نمبر 18)

روس میں تبلیغی جماعت کے 20 ارکان گرفتار

ماسکو (اے پی پی) روس میں پولیس نے مائیگریشن قوانین کی خلاف ورزی کرنے کے الزام میں تبلیغی جماعت کے 20 ارکان سمیت بہت سے غیر ملکیوں کو گرفتار کرلیا۔ روسی ذرائع ابلاغ کے مطابق روس کی وفاقی سیکورٹی سروس حکام نے بتایا کہ پولیس نے مذکورہ ارکان کے سربراہ کو ایک مذہبی اجلاس کے دوران سائبیریا سے گرفتار کرلیا جبکہ ان کے بیس سے زائد پیروکاروں کو غیر ملکیوں سمیت مائیگریشن قوانین کی خلاف ورزی کے الزام میں گرفتار کرلیا گیا ہے۔ حکام کے مطابق سائبیریا کی ایک مقامی عدالت نے گرفتار افراد کے خلاف فوجداری مقدمات درج کرانے کی اجازت دیدی ہے۔ روس میں تبلیغی جماعت پر 2009 میں سپریم کورٹ کے اس فیصلے کے بعد پابندی عائد کردی گئی تھی، جس میں تبلیغی جماعت کو ملکی سالمیت کیلئے خطرہ قرار دیا گیا تھا۔

سعودی عرب کے بعد روس میں بھی

تبلیغی جماعت پر پابندی

روزنامہ ایکسپریس مورخہ 17 مارچ 2010

DAILY EXPRESS

روزنامہ ایکسپریس لاہور